

عقلمند شیعوں سے  
چند سوالات

www.rmcpk.com

عقلمند شیعوں سے  
چند سوالات

تالیف  
فضیلۃ الشیخ  
سلمان الخراشی

ترجمہ  
ابو سعد  
نظرہانی  
ابو عبید  
(فائل مدینہ یونیورسٹی)

مکتبہ قرآن و سنت

www.rmcpk.com

## مقدمہ

تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے فرمایا:

﴿وَ أَنْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ط﴾

”اور یہ کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔“

اور درود و سلام خاتم الانبیاء ﷺ پر جنہوں نے ارشاد فرمایا:

((ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدى و سبعین ملة و تفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملة، کلها فی النار الا واحدة)) فقیل یا

رسول اللہ ما الواحدة؟ قال: ((ما انا علیہ الیوم واصحابی))

”بے شک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے، اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، تمام آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ ایک کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس (طریقہ) پر آج

میں اور میرے صحابہ ہیں۔“

حمرثنا کے بعد: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا (تقدیر میں اپنے ارادہ کو نبیہ کے ساتھ) کہ لوگ مختلف جماعتوں، گروہوں اور مذاہب میں تقسیم ہوں گے، ایک دوسرے سے دشمنی اور مکر و فریب کریں گے اس چیز کی مخالفت کرتے ہوئے کہ ان کو اختلاف کے وقت کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَادَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ط ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ط﴾

”پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور

یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔“

اسی وجہ سے امت محمدیہ ﷺ کے ہر خیر خواہ پر واجب ہے جو اس کی وحدت اور اجتماعیت کو پسند کرتا ہے کہ وہ اس بکھرے ہوئے شیرازے کو حق پر اکٹھا کرنے اور نبی کریم ﷺ کے دور کی یاد تازہ کرنے کے لیے حد درجہ کی کوشش کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل ہو جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اخْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ط﴾

”اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔“

اس فکر اور سوچ کے تحت جو کام بہت جلد کیا جانے والا ہے وہ یہ ہے کہ کتاب و سنت کی دعوت کے ذریعے ان گمراہ فرقوں کے جوانوں اور پیروکاروں کے لیے ان غلطیوں اور گمراہیوں کو واضح کیا جائے جو ان کے اور ہدایت کے درمیان رکاوٹ کا باعث ہیں تاکہ وہ اپنی گمراہیوں اور کج رایوں سے ہٹ کر مسلمانوں کی عام جماعت کے ساتھ مل سکیں۔

اسی سلسلے میں یہ چند سوالات ترتیب دینے کی ضرورت پیش آئی جو ان جوانوں کے لیے تیار کیے گئے ہیں جو شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں شاید کچھ عقلمند لوگ ان کو پڑھ کر حق بات کی طرف لوٹ آئیں۔ یہ سوال ایسے ہیں جو ہر قاری کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ کتاب و سنت کی طرف رجوع کے علاوہ ان کا کوئی واضح جواب نہیں ہے۔

ہم یہ بات بتاتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ ایک شیعہ عالم بھی گمراہی سے نکل کر ہدایت کا راستہ اپنا چکے ہیں انہوں نے ایک کتاب بھی تحریر کی ”ربحت الصحابة ولم أخسر آل بیت“ انہوں نے کتاب کا نام یقیناً صحیح رکھا ہے کیونکہ ایک مسلمان اپنے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی محبت کو جمع کر کے کوئی تنگی محسوس نہیں کرتا۔

ہمیں ان کی کتاب کا نام دیکھ کر ایک عیسائی پادری یاد آیا جس نے اسلام قبول کرنے کے



## التزامی بات

سوال نمبر: ۱ شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ”امام معصوم کا عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن ان کے اس اعتراف کے باوجود وہ اپنی بیٹی ام کلثوم (جو سیدنا حسن و سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کی حقیقی ہمیشہ تھیں) کی شادی حضرت عمر سے کرتے ہیں۔ \* دونوں باتوں میں سے ایک بات شیعہ کو لازم آتی ہے۔

اولاً: حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر معصوم ہیں، اس لیے انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کافر سے کر دی، اور یہ مذہب کے بنیادی قواعد کے خلاف ہے، بلکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ باقی ائمہ بھی غیر معصوم تھے۔

ثانیاً: حضرت عمر مسلمان تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی دامادی کو پسند کیا۔ اور یہ دونوں جواب حیران کن ہیں۔

سوال نمبر: ۲ شیعہ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھتے ہیں، پھر شیعہ کے امام معصوم حضرت علی رضی اللہ عنہ تو ان کی خلافت پر راضی بھی ہوئے اور ان کی بیعت بھی کی اور ان کے خلاف خروج بھی نہیں کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیر معصوم ہیں، کہ انہوں نے دو کافر، ظالم اور ناصبی خلفاء کی اقراری بیعت کی ہے، یہ عصمت کے خلاف اور ظالم کی ظلم پر مدد ہے، ایسا معصوم سے ہونا ممکن نہیں۔ یا پھر ان کا طریقہ کار درست تھا، کیونکہ وہ دونوں مومن، سچے اور عادل خلیفہ تھے، اور شیعہ ان کی امامت کے مخالف ہوئے ان کو کافر کہا، گالیاں دیں، ان پر لعنت کی اور ان کی خلافت پر راضی نہ ہوئے۔

ہم ان کے معاملہ میں حیران ہیں یا تو ہم ابوالحسن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طریقے پر چلیں یا

\* شیعہ کی بنیادی کتاب میں یہ شادی ثابت شدہ ہے ویکھیں الکلینی فی الکافی فی الفروع ۶/۱۱۵، الطوسی باب عدد النساء: ۸/۱۴۸؛ استبصار: ۳/۳۵۶؛ مسالك الاقہام، کتاب النکاح، شرح نہج البلاغہ: ۳/۱۲۴۔



بعد ایک کتاب لکھی: ”ربحت محمداً... ولم أخسر عيسى“ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے ذریعے شیعہ نوجوانوں کو راہ ہدایت عطا فرمائے اور اس کتاب کو ان کے لیے کامیابی کی کنجی بنائے، میں ان کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ حق بات کی طرف رجوع کرنا باطل میں ٹامک ٹوئیاں مارنے سے کہیں بہتر ہے۔ جب کوئی حق کو اپنا لے گا، سنت کو سینے سے لگائے گا اور خوش ہوگا تو وہ ان اہل سنت لاکھوں افراد سے کہیں بہتر ہوگا جو اپنے دین سے دور ہیں اور شہوت پرستی کا شکار ہیں اور شبہات میں واقع ہو چکے ہیں۔ قول باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسُ لَهُمْ يَهْدُونَهُ﴾ \*  
”کفر کرنے والوں پر ان کے کفر کا وبال ہوگا، اور نیک کام کرنے والے اپنی ہی آرام گاہ سنوار رہے ہیں۔“

واللہ اعلم و صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ وسلم۔



نافرمان شیعہ کے راستے پر چلیں؟!

**سوال نمبر: ۳۳** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد بہت سی عورتوں سے شادی کی، ان سے کئی ایک بیٹے پیدا ہوئے، ان میں سے: عباس بن علی بن ابی طالب، عبداللہ بن علی بن ابی طالب، جعفر بن علی بن ابی طالب، عثمان بن علی بن ابی طالب۔

ان کی والدہ: ام البنین بنت حزام بن دارم۔

اسی طرح: عبید اللہ بن علی بن ابی طالب، ابوبکر بن علی بن ابی طالب۔

ان کی والدہ: لیلیٰ بنت مسعود الدارمیت۔

اسی طرح: یحییٰ بن علی بن ابی طالب، محمد الاصغر بن علی بن ابی طالب، عون بن علی ابن ابی طالب۔

ان کی والدہ: أسماء بنت عمیس۔

اسی طرح: رقیہ بنت علی بن ابی طالب، عمر بن علی بن ابی طالب، (جو ۳۵ ہجری میں آپ کی زندگی میں وفات پا گئے)

ان کی والدہ: ام حبیب بنت ربیعہ۔

اسی طرح: ام الحسن بنت علی بن ابی طالب، رملۃ الکبریٰ بنت علی بن ابی طالب۔

ان کی والدہ: ام مسعود بنت مروہ بن مسعود الثقفی۔

**سوال** کیا کوئی بھی باپ اپنے جگر گوشوں کے نام دشمن کے نام پر رکھتا ہے؟ تو پھر کیا خیال ہے جب باپ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوں وہ اپنے بیٹوں کے نام دشمنوں کے نام پر کیسے رکھ سکتے ہیں جنہیں تم ان کا دشمن سمجھتے ہو؟

کیا کوئی عقل مند اپنے احباب کا نام دشمنوں کے نام پر رکھتا ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ قریشیوں میں سب سے پہلے اپنے بیٹوں کے نام ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رکھے؟

**سوال نمبر: ۳۴** نہج البلاغہ کے مصنف بیان کرتے ہیں (شیعہ کے ہاں یہ معتبر کتاب ہے) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلافت سے دستبردار ہو گئے اور فرمایا: ”مجھے چھوڑ کر کسی اور کو تلاش کر لو۔“ اور یہ مذہب شیعہ کے باطل ہونے کی دلیل ہے، وہ کیسے دستبردار ہو سکتے ہیں امام اور خلیفہ مقرر کرنا یہ فرض اور اللہ تعالیٰ کے ہاں لازمی امر ہے اور تم کہتے ہو کہ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے خلافت کا مطالبہ کیا تھا جیسا کہ تمہارا خیال ہے؟

**سوال نمبر: ۳۵** شیعہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگر گوشہ تھیں کے متعلق گمان کرتے ہیں کہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں ان کی توہین کی گئی، ان کی پسلی توڑی گئی اور ان کے جنین (وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے) کو گرایا گیا جس کا نام محسن تھا۔ ان مظالم کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں تھے، انہوں نے اپنا حق وصول کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ حیدر کرار تھے اور بقول شیعہ مشکل کشا ہیں؟

**سوال نمبر: ۳۶** بلاشبہ کبار صحابہ نے اہل بیت سے دامادی کا رشتہ قائم کیا اور ان سے شادیاں کیں اور اس کے برعکس اہل بیت نے بھی صحابہ کے ہاں شادیاں کیں، خصوصی طور پر شیخین (حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) نے جیسا کہ سنی اور شیعہ مؤرخین نے نقل کیا ہے۔

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ① عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور ② حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے شادی کی۔ ③ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو صاحبزادیوں (رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی شادی یکے بعد دیگرے خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کی، اسی وجہ سے ان کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔ ④ حضرت عثمان نے اپنے بیٹے ابان کی شادی ام کلثوم بنت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کی۔ ⑤ مروان بن ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ نے ام القاسم بنت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے شادی کی۔ ⑥ زید بن عمرو بن عثمان نے سکینہ بنت حسین سے شادی کی۔

**سوال نمبر: ۳۷** عبداللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فاطمہ بنت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے شادی کی۔

ہم صحابہ میں سے خلفاء ثلاثہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں حالانکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم



بھی رشتہ دامادی قائم کرنے والے تھے، یہ تینوں اہل بیت سے محبت کرنے والے تھے، اسی وجہ سے ان کے دامادی رشتے اور تعلقات تھے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اہل بیت اصحاب النبی ﷺ کے ناموں پر اپنے بیٹوں کے نام رکھتے تھے۔

جیسا کہ یہ اہل سنت اور شیعہ مؤرخین کے ہاں متفقہ مسئلہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی لیلیٰ بنت مسعود الخنظلہ سے پیدا ہونے والے بچے کا نام ابوبکر رکھا اور وہ بنی ہاشم میں سب سے پہلے اپنے بیٹے کا نام ابوبکر رکھنے والے ہیں۔

اسی طرح حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر، عبدالرحمن، طلحہ، اور عبید اللہ رکھا۔

اسی طرح حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے نام رکھے۔

موسیٰ کاظم نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا۔

اہل بیت میں ایسے بھی ہیں جنہوں نے کنیت ابوبکر رکھی، جیسے زین العابدین بن علی رضی اللہ عنہ، و علی بن موسیٰ (الرضا) رضی اللہ عنہ جس نے اپنے بیٹے کا نام عمر رکھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کا نام ”عمر اکبر رکھا، اس کی ماں ام حبیب بنت ربیعہ تھیں، جو اپنے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ”طف“ مقام پر قتل ہو گیا تھا۔

دوسرا ”عمر الاصغر“ اس کی ماں الصہباء تغلبیہ آخر الذکر نے اپنے بھائیوں کے بعد طویل عمر پائی اور ان کا وارث بھی بنا۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے دیکھئے ”الدر المنثور من تراث اہل البیت“ جو فقہ امامی علاء الدین المدرس کی کتاب ہے۔ الارشاد للمفید (ص: ۳۵۴) مقاتل الطالبین ابو الفرج الاصبہانی الشیعی (ص: ۱۹) تاریخ یعقوبی الشیعی (۲/ ۲۱۳)

التنبیہ والاشراف مسعودی شیعہ کی کتاب (ص: ۲۶۳)

مقاتل الطالبین (ص: ۸۸۱)۔ کشف الغمہ اربلی (۳/ ۲۶)

کشف الغمہ (۲/ ۳۱۷)۔ مقاتل الطالبین (ص: ۵۶۱-۵۶۲)۔

الارشاد للمفید (ص: ۳۵۴) معجم رجال الحديث للخواثی (۱۳/ ۵۱) مقاتل

الطالبین (۸۴) عمدة الطالب (ص: ۳۶۱) جلاء العیون (ص: ۵۷۰)۔

اسی طرح حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر و عمر رکھا۔

اسی طرح علی بن حسین بن علی نے بھی یہ نام رکھے۔

اسی طرح علی زین العابدین۔ اس طرح موسیٰ کاظم۔

اس طرح حسین بن زید بن علی۔ اس طرح اسحاق بن حسن بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ۔

اسی طرح حسن بن علی بن حسن بن حسین بن حسن۔

ان کے علاوہ اوروں نے بھی یہی نام رکھے۔

لیکن ہم طوالت کے ڈر سے متقدمین کے اتنے ہی ناموں پر اکتفا کرتے ہیں۔

جس نے اپنی بیٹی کا نام عائشہ رکھا وہ موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور علی الہادی ہیں۔

ہم شیخین اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

سوال نمبر: ۸۔ کلینی نے اپنی کتاب الکافی میں ذکر کیا ہے: ”بلاشبہ ائمہ جانتے ہیں کہ وہ کب فوت ہوں گے اور وہ اپنے اختیار سے ہی فوت ہوتے ہیں۔“ اور امام مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے: ”کوئی بھی امام قتل اور زہر کے علاوہ فوت نہیں ہوتا“ جب امام علم غیب جانتا ہے جیسا کہ کلینی اور حر عاملی نے ذکر کیا ہے تو جو کھانا اور پینا اس کو پیش کیا جائے گا وہ اسے جان لے گا، اگر وہ کھانا زہر آلود ہے تو امام کو اس کا علم ہوگا، اور اگر اس نے جان بوجھ کر کھانا کھایا اور وہ مر گیا تو یہ خودکشی ہوگی، اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ کھانا زہر آلود ہے اور تحقیق نبی مکرم ﷺ نے یہ بتایا ہے کہ خودکشی کرنے والا آگ میں ہوگا!

کیا شیعہ اپنے ائمہ کے جہنمی ہونے کو پسند کرتے ہیں؟

سوال نمبر: ۹۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے ایسے وقت میں صلح کی

الارشاد للمفید (ص: ۱۹۴) منتہی الآمال (۱/ ۲۴۰) عمدة الطالب (ص: ۸۱) جلاء العیون

مجلسی (ص: ۵۸۲) معجم رجال الحديث للخواثی (۴/ ۲۹) رقم (۸۷۱۶) کشف الغمہ

(۲/ ۲۹۴)۔ الارشاد للمفید: ۱۵۵/۲؛ کشف الغمہ: ۲/ ۲۹۴۔

یہ تفصیل دیکھئے مقاتل الطالبین، الدالمنثور: ۶۵-۶۹۔ الارشاد: ۳۰۲؛ کشف

الغمہ: ۲۶/۳۔ الارشاد للمفید: ۳۱۲/۲۔ (۳۴/۴۳)

جب ان کے پاس ایسے لشکر و گروہ موجود تھے جو لڑائی میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے خلاف خروج ایسے وقت میں کیا جبکہ ان کے پاس ساتھیوں کی بھی قلت تھی اور اس وقت اس معاملے کو چھوڑ دینا اور صلح کر لینا مناسب تھا۔

اب لازمی نتیجہ یہ کہ ان دونوں میں سے ایک حق پر ہو اور دوسرا باطل پر ہو، اس لیے کہ اگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا لڑائی پر قادر ہونے کے باوجود صلح کرنا حق ہے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا قوت کے بغیر خروج کرنا باطل ہے، اگر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عسکری قوت نہ ہونے کے باوجود نکلنا حق تھا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قوت کے باوجود خلافت کو چھوڑنا باطل ہے۔

اور شیعہ کے لیے کوئی راہ فرار نہیں اس لیے کہ اگر وہ کہیں کہ دونوں حق پر ہیں، تو انہوں نے دو متضاد چیزوں کو جمع کر دیا، اور یہ قول ان کے اصولوں کو ختم کر دیتا ہے، اور اگر وہ کہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا فعل باطل تھا تو لازم آتا ہے کہ ان کی امامت بھی باطل تھی، اور ان کی امامت کا بطلان ان کے باپ کی امامت اور معصومیت کو باطل کرتا ہے، کیونکہ انہوں نے ان کی وصیت کی تھی، اور امام معصوم اپنے جیسے معصوم اور ہم مذہب امام کو ہی وصیت کر سکتا ہے اور اگر وہ کہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا فعل باطل تھا تو لازم آتا ہے کہ ان کی امامت اور عصمت بھی باطل تھی، اور ان کی امامت اور عصمت کا بطلان ان کی تمام اولاد و ذریت کی امامت و عصمت کو باطل کرتا ہے، کیونکہ وہ ان کے اصل امام ہیں اور ان کی نسل سے مسلسل امامت چلی ہے، اور جب اصل باطل ہے تو اس کی فرع بھی لازمی طور پر باطل ہے۔

سوال نمبر: ۱۰ امام کلینی نے اپنی کتاب الکافی میں ذکر کیا ہے ”ہمارے کئی ساتھیوں نے ہمیں احمد بن محمد سے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن جلال سے انہوں نے احمد بن عمر الحلبی سے انہوں نے ابی بصیر سے وہ کہتے ہیں: ”میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”میں آپ پر قربان ہوں“ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، کیا یہاں کوئی میری بات سن رہا ہے، ابو عبد اللہ نے ایک پردہ جو اس کے اور ایک گھر کے درمیان تھا اٹھایا اور اس میں جھانکا اور کہنے لگے اے ابو محمد تو جو پوچھنا چاہتا ہے پوچھ لے، میں نے کہا میں آپ پر قربان ..... پھر تھوڑی دیر وہ خاموش رہے اور کہا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے،

اور انہیں کیا معلوم مصحف فاطمہ کیا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے؟ وہ بولے وہ ایسا مصحف ہے جو تمہارے اس مصحف کی طرح ہے، یہ انہوں نے تین دفعہ کہا پھر کہنے لگے، اللہ کی قسم! تمہارے اس قرآن سے اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے میں نے کہا اللہ کی قسم یہ علم ہے، انہوں نے کہا: علم تو یہ ہے وہ (قرآن) کیا ہے۔“

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصحف فاطمہ کو پہچانتے تھے؟ اگر نہیں پہچانتے تھے تو اہل بیت نے آپ کے علاوہ کیسے پہچان لیا، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اگر آپ پہچانتے تھے تو امت سے کیوں چھپایا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ

رِسَالَتَهُ ط﴾

سوال نمبر: ۱۱ کلینی کی کتاب الکافی کے جزء اول میں ان لوگوں کے نام ہیں جنہوں نے شیعہ کے لیے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کے اقوال کو بیان کیا، ان میں سے بعض کے نام ذیل میں درج ہیں:

مفضل بن عمر، احمد بن عمر الحلبی، عمر بن ابان، عمر بن اذینہ، عمر بن عبد العزیز، ابراہیم بن عمر، عمر بن حفظہ، موسیٰ بن عمر، العباس بن عمر، ان تمام ناموں میں لفظ عمر ضرور ہے خواہ وہ راوی کا نام ہے یا اس کے باپ کا سوچنے کی بات ان لوگوں کا نام عمر کیوں رکھا گیا؟

سوال نمبر: ۱۲ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ

الْمُهْتَدُونَ ط﴾

”اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے کئی مہربانیاں

اور بڑی رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔“

اور نہج البلاغہ میں منقول ہے ”سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو مخاطب کر کے کہا: ”اگر آپ نے ہمیں پیٹنے سے منع نہ کیا ہوتا اور صبر کا حکم نہ دیا ہوتا تو ہم آپ پر رو کر آنکھوں کے آنسو ختم کر لیتے۔“ ❊

اور اسی طرح یہ بھی ذکر کیا کہ: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جس نے مصیبت کے وقت اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا تحقیق اس کے عمل ضائع ہو گئے۔“ ❊

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا میں اپنی بہن سیدہ زینب کو فرمایا جیسا کہ صاحب معتمدی الامال فارسی میں نے نقل کیا جس کا ترجمہ یہ ہے: ”اے میری بہن! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اور تو میری اس قسم کی حفاظت کرنا، جب میں قتل کر دیا جاؤں تو مجھ پر گریبان کو نہ پھاڑنا اپنے چہرے کو ناخنوں سے زخمی نہ کرنا، اور میری شہادت پر ہلاکت اور بربادی کو آواز نہ دینا۔“ ❊

اور ابو جعفر القمی نے نقل کیا ہے کہ امیر المومنین علیؑ سے جوان کے ساتھیوں نے سیکھا اس میں سے یہ بھی تھا: ”سیاہ لباس نہ پہنو یقیناً یہ فرعون کا لباس ہے۔“ ❊

اور تفسیر الصافی میں ﴿وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ ❊

”اور نہ کسی نیک کام میں تیری نافرمانی کریں گی۔“

کے تحت لکھا ہے بے شک نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے ان چیزوں پر بیعت لی کہ وہ کپڑوں کو سیاہ نہیں کریں گی، گریبان چاک نہیں کریں گی اور ہلاکت کو نہیں پکاریں گی۔

اور کلینی کی فروع کافی میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ”جب میں فوت ہو جاؤں تو چہرے کو زخمی نہ کرنا اور مجھ پر بالوں کو نہ لٹکانا، ہلاکت کو نہ پکارنا، اور مجھ پر رونے والی کو کھڑا نہ کرنا۔“

❊ نہج البلاغہ (ص ۶۷۵)؛ مستدرک الوسائل (۲/ ۴۴۵)۔ ❊ ویکھے الخصال صدوق کی کتاب (ص ۶۲۱) وسائل الشیعہ (۳/ ۲۷۰)۔ ❊ (۱/ ۲۴) ابو جعفر محمد بن بابویہ قمی کی کتاب من لا یحضر الفقیہ (۱/ ۲۳۳) وسائل الشیعہ (۲/ ۹۱۶) حراعال کی کتاب ہے۔ ❊ ۶۰/ الممتحنہ: ۱۲۔

اور یہ شیعہ کا شیخ محمد بن الحسین بن بابویہ القمی ہے جس کا لقب ان کے ہاں الصدوق ہے کہتا ہے کہ یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہیں جو سب سے مقدم ہیں: ”نوحہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔“

جیسا کہ ان کے علماء مجلسی، نوری، اور البروجردی نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”دو آوازیں ملعون ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ناپسند کرتے ہیں، مصیبت کے وقت نوحہ کرنا اور خوشی کے وقت گانا (یعنی موسیقی وغیرہ کے آلات)۔“

ان تمام روایات کے بعد یہ سوال ہے: شیعہ اس حق کی جوان کے پاس آپکا ہے مخالفت کیوں کرتے ہیں؟ کیوں روتے اور پیٹتے ہیں، ہم کس کی تصدیق کریں نبی کریم ﷺ اور اہل بیت کی یا ملالی کی؟

❊ سوال نمبر: ۱۳ ❊ اگر سر سے خون نکالنا، پیٹنا، نوحہ کرنا اور سینوں پہ ہاتھ مارنا اجر عظیم ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں، تو ملالی اپنا سر کیوں نہیں پیٹتا؟

❊ سوال نمبر: ۱۴ ❊ شیعہ کا یہ بھی خیال ہے کہ غدیر خم پر کئی ہزار صحابہ حاضر تھے اور ان سب نے رسول اللہ ﷺ کے متصل بعد خلافت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کو سنا، اگر ایسا ہے تو ان ہزاروں صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی یہ بات پیش کی اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خاطر ناراض ہوا، حتیٰ کہ حضرت عمار، حضرت مقداد اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا تعلق بہت زیادہ تھا) میں سے کسی نے بھی اس کا اظہار نہیں کیا، ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جس نے کہا ہو: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خلافت کیوں چھینتے ہو جبکہ آپ کے علم میں ہے جو کچھ آپ ﷺ نے غدیر خم پر ارشاد فرمایا تھا؟ ❊

❊ سوال نمبر: ۱۵ ❊ جب آپ ﷺ نے اپنی وفات سے پہلے قلم اور دوات لانے کے لیے کہا تا کہ آپ ایسی تحریر لکھ دیں جس سے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوں گے، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کلام کیوں نہیں کیا حالانکہ وہ شجاع تھے اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرتے تھے؟ اور وہ جانتے تھے کہ حق سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔



سوال نمبر: ۱۶ ﴿﴾ کیا شیعہ نہیں کہتے کہ ”اکافی“ کی اکثر روایات ضعیف ہیں؟

اور یہ کہ ہمارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی چیز بھی صحیح نہیں۔ وہ اس اعتراف کے بعد کہ اس میں جھوٹ اور بہتان ہے کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی تفسیر الہی اس کتاب میں موجود ہے جس کی اکثر روایات ان کے اعتراف کے مطابق ضعیف ہیں؟

سوال نمبر: ۱۷ ﴿﴾ اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿بَلِ اللّٰهُ فَاعْبُدْ﴾

”بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر۔“

پھر شیعہ حضرات عبدالحسین، عبدعلی، عبد الزہراء و عبد الامام جیسے نام کیوں رکھتے ہیں؟ ان کے اماموں نے اپنے بچوں کے نام عبدعلی اور عبد الزہراء کیوں نہ رکھے؟

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عبدالحسین (خادم حسین) کا معنی کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی عقل مند یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ ان کو حشر میں کھانا، پینا اور وضو کا پانی پیش کرتا ہے اور ان کی قبر میں ان کو وضو کے لیے پانی پیش کرتا ہے! تاکہ وہ ان کا خادم بن سکے.....؟

سوال نمبر: ۱۸ ﴿﴾ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ وہ اللہ کی طرف سے ایسے خلیفہ ہیں جس پر دلیل قائم کی گئی ہے تو پھر انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کیوں کی؟ اگر تم کہو کہ وہ عاجز تھے تو عاجز امامت کے قابل نہیں ہوتا؟ اور نہ ہی اس کو رعایا پر امین بنایا جاتا ہے۔

ان دونوں چیزوں سے اللہ کی پناہ۔

پس کیا جواب ہے اگر تمہارے پاس کوئی صحیح جواب ہے.....؟

سوال نمبر: ۱۹ ﴿﴾ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے سابقہ خلفاء راشدین کی مخالفت نہیں کی، اور نہ ہی انہوں نے جو قرآن جمع کیا تھا اس کے علاوہ کوئی قرآن لوگوں کے سامنے پیش کیا، اور نہ ہی سابقہ خلفاء کی کسی بات کا انکار کیا، بلکہ اپنے نمبر پر مسلسل کہتے:

”نبی علیہ السلام کے بعد اس امت کے سب سے بہترین لوگ ابوبکر و عمر ہیں۔“

اور متعہ کو بھی جائز قرار نہ دیا۔ اور فدک کو بھی نہ لوٹایا، اور نہ ہی حج کے دنوں میں لوگوں پر متعہ کو واجب کیا، اور نہ ہی اذان ((حی علی خید العمل)) ۲ آؤ بہترین عمل کی طرف، کو جاری کیا اور نہ ہی ((الصلوة خیر من النوم)) نماز نیند سے بہتر ہے کو حذف کیا۔ اگر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کافر تھے اور تمہارے گمان کے مطابق انہوں نے خلاف چھین لی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بیان کیوں نہ کیا، جبکہ خلافت بھی ان کے ہاتھ میں تھی؟ بلکہ حقیقت اس کے خلاف ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی مدح اور تعریف کی۔ جتنی وسعت ہے اس کو اختیار کرو یا تمہیں لازم آتا ہے کہ تم کہو کہ انہوں نے امت سے خیانت کی اور معاملے کو بیان نہیں کیا۔ (اللہ تعالیٰ کی پناہ ہے ایسی بات سے)۔

سوال نمبر: ۲۰ ﴿﴾ شیعہ گمان کرتے ہیں کہ خلفاء راشدین کافر تھے؟ تو پھر کیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی اور ان کے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیے، ان کے ادوار میں اسلام عروج پر تھا، اس قدر کہ مسلمانوں نے ان ادوار کے علاوہ کوئی دور ایسا نہیں دیکھا جس میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو اتنی عزت بخشی ہو۔ کیا ان کے درمیان (فتح مدد) اور کافروں اور منافقوں کی رسوائی میں اللہ تعالیٰ کے جو طریقے جاری ہو چکے ہیں موافقت ہو سکتی ہے؟ اور اس کے برعکس ہم دیکھتے کہ عہد معصوم کہ تمہارے قول کے مطابق جس کی ولایت کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے امت فرقوں میں بٹ گئی اور آپس میں لڑائی کی، یہاں تک دشمنوں نے اسلام اور مسلمانوں پر حملوں کے منصوبے بنائے، پس معصوم کی ولایت سے امت کو کون سی رحمت حاصل ہوئی؟ اگر تم عقل رکھتے ہو تو بتاؤ؟!

سوال نمبر: ۲۱ ﴿﴾ شیعہ گمان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی کافر تھے تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ان کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ حالانکہ وہ امام معصوم تھے۔ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ وہ کافر کے حق میں دستبردار ہوئے، یہ ان کی عصمت کے خلاف ہے یا یہ کہنا ہوگا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمان تھے!

سوال نمبر: ۲۲ ﴿﴾ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسینی مٹی پر سجدہ کیا جس پر شیعہ سجدہ

کرتے ہیں؟ اگر وہ کہیں: ہاں تو ہم کہتے ہیں: کعبہ کے رب کی قسم! یہ جھوٹ ہے، اور اگر وہ کہیں: نہیں تو ہم کہتے ہیں: جب معاملہ اس طرح ہے تو کیا تم دین کے معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ہدایت والے ہو؟ یاد رہے کہ ان کے ہاں یہ روایات بیان کی جاتی ہیں کہ جبریل امین نبی ﷺ کے پاس کر بلا کی مٹی میں سے کچھ مٹی لائے۔

**سوال نمبر: ۲۳** شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد اصحاب رسول ﷺ مرتد ہو گئے اور دین اسلام کو چھوڑ گئے۔

سوال یہ ہے کہ کس چیز سے پھر گئے کیا اصحاب رسول ﷺ آپ کی وفات سے پہلے ”اثنا عشریہ شیعہ“ تھے پھر آپ ﷺ کی موت کے بعد اہل سنت بن گئے؟ یا وہ وفات النبی ﷺ سے قبل اہل سنت تھے پھر ”شیعہ اثنا عشریہ بن گئے؟

کیونکہ انقلاب (پھر جانا) ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونا ہے؟

**سوال نمبر: ۲۴** یہ بات معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ان کی والدہ ماجدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا شیعہ کے نزدیک چادر والوں میں سے ہیں۔ اور ائمہ معصومین میں سے ہیں اس معاملہ میں وہ برابر ہیں تو پھر سوال یہ ہے کہ امامت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے کیوں منقطع ہو گئی۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں جاری رہی؟! ان دونوں کا باپ ایک، ماں ایک، دونوں سردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک مزید بھی خصوصیت حاصل ہے کہ وہ ان سے پہلے پیدا ہوئے عمر میں بڑے ہیں اور وہ اپنے باپ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں؟ کیا تمہارے پاس کوئی تسلی بخش جواب ہے؟

**سوال نمبر: ۲۵** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی ایسی بیماری کے دنوں میں جس میں آپ فوت ہوئے لوگوں کو ایک بھی نماز کیوں نہ پڑھائی، حالانکہ وہ خلیفہ بلا فصل تھے، جیسا کہ تم گمان کرتے ہو؟ امامت صغریٰ دلیل ہے امامت کبریٰ کی.....؟

❖ حدیث کساء کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ نکلے آپ پر سیاہ بالوں سے بنی ہوئی ایک چادر تھی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے آپ نے ان کو چادر میں داخل کر لیا پھر حسین آئے فاطمہ آئیں حضرت علی آئے نبی ﷺ آئے، آپ ﷺ نے سب کو چادر کے نیچے داخل کیا پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿لَا مَبْرَأَ لَكَ مِنَ اللَّهِ لَئِنْ هَبَّ عَنكَ الِجْسُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (۳۳/ الاحزاب: ۳۳) اخرجہ مسلم فی فضائل الصحابہ۔

**سوال نمبر: ۲۶** تم کہتے ہو کہ تمہارے بارہویں امام کا غار میں غائب ہونا ظلم سے ڈر کی وجہ سے ہے تو سوال یہ ہے کہ خطرہ زائل ہونے کے باوجود غائب رہنا کس لیے ہے کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ مختلف ادوار میں شیعہ کی حکومتیں قائم ہوئی ہیں جیسا کہ عبیدین، بویہین، اور صفویین اور ان کے آخر میں موجودہ دور کی حکومت ایران ہے؟! پس اب وہ کیوں نہیں نکلتا، شیعہ اپنی حکومت میں اس کی مدد اور حمایت کی طاقت رکھتے ہیں؟! اور ان کی تعداد کروڑوں میں ہے اور وہ ہر روز اس کے لیے صبح وشام اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

**سوال نمبر: ۲۷** رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی رات ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے گئے تاکہ وہ ان کے ساتھ سلامت رہیں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا کے موت کے لیے پیش کیا..... اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ امام، وصی اور نامزد خلیفہ تھے تو ان کو ہلاکت کے لیے کیوں پیش کیا جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ رکھا کیونکہ اگر وہ فوت ہو جاتے تو امامت اور سلسلہ امامت کو ان کی موت سے کوئی نقصان نہ پہنچتا..... یہاں سوال ہے: ان دونوں میں کون زیادہ حقدار ہے کہ اس کو اس طرح باقی رکھا جائے کہ اس کو کاٹنا بھی نہ چھبے اور کون ہے یا پھر اسے موت اور ہلاکت کی جگہ لٹایا جائے۔ اگر تم کہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غیب جانتے تھے، تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے جب انہیں بچ جانے کا پہلے ہی علم تھا تو وہاں رات گزارنے میں کون سی فضیلت ہے؟!

**سوال نمبر: ۲۸** تقیہ خوف کے بغیر نہیں ہوتا۔ اور خوف کی دو قسمیں ہیں۔ ① اپنی جان کا خوف ② مشقت، بدنی تکلیف، گالی، گلوچ اور حرمت کا پامال ہونے کا خوف اگر جان کا خوف ہو تو وہ ائمہ کے حق میں دو اعتبار سے ختم ہو جاتا ہے: ① اثنا عشریہ اماموں کی طبعی موت اپنے اختیار میں تھی۔ تمہارے گمان کے مطابق۔ ③ ائمہ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا مکمل علم رکھتے ہیں، وہ اپنی موت اور موت کی کیفیات اور موت کے مخصوص اوقات کو جانتے ہیں جیسا کہ تم گمان کرتے ہو۔ لہذا موت کے وقت سے پہلے ڈرنے کی قطعاً

ضرورت نہیں ہے، ان کو کوئی ضرورت نہیں تھی کہ وہ اپنے دین میں منافقت اختیار کریں اور مومنین عوام سے دھوکا کریں۔ خوف کی دوسری قسم: اور وہ مشقت، بدنی تکلیف، گالی، گلوچ اور حرمت کا پامال کرنا اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایسے امور کو برداشت کرنا اور ان پر صبر کرنا علماء کا شیوہ ہے، اور اہل بیت اپنے دادا ﷺ کے دین کی حفاظت کے لیے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ وہ ان مصائب کو برداشت کریں۔ پھر تفتیش کس بنا پر ہے؟!

سوال نمبر: ۲۹ ﴿﴾ شیعہ کے نزدیک امام معصوم کو مقرر کرنا واجب ہے اس غرض سے کہ شہروں اور بستیوں سے ظلم اور شر کا خاتمہ ہو جائے اور عدل و انصاف قائم ہو جائے۔ ﴿﴾ سوال ﴿﴾ کیا تم کہتے ہو کہ ہر شہر اور بستی میں اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا کیا جو لوگوں سے ظلم کو دور کرتا ہے یا ایسا نہیں؟!

اگر تم کہو: ہمیشہ ہر بستی اور شہر میں اللہ تعالیٰ نے معصوم پیدا کیا ہے تو تمہیں کہا جائے گا یا تمہیں جواب دیا جائے گا یہ تو بہت بڑا جھوٹ ہے، کیا کفار، مشرکین اور اہل کتاب کے شہروں میں بھی معصوم ہے؟ کیا شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوئی معصوم تھا؟ اگر تم کہو کہ وہ ایک ہوتا ہے اور باقی شہروں اور بستیوں میں اس کے نائب ہوتے ہیں۔ تو تمہیں کہا جائے گا اس کے نائب تمام شہروں میں ہیں یا بعض میں؟ اگر تم کہو: تمام شہروں اور بستیوں میں۔ تو تمہیں کہا جائے گا: یہ تو پہلے کی طرح بہت بڑا جھوٹ ہے! اور اگر تم کہو: اس کے نائب بعض شہروں اور بستیوں میں ہوتے ہیں۔ تمہیں کہا جائے گا: تمام شہروں اور بستیوں کی ضرورتیں ایک معصوم سے وابستہ ہیں تو تم فرقوں میں کیوں بٹے ہو؟!

سوال نمبر: ۳۰ ﴿﴾ کلینی نے الکافی میں ایک مستقل باب اس عنوان سے قائم کیا ہے کہ:

((ان النساء لا يرثن من العقار شيئا))

”عورتیں زمین و جائیداد کی وارث نہیں بنیں گی۔“

اس بات میں ابو جعفر سے ان کا ایک قول نقل کیا ہے کہ ”عورتیں زمین اور جائیداد سے کسی

چیز کی وارث نہیں بنیں گی۔ ﴿﴾

﴿﴾ دیکھئے فروع کافی کلینی کی کتاب (۱۲۷/۷)

طوسی نے التہذیب (۲۵۴/۹) میں میسر کا قول نقل کیا ہے ”میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ عورتوں کے لیے میراث میں کیا کچھ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پکی اینٹوں، عمارت، لکڑی اور بانس کی قیمت میں تو ان کے لیے میراث ہے جبکہ زمین اور غیر منقولہ جائیداد میں وارث نہیں ہیں۔“

محمد بن مسلم ابو جعفر سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: عورتیں زمین اور غیر منقولہ جائیداد میں کسی چیز کی وارث نہیں بنیں گی۔ عبد الملک بن اعین ان دونوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں: ”عورتوں کے لیے گھروں اور زمین کچھ نہیں ہے۔“ ان روایات میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی اور عورت کے لیے نہ تخصیص ہے اور نہ ہی کوئی قید ہے۔

ان دلائل سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حق نہیں پہنچتا تھا کہ وہ وراثت کا مطالبہ کرتیں (شیعہ مذہب کی روایات کے مطابق) اور یہ بھی کہ وہ تمام کچھ جو رسول اللہ ﷺ کا ہے وہ امام کے لیے ہے محمد بن یحییٰ سے روایت ہے وہ احمد بن محمد سے مرفوع بیان کرتے ہیں وہ عمر بن سمر سے وہ جابر سے وہ ابو جعفر علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انہیں دنیا کا ایک حصہ کاٹ کر دے دیا پس جو آدم علیہ السلام کے لیے تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ہو گیا اور جو آپ کے لیے تھا وہ آل محمد ﷺ کے اماموں کے لیے ہے۔“ ﴿﴾

اور شیعہ اعتقاد کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے بعد پہلے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، اس وجہ سے زمین فدک کے مطالبہ کا زیادہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تھا نہ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا، اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے مطالبہ کیا ہو بلکہ وہ تو یہ کہنے والے تھے: اگر میں چاہتا تو خالص شہد اور گندم کے ڈھیروں کا وارث بن جاتا، ریشمی گانٹھیں بھی میرے قبضہ میں ہوتیں، مگر میں پناہ مانگتا ہوں خواہشات مجھ پر غالب آئیں اور مجھے میری خواہش کھانے پینے کے سامان کی طرف لے چلے۔ ﴿﴾

﴿﴾ اصول کافی کلینی کی، کتاب الحجہ... باب ان الارض کلھا للامام علیہ السلام (۴۷۶/۱)

﴿﴾ نہج البلاغہ: ۲۱۱/۱۔



**سوال نمبر: ۳۱** ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے لڑائی کیوں کی اور کہا: اگر وہ مجھ سے ایک رسی بھی روکیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ادا کرتے تھے تو میں ان سے لڑائی کروں گا، اور شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لکھا تھا وہ اس ڈر سے نہیں نکالا کہ لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ حالانکہ وہ خلیفہ تھے، ان میں بے شمار خوبیاں تھیں اور اللہ کی تائید حاصل تھی جیسا کہ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں، اس کے باوجود انہوں نے لوگوں کے مرتد ہونے کے ڈر سے قرآن کو نہ نکالا، اور لوگوں کو گمراہی میں چھوڑنے پر راضی ہو گئے جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اونٹ کی ایک رسی کی خاطر بھی مرتدین سے لڑائی کر رہے ہیں!!

**سوال نمبر: ۳۲** بلاشبہ اہل سنہ والجماعہ اور شیعہ کے تمام فرقوں کا اتفاق ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شجاع تھے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرتے تھے، یہ دیری ان کی زندگی کی ابتداء سے لے کر ابن ماجہ کے ہاتھوں شہید ہونے تک ساتھ رہی لمحہ بھر کے لیے جدا نہیں ہوئی۔ اور شیعہ حضرات یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل تھے۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی شجاعت میں توقف (ٹھہراؤ) آ گیا کہ انہوں نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی؟ پھر ان کے متصل بعد حضرت عمر الفاروق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی؟ پھر ان کے متصل بعد عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے بیعت کی، کیا وہ اس سے بھی عاجز آ گئے..... اللہ کی پناہ کہ منبر رسول پر چڑھتے اگر چہ ان تینوں کی خلافت میں ایک مرتبہ بھی ایسا کر لیتے اور بلند آواز کے ساتھ اعلان کرتے کہ خلافت مجھ سے چھین لی گئی ہے؟! اور وہ اس کے زیادہ حقدار تھے کیونکہ وہ وصی تھے؟! انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا اور اپنے حق کا مطالبہ کیوں نہ کیا حالانکہ وہ بہادر تھے اور آگے بڑھ کر بات کرنے والے تھے؟ خصوصاً جب ان کے بہت سے خیر خواہ اور چاہنے والے بھی موجود تھے۔

**سوال نمبر: ۳۳** حدیث کساء (چادر والی حدیث) پاکیزگی کے لحاظ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر سے چار افراد کو شامل ہے۔ پھر بقیہ افراد کو پاکیزگی اور عصمت میں داخل کرنے کی کون سی دلیل ہے؟

**سوال نمبر: ۳۴** شیعہ نے امام جعفر صادق جو ان کے گمان کے مطابق فقہ جعفریہ اور جعفری مذہب کے بانی ہیں سے بڑے فخر کے ساتھ ان کا قول نقل کیا ہے: ”مجھے ابو بکر نے دو مرتبہ جنا ہے۔“

کیونکہ ان کا نسب نامہ دو سلسلوں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

**اول:** اپنی والدہ فاطمہ بنت قاسم بن ابی بکر کے واسطے سے۔

**ثانیا:** اپنی ماں کی دادی اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر کے واسطے سے جو فاطمہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر کی ماں تھیں۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ امام جعفر صادق سے ان کے پڑنا نا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مذمت میں جھوٹی روایات بیان کرتے ہیں۔

**سوال** امام جعفر صادق کس طرح اپنے پڑنا نا پر ایک طرف تو فخر جبکہ دوسری طرف ان پر طعن و تشنیع کرتے تھے؟ بلاشبہ اس طرح کی بات جاہل احمق سے ہی صادر ہو سکتی ہے، لیکن ایسے امام سے جس کو شیعہ اس زمانہ کا سب سے بڑا فقیہ اور سب سے زیادہ متقی گردانتے ہیں، سے اس کا صدور ممکن نہیں۔

**سوال نمبر: ۳۵** مسجد اقصیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پھر اہل سنت کے قائد صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے زمانہ میں آزاد ہوئی تو ذرا بتائیے تاریخ میں شیعہ نے کامیابیوں کی کون سی داستانیں رقم کی ہیں، کیا انہوں نے ایک بالشت زمین فتح کی یا اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو شکست دی؟۔

**سوال نمبر: ۳۶** شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتے تھے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی فتح کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو والی مدینہ بنایا؟ یہ جانتے ہوئے کہ علی رضی اللہ عنہ ان کے مخالف ہیں اور اس عداوت کو دل میں رکھے ہوئے مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے۔ ذرا سوچئے یہ کیسا بغض اور مخالفت ہے؟

سوال نمبر: ۳۷ علماء شیعہ کی رائے کے مطابق نماز میں سجدہ کے اعضا آٹھ ہیں (پیشانی ناک، ہتھیلیاں، گھٹنے، قدم) اور ان اعضاء کا سجدے کی حالت میں زمین کے ساتھ لگنا ضروری ہے۔ پھر وہ ایسی چیز پر جو کھائی جاتی ہے اور نہ پہنی جاتی ہے سجدہ کو واجب کہتے ہیں، اسی وجہ سے وہ اپنی پیشانیوں کے نیچے مٹی رکھتے ہیں۔ تو سوال یہ ہے شیعہ اعضاء سجدہ میں سے ہر عضو کے نیچے مٹی کیوں نہیں رکھتے؟! ❀

سوال نمبر: ۳۸ شیعہ گمان کرتے ہیں کہ ان کا مہدی جب ظاہر ہوگا تو وہ آل دواد کی شریعت کے مطابق لوگوں کے فیصلے اور ان کی قیادت کرے گا تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ شریعت محمدیہ جو سابقہ ساری شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے وہ کہاں گئی؟! ❀

سوال نمبر: ۳۹ جب مہدی شیعہ نکلے گا تو وہ یہود و نصاریٰ سے مصالحت کر لے گا اور عرب و قریش کو قتل کرے گا۔ کیوں؟! کیا محمد ﷺ قریش اور عرب میں سے نہیں ہیں، اسی طرح امام بھی تمہارے قول کے مطابق عرب اور قریشی ہیں۔ ❀

سوال نمبر: ۴۰ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ائمہ کی ماؤں نے ان کو پہلو میں اٹھایا، اور وہ دائیں ران سے پیدا ہوئے!! ❀

کیا محمد ﷺ تمام انبیاء سے افضل اور تمام انسانوں سے بہتر نہیں جن کو ان کی ماں نے پیٹ میں اٹھایا آپ اس کے رحم سے پیدا ہوئے؟! ❀

سوال نمبر: ۴۱ شیعہ ابو عبد اللہ جعفر صادق سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ”اس امر (حکم) والے آدمی کا نام لے کر کافر کے علاوہ کوئی نہیں پکارے گا۔“ ❀

اور وہ ابو محمد حسن عسکری سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ام مہدی کی ماں سے کہا: عنقریب تو ایک بچہ جنے گی جس کا نام محمد ہوگا اور وہ میرا خلیفہ ہوگا کیا یہ تناقض (مخالفت) نہیں؟! تم ایک طرف کہتے ہو جس نے اس کو اس کے نام سے پکارا وہ کافر اور دوسری طرف کہتے ہو کہ حسن عسکری نے اس کا نام محمد رکھا! ❀

❀ مسائل الشیعہ حر عامل کی (۵۹۷/۳) دیکھئے الجامع للشرائع حلی کی (ص ۷۰)

❀ اثبات الوصیہ مسعودی کی کتاب (ص: ۱۹۶) ❀ الانوار النعمانیہ (۵۳/۲)

سوال نمبر: ۴۲ بلاشبہ عبد اللہ بن جعفر الصادق، اسماعیل بن جعفر کے حقیقی بھائی تھے، ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے وہ تمہارے کہنے کے مطابق دونوں اطراف سے حسینی سید ہیں، پھر سید عبد اللہ بن جعفر کو اس کے حقیقی بھائی اسماعیل کے بعد جو والد کی زندگی میں فوت ہوئے امامت سے کیوں محروم کیا گیا؟ ❀

سوال نمبر: ۴۳ کلینی نے اپنی کتاب الکافی میں احمد بن محمد سے بیان کیا ہے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: وہ تین چیزوں کے علاوہ سیاہ رنگ کو ناپسند کرتے تھے: موزے، پگڑی، اور چادر۔ ❀

اور ان سے ہی کتاب الزی میں نبی کریم ﷺ کی مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین چیزوں کے علاوہ سیاہ رنگ کو ناپسند جانتے تھے، موزے، چادر اور پگڑی۔ ❀

مُرحم عالمی نے اپنی کتاب وسائل میں صدوق سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے مرسل بیان کیا وہ ابی عبد اللہ علیہ السلام سے انہوں نے کہا: کہ میں نے ان سے پوچھا: ”میں سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھ لوں؟ فرمایا: اس میں نماز نہ پڑھ کیونکہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے؟“ ❀

اسی طرح انہوں نے الفقیہ میں صدوق سے بیان کیا ہے وہ امیر المومنین علیہ السلام سے مرسل بیان کرتے ہیں اور علل و خصال میں اور جیسا کہ ان سے روایت وسائل میں بھی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو کہا: ”سیاہ کپڑے نہ پہنو یہ فرعون کا لباس ہے اسی طرح انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حذیفہ بن منصور سے بیان کیا ہے جیسا کہ ”الوسائل“ میں ہے فرمایا: ”میں ابو عبد اللہ کے پاس حیرہ میں تھا ان کے پاس خلیفہ ابو العباس کا قاصدان کو بلانے آیا کہ ان کو مطرہ میں طلب کیا گیا ہے، مطرہ روئی کا کپڑا ہے جو بارش سے بچنے کے لیے پہنا جاتا ہے

❀ ان سے الوسائل والے نے بیان کیا (۲۷۸/۳) حدیث نمبر ۱ دیکھئے فروع کافی کلینی (۶/۴۴۹)۔

❀ اسے کافی میں بیان کیا ہے (۲۰۵/۲) باب لبس السواد، طہران میں ۱۳۱۵ ہجری میں طبع ہوئی اس میں الفاظ آگے پیچھے ہیں عمامہ کو کساء پر مقدم کیا ہے۔ ❀ الوسائل (۲۸۱/۳) باب ۲۰ حدیث ۳ من

ابواب لباس المصلی، صدوق فقیہ میں (۲۳۲/۲) امام جعفر صادق سے سیاہ ٹوپی میں نماز کے بارہ سوال کیا گیا میں انہوں نے فرمایا: اس میں نماز نہ پڑھ کیونکہ یہ جہنمیوں کا لباس ہے دیکھئے وسائل الشیعہ (۲۸۱/۳)



جیسا کہ لسان میں ہے۔ ❊

بلکہ ان کے ہاں بعض خبروں میں وارد ہوا ہے کہ سیاہ رنگ بنو عباس کے دشمنوں پر بطور علامت ظاہر ہوا۔ جیسا کہ صدوق سے ”الفقیہ“ میں مرسل بیان کیا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور ان پر سیاہ رنگ کی چادر اور کپڑا تھا جس میں خنجر تھا آپ ﷺ نے دریافت کیا: جبریل یہ لباس کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ کے چچا عباس کی اولاد کا لباس ہے۔ آپ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے چچا! میرا بیٹا جو تیری اولاد سے ہوگا اس کے لیے ہلاکت ہو، انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے آپ کو ختم کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلم جاری ہو چکا ہے کہ جو کچھ ہونے والا ہے۔ مختلف احادیث میں جو اہل النار (جہنم والے) بیان کیا گیا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے وہ عذاب دیے جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور وہ فرعون ہے اور جو بھی اس کے طریقے پر چلے اور اس طرح کا انداز اپنائے، اسی طرح سرکش باقی فرقوں میں سے خلفاء عباسیہ اور ان کے علاوہ اس امت کے لوگ اور سابقہ امتوں میں سے وہ کفار جنہوں نے سیاہ رنگ کے لباس پہنے یہ سب جہنمی ہیں۔ ❊

اور اسی مسئلہ میں صدوق سے فقیہ میں اس کی سند سے بیان کیا گیا ہے وہ اسماعیل بن مسلم سے وہ جعفر الصادق سے کہ انہوں نے کہا: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے کسی نبی کی طرف وحی کی کہ مومنوں کو کہہ دو وہ میرے دشمنوں جیسا لباس نہ پہنیں، میرے دشمنوں جیسا کھانا نہ کھائیں اور میرے دشمنوں کے طریقے پر نہ چلیں اگر تم ایسا کرو گے تم بھی میرے ویسے ہی دشمن بن جاؤ گے جیسے وہ ہیں۔ ❊

دوسری سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے مصنف کے حوالہ سے منقول ہے کہ بلاشبہ دشمنوں کا لباس سیاہ ہے، اور دشمنوں کا کھانا نبید، نشہ آور چیز، جو کی شراب، مٹی، اور تیرنے والی چیزوں میں مچھلی، المار الماھی (خاص قسم کی مچھلی جو یورپ کے دریاؤں

❊ لایحضرہ الفقیہ (۳۵۱/۱) الوسائل (۲۷۸/۳) و (۲۷۹/۳)۔ العلل والخصال میں جیسا کہ الوسائل میں ہے اور فقیہ نے بیان کیا ہے ❊ الفقیہ (۲۵۲/۱) رسائل الشیعہ: ۳۸۴/۴ بحار الانوار (۲۹۱/۲) (۴۸/۲۸) اور فقیہ نے (۲۵۲/۲) الکافی نے (۲۰۵/۲)۔

میں پائی جاتی ہے) طاف (مچھلی ایک قسم) مچھلی کے کباب، خرگوش ہے..... پھر کہا اور دشمنوں کے راستے تہمت کی جگہیں، شراب پینے کی مجلسیں، وہ مجلسیں جہاں لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ ہو، وہ مجلسیں جہاں ائمہ اور مومنین پر عیب لگائے جاتے ہوں، اور گناہ ظلم و فساد کی مجلسیں۔ ❊

سیاہ لباس کی مذمت کے بارے میں ائمہ شیعہ کی روایات بکثرت موجود ہیں کہ وہ شیعہ کے دشمنوں کا لباس ہے پھر وہ سیاہ لباس کیوں پہنتے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں اور اس کو سیدوں کا لباس گردانتے ہیں!؟.....

❊ سوال نمبر: ۴۴ ❊ اگر انسان شیعہ بننے کا ارادہ کرے تو شیعہ کے مختلف اور کثیر مذاہب میں سے کس کو مشعل راہ بنائے؟! امامیہ، اسماعیلیہ، نصیریہ، زیدیہ، دروز..... وغیرہ۔ یہ تمام کے تمام اہل بیت کے ساتھ نسبت کا دعویٰ، امامت کا اقرار اور صحابہ کرام سے عداوت رکھتے ہیں۔ اور تمام کے تمام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ بلاشبہ وہ اس مسئلہ کے رکن رکین، خلیفہ بلا فصل تھے اور ان کے پاس اصل دین تھا.....!!

❊ سوال نمبر: ۴۵ ❊ شیعہ ۱۲ اماموں کی امامت کو ثابت کرنے کے لیے حدیث ”کساء“ سے دلیل پکڑتے ہیں۔

❊ سوال ❊ ”حدیث کساء“ میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر بھی موجود ہے تو وہ امامت سے محروم کیوں رہیں، ان کو ائمہ شیعہ کے ضمن میں ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟

❊ سوال نمبر: ۴۶ ❊ شیعہ امامت کی شرائط میں ”تکلیف“ (مکلف ہونا) یعنی بالغ اور عاقل ہونا شمار کرتے ہیں، اور یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ان کا غائب امام محمد العسکری جس کی امامت ثابت ہے، اس کی عمر پانچ یا تین سال ہے پھر سوال یہ ہے کہ اس شرط کو ختم کر کے امامت کا دعویٰ کیوں کیا گیا۔

❊ سوال نمبر: ۴۷ ❊ کیا رسول اللہ ﷺ پر قرآن کے علاوہ اور کتابیں بھی اتاریں گئیں جن کے ساتھ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خاص کیا؟!

اگر تم کہتے ہو نہیں، تو آنے والی روایات کا کیا جواب دو گے؟



## ① الجامعہ

ابو بصیر ابی عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں محمد ہوں، اور ہمارے پاس ”الجامعہ“ ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے؟!

راوی کہتا ہے میں نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں جامعہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جو ۷۰ ہاتھ لمبا ہے اور ہاتھ بھی رسول اللہ ﷺ کے، اس کی املاء خود رسول اللہ ﷺ نے کرائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں ہاتھ کے خط سے، اس میں ہر حلال اور حرام کی تفصیل ہے اور ہر وہ چیز ہے جس کے لوگ محتاج ہیں حتیٰ کہ کسی کو خراش لگانے کی چٹی کا بھی ذکر ہے۔ ❀

غور کریں: اس میں ہر وہ چیز ہے جس کے لوگ محتاج ہیں، پھر اس کو چھپایا کیوں گیا، ہمیں اس سے اور جو کچھ اس میں ہے محروم کیوں کیا گیا؟! کیا یہ کتمان علم (علم چھپانا) نہیں ہے؟!

## ② صحیفہ الناموس

امام کی علامات والی حدیث جو الرضا رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں: ان کے پاس ایسا صحیفہ ہے جس میں قیامت تک آنے والے شیعوں کے نام بھی ہیں اور قیامت تک آنے والے ان کے دشمنوں کے نام بھی ہیں۔ ہم کہتے ہیں: وہ کون سا صحیفہ ہے جو قیامت تک آنے والے شیعوں کے نام اپنے اندر سموئے ہوئے ہے؟! ❀

اگر آج فقط ایرانی شیعوں کے نام لکھے جائیں تو ایک اندازے کے مطابق کم از کم ہمیں سو جلدوں کی ضرورت ہے!!

## ③ صحیفہ العبطہ

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم بلاشبہ میرے پاس بہت سے صحیفے ہیں جو رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کی جاگیروں کی تفصیل ہے، ان میں ایک ایسا صحیفہ بھی ہے اس کو العبطہ کہا جاتا ہے، عربوں پر اس سے سخت کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، اس میں عربوں کے ان

ساٹھ قبائل کے نام ہیں، جن کے لیے اللہ کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ ❀

ہم کہتے ہیں: یہ جملہ روایات مقبول ہیں اور نہ ہی عقل میں آنے والی ہیں، جب عرب قبائل کا اتنی تعداد میں اسلام سے کوئی تعلق نہیں، تو اس کا معنی یہ ہے کہ عرب دھرتی پر ایک بھی ایسا مسلمان نہیں جس کے لیے اسلام میں کوئی حصہ ہو! پھر اس سخت حکم کے ساتھ عرب قبائل کی تخصیص ملاحظہ کرو جس سے گروہ بندی کی بو پھوٹی ہے۔

## ④ صحیفہ ذو ابۃ السیف

ابو بصیر ابو عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے میان میں ایک چھوٹا صحیفہ تھا اس میں کچھ حرف تھے ہر حرف الف سے شروع ہوتا ہے، ابو بصیر نے فرمایا: ابو عبد اللہ کہتے ہیں: قیامت تک اس سے دو حرف ہی نکل سکے۔ ❀

ہم کہتے ہیں: باقی حروف کہاں ہیں؟!

کیا ضروری نہیں ہے کہ ان کو نکالا جائے اور اس سے شیعہ اہل بیت استفادہ کریں؟!

یا ان کو چھپا ہوا باقی رکھا جائے یہاں تک قیامت قائم ہو جائے؟! اور نسل کے بعد نسل ہلاک ہوتی رہے اور دین غار میں بند رہے.....؟!

## ⑤ صحیفہ علی

یہ دوسرا صحیفہ جو ذو ابۃ السیف میں پایا گیا: ابو عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے میان میں ایک صحیفہ پایا گیا جس میں لکھا ہے: میں بڑے مہربان بے حد رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، بلاشبہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں سب سے بڑا سرکش وہ ہوگا جس نے بے گناہ کو قتل کیا، یا نہ مارنے والے کو مارا اور جو کوئی اپنے غیر موالی (غلام) کا والی بنا اس نے محمد ﷺ پر اترنے والی تمام شریعت کا انکار کر دیا اور جس نے کوئی نیا کام جاری کیا یا بدعتی کو پناہ دی تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس سے کوئی فرض اور نفل قبول نہیں کرے گا۔ ❀



املاء اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا موجود ہے۔\*

جب یہ کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھوائی ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لکھی ہوئی ہے تو اس کو امت سے کیوں چھپایا گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ وہ سب کچھ جو ان پہ اتارا گیا ہے امت کو پہنچا دیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ط وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ط﴾\*

”اے رسول جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا

ہے پہنچا دیجئے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہیں کی۔“

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس حکم کے بعد کیسے ممکن ہے کہ وہ تمام مسلمانوں سے قرآن کو چھپالیں؟! اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد باقی ائمہ کے لیے کیسے ممکن ہے کہ وہ شیعہ سے اس کو چھپائیں؟

کیا یہ امت کے ساتھ خیانت نہیں ہے؟!

⑧ التوراة والا انجیل والزبور

ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ وہ تورات، انجیل اور زبور سریانی زبان میں پڑھتے تھے۔\* ہم کہتے ہیں: امیر المومنین اور ان کے بعد والے ائمہ زبور، توراة اور انجیل کو فقط آپس میں اور اپنی خفیہ مجلسوں میں کیوں پڑھتے تھے؟ شیعہ کے دلائل کے مطابق اکیلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مکمل قرآن جمع کیا ہے اور ان تمام کتابوں اور صحیفوں کو جمع کیا ہے، پھر ان کو زبور، توراة اور انجیل کی طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے؟! بالخصوص جبکہ ہمارے علم میں ہے کہ یہ کتابیں نزول قرآن کے بعد منسوخ ہو چکی ہیں؟ ہم اس بحث کے بعد کہتے ہیں: ہم جانتے ہیں کہ قرآن مجید کے علاوہ اسلام کی کوئی دوسری آسمانی کتاب نہیں ہے، کتابوں کا متعدد، بے شمار ہونا یہودیوں اور عیسائیوں کا خاصہ ہے جیسا کہ ان کی متعدد کتابوں سے واضح



⑥ الجفر

اس کی دو قسمیں ہیں جفر ابیض، جفر احمر ابو علاء سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے: میرے پاس جفر ابیض ہے۔

راوی کہتا ہے میں نے کہا: اس میں کیا چیز ہے؟ فرمایا: داؤد علیہ السلام کی زبور، موسیٰ علیہ السلام کی تورات، عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل، ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے، حلال و حرام۔ پھر کہا میرے پاس جفر احمر بھی ہے میں نے پوچھا: جفر احمر میں کیا ہے؟ فرمایا: اسلحہ، اس کو خون کے لیے کھولا جائے گا اور صاحب السیف (تلوار والا) اس کو قتل کے لیے کھولے گا۔ عبد اللہ ابی یعفور نے اس کو کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے، کیا اولاد حسن کو اس کا علم ہے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! جیسے وہ رات اور دن کو پہچانتے تھے کہ وہ رات اور دن ہیں، لیکن ان کو حسد اور طلب دنیا نے انکار پر مجبور کیا، اگر وہ حق کو حق کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔\*

ہم کہتے ہیں: غور کیجئے داؤد علیہ السلام کی زبور موسیٰ علیہ السلام کی تورات، عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل، حلال و حرام وغیرہ اگر یہ تمام کی تمام چیزیں اس جفر میں ہیں! پھر تم اس کو چھپاتے کیوں ہو؟!

⑦ مصحف فاطمہ

(ا) علی بن سعید ابو عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں ہمارے پاس اللہ کی قسم مصحف فاطمہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے اس میں ایک آیت بھی نہیں، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی املاء اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔\*

(ب) محمد بن مسلم ان دونوں میں سے کسی ایک سے بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک صحیفہ دیا گیا، جو قرآن نہیں ہے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے کلام ہے جو سیدہ پہ اتارا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی املاء اور خط علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔\*

(ج) علی بن ابو حمزہ ابو عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں ہمارے پاس مصحف فاطمہ موجود ہے، خبردار! اللہ کی قسم قرآن میں سے ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہے۔

سوال نمبر: ۴۸ ﴿﴾ نبی مکرم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر ماتم کیوں نہ کیا؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر ماتم کیوں نہ کیا؟

سوال نمبر: ۴۹ ﴿﴾ علمائے شیعہ کثیر تعداد میں خصوصاً ایران میں عربی زبان نہیں جانتے وہ زبان کے لحاظ سے عجی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے مسائل کیسے نکالتے ہیں؟ باوجود اس کے کہ عربی زبان کا علم عالم کی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے۔

سوال نمبر: ۵۰ ﴿﴾ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اکثر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کفار یا منافقین تھے سوائے چند کے، اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر ان کافروں نے اس تھوڑی جماعت کا جو نبی ﷺ کے ساتھ تھی قلع قمع کیوں نہ کیا؟ اگر وہ کہیں کہ سات کے علاوہ سب مرتد ہو گئے تھے، تو پھر انہوں نے قلیل مسلمانوں کو ختم کر کے اپنے آباء و اجداد کے دین کو قائم کیوں نہ کیا؟

سوال نمبر: ۵۱ ﴿﴾ کیا یہ بات عقل تسلیم کرتی ہے کہ نبی مکرم ﷺ تو صحابہ کو اختیار کرنے میں غلطی کر گئے اور آپ کے مقابلہ میں خیمینی اس مسئلہ میں کامیاب رہا؟

سوال نمبر: ۵۲ ﴿﴾ شیعہ کے شیخ ابو جعفر محمد بن حسن الطوسی اپنی کتاب ”تہذیب الاحکام“ (۴۵/۱) کے مقدمہ میں کہتے ہیں اور وہ ان کی چار کتابوں میں ایک ہے: ”سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو حق کا والی بنا اور وہ اس کا حقدار بھی ہے اور درود و سلام اس کی مخلوق میں سے سب سے افضل ہستی محمد ﷺ پر ہوں، میرے بعض دوستوں میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے مجھے وہ حق یاد دلایا جو ہمارے مشائخ و ائمہ کے متعلق احادیث کے بارے میں تھا، اللہ تعالیٰ اس کا تعاون فرمائے اور ہمارے مشائخ پر رحم فرمائے کہ ہمارے ائمہ و مشائخ کے بارے میں احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے شاید کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں جس کے خلاف اور متضاد حدیث موجود نہ ہو، جو بھی حدیث ذکر کی جاتی ہے تو اس کے خلاف بھی حدیث پائی جاتی ہے، حتیٰ کہ ہمارے مخالفین اس کو ہمارے مذہب پر طعنہ زنی اور

اعتراض کے لیے بطور بنیاد استعمال کرتے ہیں۔ سید دلدار لکھنوی اثنا عشری اپنی کتاب ”اساس الاصول“ (ص: ۵۱ طبع لکھنؤ) میں کہتے ہیں ہمارے ائمہ کے بارے میں منقول احادیث میں زبردست اختلاف ہے، جو بھی حدیث ان کے حق میں ملتی ہے تو اس کے منافی اور متضاد بھی موجود ہے ان کے بہت بڑے عالم، محقق، حکیم اور شیخ حسین بن شہاب الدین کرکی اپنی کتاب ”ہدایۃ الأبرار الی طریق الاثمہ الأطہار“ (ص: ۱۶۴ طبع اول: ۱۳۹۶ھ) میں کہتے ہیں ”یہ پہلی غرض اور مقصد ہے کہ اس نے یہ کتاب اس تناقض کو دور کرنے کے لیے لکھی ہے کیونکہ اسے پتہ چلا ہے کہ بہت سے لوگ اس تناقض اور اختلاف کی وجہ سے مذہب شیعہ کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔

ہم کہتے ہیں: بلاشبہ علمائے شیعہ نے اپنے مذہب کے تناقض کا اعتراف کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ باطل کے متعلق یہی فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ كَانِ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا﴾ ﴿۱۵﴾

”اور اگر وہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔“

سوال نمبر: ۵۳ ﴿﴾ شیعہ کہتے ہیں: حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر رونا مستحب (پسندیدہ) ہے کیا یہ بات دلیل پر مبنی ہے یا خواہشات نفس پر؟ اگر دلیل پر ہے تو وہ کیا ہے؟ اہل بیت کے اماموں نے جن کے بارے میں تم گمان کرتے ہو کہ تم ان کے پیروکار ہو انہوں نے ایسا (رونا پینا) کیوں نہ کیا؟

سوال نمبر: ۵۴ ﴿﴾ شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی یاد میں ویسے کیوں نہیں روتے جیسا کہ ان کے بیٹے کی یاد میں روتے ہو؟

کیا نبی ﷺ ان دونوں سے افضل نہیں ہیں؟ پھر تم آپ ﷺ پر ان سے زیادہ کیوں نہیں روتے؟

سوال نمبر: ۵۵ ﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹوں کی ولایت ایسا رکن ہے جس



کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، جو ان کی ولایت کے ساتھ ایمان نہیں لایا اس نے کفر کیا اور جہنم کا حقدار بنا اگرچہ وہ گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے بیت الحرام کا حج کرے۔ جیسا کہ شیعہ اعتقاد رکھتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اس رکن عظیم کی صراحت قرآن مجید میں کیوں نہیں ہے جبکہ قرآن مجید نے دیگر بہت سی چیزوں کی صراحت کی ہے۔ جیسا کہ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، بلکہ بعض مباح چیزوں کا بھی ذکر کیا ہے مثلاً شکار کرنا تو پھر سب سے بڑا رکن کہاں ہے؟!

سوال نمبر: ۵۶ ﴿﴾ اگر تمام صحابہ شیعہ بیان کے مطابق ایک دوسرے سے بغض اور حسد سے کام لینے والے تھے اور ان میں سے ہر ایک خلافت کا حصول چاہتا تھا اور تمام کے تمام ایسے تھے اور ایمان والے چند ایک تھے، اگر ذکر معاملہ ایسے ہی تھا تو اسلام میں اس قدر کثیر فتوحات نہ ہوتیں، اور ہزاروں انسانوں کی گردنوں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہاتھ نہ ڈالا جاتا۔

سوال نمبر: ۵۷ ﴿﴾ بہت سے شیعہ نے نماز جمعہ کے جس کو قائم کرنے کا حکم قرآن مجید کی سورۃ الجمعۃ میں صراحت سے وارد ہوا ہے معطل کیوں کیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥٧﴾ ﴿﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

اگر وہ کہیں: ہم نے مہدی منتظر کے نکلنے تک جمعہ کو معطل کیا ہے، ہم کہیں گے کیا یہ انتظار اس قدر امر عظیم کو معطل کرنے کی اجازت دیتا ہے؟! چنانچہ لاکھوں شیعہ اس شیطانی عذر کے سبب اس فریضہ کی ادائیگی کے بغیر ہی فوت ہو رہے ہیں۔

سوال نمبر: ۵۸ ﴿﴾ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں قرآن کا کچھ حصہ حذف کر دیا گیا جبکہ

بعض آیات حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تبدیل کر دی تھیں۔ وہ ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام امیر المؤمنین کیوں رکھا گیا؟ فرمایا: اللہ نے رکھا ہے، اور اسی طرح اس کی کتاب میں اتارا گیا ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط، ان محمد رسولی و ان علیاً امیر المؤمنین﴾ ﴿﴾

”اور جب تیرے رب نے آدم سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود ان کی جانوں پر گواہ بنایا، کیا میں واقعی تمہارا رب نہیں ہوں اور کیا محمد ﷺ میرے رسول اور علی رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین نہیں ہیں۔“

کلینی نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

﴿فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ﴾

﴿يَعْنِي بَا لَامٍ﴾

”یعنی جو لوگ اس پر ایمان لائے یعنی امام کے ساتھ۔“

﴿وَعَزَّوْهُ وَ نَصَرُوهُ وَ اتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْبَاقُونَ ٥٨﴾ ﴿﴾

”اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“

ان کی مراد وہ لوگ ہیں جو شیطان اور طاغوت کی عبادت سے بچتے ہیں، جبت اور طاغوت سے مراد فلاں اور فلاں ہے۔ ﴿﴾

مجلسی کہتا ہے: فلاں فلاں سے مراد (نعوذ باللہ) ابوبکر و عمر ہیں! ﴿﴾

اسی وجہ سے شیعہ ان دونوں کو شیطان کہتے ہیں (نعوذ باللہ) اور اللہ تعالیٰ کے اس قول



کے بارے میں ان کی تفسیر:

﴿لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ط﴾ ❁

”شیطان کے قدموں پیچھے مت چلو۔“

کہتے ہیں: اللہ کی قسم! خطوات الشیطان سے مراد فلاں اور فلاں کی ولایت ہے۔ ❁

اور شیعہ ابو عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں اس نے کہا:

﴿وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ

فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ ❁

”جو آدمی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد والے

ائمہ کی ولایت میں کرتا ہے تو یقیناً وہ بہت بڑی کامرانی کے ساتھ کامیاب ہوا۔“

ابو جعفر سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح اس آیت کو لے کر

اترے:

((بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفرو بما انزل الله في علي بغيا)) ❁

جابر سے روایت ہے اس نے کہا: جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح لے کر

آئے:

((وان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا في علي فاتوا بسورة من

مثله)) ❁

”اگر تم اس کے بارہ میں کسی شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر علی رضی اللہ عنہ کے

بارے اتارا ہے تو اس کی مثل ایک سورت لے آؤ۔“

ابو عبد اللہ سے روایت ہے اس نے کہا: جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس

طرح لے کر اترے:

((يا ايها الذين آمنوا امنوا بما نزلنا في علي نورا مبينا)) (سابقہ)

❁ ۲۴/النور: ۲۱۔ ❁ تفسیر العیاشی (۲۱۴/۱) تفسیر الصافی (۲۴۲/۱)

❁ اصول الکافی (۴۱۴/۱) ❁ اصول الکافی (۴۱۷/۱)

❁ شرح اصول الکافی (۶۶/۷)

”اے وہ لوگو جو کتاب دیے گئے ہو۔ اس واضح نور پر ایمان لے آؤ جو ہم نے علی کے متعلق نازل کیا۔“

محمد بن سنان رضا سے بیان کرتے ہیں:

((كبر على المشركين بولاية علي ما تدعوهم اليه يا محمد من

ولاية علي)) ❁

”مشرکوں پر علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے متعلق آپ کی باتیں اور دعوت ناپسندیدہ ہے

اس طرح کتاب میں لکھا ہے۔“ اپنے آپ کو بیچ ڈالا بہت برا ہے جو انہوں نے

اپنے نفوس کے لیے اختیار کیا اور یہ کہ انہوں نے اس کے ساتھ کفر کیا جو اللہ تعالیٰ

نے علی رضی اللہ عنہ کے بارہ اتارا سرکشی کرتے ہوئے۔“

ابو عبد اللہ سے روایت ہے:

((سأل سائل بعذاب واقع للكافرين بولاية علي ليس له دافع))

”ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے متعلق سوال کیا جو واقع ہونے والا

ہے۔ کافروں پر علی کی ولایت کے ساتھ اسے کوئی ہٹانے والا نہیں۔“

ابو جعفر سے روایت ہے اس نے کہا: جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اس طرح

لے کر اترے۔ ❁

((فبدل الذين ظلموا آل محمد حقهم قولا غير الذي قيل لهم

فانزلنا على الذين ظلموا آل محمد حقهم رجزا من المساء بما

كانو يفسقون)) ❁

”پس ان لوگوں نے جنہوں نے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے حق میں ظلم کیا بات کو اس

کے خلاف بدل دیا جو ان سے کہی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں پر جنہوں نے آل

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے حق میں ظلم کیا، آسمان سے ایک عذاب نازل کیا، اس لیے کہ وہ

نافرمانی کرتے تھے۔“

ابو جعفر سے روایت ہے اس نے کہا: جبریل علیہ السلام یہ آیت اس طرح لے کر اترے:  
 ((ان الذين ظلموا آل محمد حقهم لم يكن الله ليغفر لهم ولا  
 ليهديهم طريقاً الا طريق جهنم ثم قال: ((يا ايها الناس قد  
 جاءكم الرسول بالحق من ربكم في ولاية على فامنوا خيرا لكم  
 وان تكفروا بولاية على فان لله ما في السماوات في الارض))  
 ”بے شک وہ لوگ جنہوں نے آل محمد ﷺ پر ان کے حق میں ظلم کیا اللہ کبھی ایسا  
 نہیں کہ انہیں بخش دے اور نہ یہ کہ انہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے“ پھر کہا  
 اے لوگو! بلاشبہ تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے  
 علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے ساتھ آیا ہے پس تم ایمان لے آؤ تمہارے لیے بہتر ہوگا  
 اور اگر علی کی ولایت کا کفر کرو گے تو بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین  
 میں ہے۔“

ان آیات کے متعلق شیعہ گمان کرتے ہیں کہ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کی  
 صراحت تھی لیکن حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بدل دیا۔  
 یہاں شیعہ کو پریشان کرنے والے دو سوال ہیں:

۱) جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ان آیات کو تبدیل کر دیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے  
 خلیفہ المسلمین بننے کے بعد اس مسئلہ کی وضاحت کیوں نہیں کی؟ یا کم از کم ان آیات کو قرآن  
 میں اسی طرح کیوں نہ لوٹا یا جیسا کہ اتاری گئی تھیں؟ ہمیں نہیں معلوم کہ انہوں نے ایسا کیا ہو،  
 بلکہ ان کے دور میں بھی قرآن اسی طرح رہا جیسا کہ سابقہ خلفاء اور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ  
 میں تھا، اس لیے کہ وہ محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے  
 ہیں:

﴿إِنَّا نَحْنُ نُحْكُمُ الدِّكَرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ﴾

”بے شک ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت  
 کرنے والے ہیں۔“

لیکن شیعہ جانتے نہیں۔

ثانیاً بعض آیات جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت، ولایت اور امامت ثابت کرنے  
 کے لیے تبدیل کیا گیا ہے وہ ہمیں واضح طور پر بتلا رہی ہیں کہ معاملہ ایسا نہیں تھا!!۔  
 اس آیت پہ غور کیجئے جس کو انہوں نے تبدیل کیا وہ یہودیوں کے متعلق ہے جبکہ شیعہ نے  
 اسے مسلمانوں کی طرف منسوب کر دیا!

((فبدل الذين ظلموا آل محمد حقهم قولا غير الذي قيل لهم  
 فانزلنا على الذين ظلموا آل محمد حقهم رجزا من السماء بما  
 كانوا يفسقون))

”اور ان لوگوں نے بدل دیا اس قول کو جو ان کو کہا گیا جنہوں نے آل محمد پر ظلم کیا۔  
 وہ جو انہیں کہا گیا تھا۔ لہذا جن لوگوں نے آل محمد پر ظلم کیا ان پر ہم نے ان کے فسق  
 کے بدلے عذاب نازل کر دیا۔“

ان کی تحریف کا اندازہ کیجئے کہ یہ تحریف شدہ آیت تو آنے والے واقعہ کے متعلق بتلا  
 رہی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو جانتے تھے۔

وہ کون سا حق ہے جس کا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت مطالبہ کریں گے جو ان سے چھینا  
 گیا تھا۔ وہ حق کون سا تھا کہ قرآن ان کو خبر دے رہا ہے کہ عنقریب وہ واقع ہوگا؟ کہ مسلمان  
 کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور وصیت کو قبول نہیں کریں گے، اور وہ رسول اللہ ﷺ  
 کے بعد کبھی بھی خلیفہ نہیں بنیں گے؟

پھر عذاب کب اتر ا جو اللہ تعالیٰ نے آل محمد کے حق خلافت پر ظلم کرنے والوں پر اتارا؟  
 خلاصہ یہ کہ کبھی بھی ایسا نہیں ہوا، درحقیقت یہ گھٹیا اور کھلی تحریف (تبدیلی) ہے۔

سوال نمبر: ۵۹ ﴿﴾ شیعہ ابوالحسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارہ میں نقل کرتے

﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ﴾ ❀

”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہوں سے بجھا دیں۔“

((يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَايَةَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ))

”وہ امیر المؤمنین کی ولایت کو بجھانا چاہتے ہیں۔“

﴿وَاللَّهُ مُتَمِّتُكُمْ نُورِهِ﴾ ❀

”اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے۔“

وہ کہتا ہے:

((وَاللَّهُ مَتَمُّ الْإِمَامَةِ، وَالْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ))

”اللہ تعالیٰ امامت کو پورا کرنے والے ہیں، اور امامت نور ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہی مطلب ہے:

﴿فَأَمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا﴾ ❀

”پس ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور کے ساتھ جو ہم نے اتارا۔“

((النور واللہ! الائمہ من آل محمد يوم القيامة)) ❀

”نور اللہ کی قسم! آل محمد کے آئمہ ہوں گے قیامت کے دن۔“

❀ سوال ❀ کیا اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پھیلانے کے لیے اپنے نور کو پورا کیا یا اہل بیت کو خلافت،

ولایت اور وصیت دے کر؟!

❀ سوال نمبر: ۶۰ ❀ ہم نے ائمہ میں سے تمہارے مفہوم کے مطابق صرف دو خلافت

کا والی پایا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ! باقی دس سے نور کا مکمل ہونا کہاں

ہے؟!

❀ سوال نمبر: ۶۱ ❀ شیعہ کی بعض کتابوں میں جعفر صادق سے بیان کیا گیا ہے انہوں

نے ایک عورت سے کہا جس نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا: کیا میں ان

دونوں کی ولایت کو تسلیم کر لوں؟ جواب دیا: ان کی ولایت کو تسلیم کرو، اس عورت نے کہا: جب

میری رب تعالیٰ سے ملاقات ہوگی تو میں اسے بتاؤں گی کہ آپ نے مجھے حکم دیا تھا؟!

جواب دیا ٹھیک ہے۔ ❀

بیان کیا جاتا ہے کہ باقر کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد نے باقر کی زبان سے ابو

بکر رضی اللہ عنہ کا وصف صدیق سنا تو تعجب کرتے ہوئے کہا: آپ اس کا وصف بیان کرتے ہیں؟!

باقر نے کہا: جی ہاں وہ صدیق ہیں جو ان کو صدیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی بات کی

تصدیق نہیں فرمائے گا۔ ❀

سوال یہ ہے کہ ان دلائل کے ہوتے ہوئے شیعہ کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

بارے میں کیا خیال ہے؟

❀ سوال نمبر: ۶۲ ❀ ابو الفرج اصبہانی نے مقاتل الطالبيين میں، اربلی نے کشف

الغمہ میں اور مجلسی نے جلاء العيون میں ذکر کیا ہے کہ ابوبکر بن علی بن ابی طالب کربلا کے

میدان میں اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے، اور اسی طرح ان کے ساتھ

حسین رضی اللہ عنہ کا بیٹا ابوبکر بھی شہید ہوا! (محمد الاصفہانی کی کنیت ابوبکر تھی) شیعہ اس بات کو

کیوں چھپاتے ہیں؟! صرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو مرکز بناتے ہیں؟! یقیناً حضرت

حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی اور بیٹے کا نام ابوبکر ہونے کی وجہ سے وہ ایسا کرتے ہیں۔

یہ وہ باتیں ہیں کہ شیعہ نہیں چاہتے کہ مسلمان ان سے آگاہ ہوں اور نہ ہی ان کے

غافل پیروکار کیونکہ اس طرح اہل بیت اور کبار صحابہ کے درمیان عداوت کا جھوٹا دعویٰ واضح ہو

جاتا ہے، خصوصاً ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس لیے کہ اگر وہ کافر اور مرتد تھے اور حضرت

علی رضی اللہ عنہ سے ان کی آل کا حق چھینا..... جیسا کہ شیعہ گمان کرتے ہیں..... تو اہل بیت نے

اپنے بچوں کے نام ابوبکر کیوں رکھا؟ بلکہ غور کرنے والے کیے لیے محبت کی دلیل ہے، پھر شیعہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں اپنے بیٹوں کا نام ابوبکر کیوں نہیں

رکھتے؟!

❀ سوال نمبر: ۶۳ ❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے پر ایمان لانے سے

آپ کی زندگی اور موت کے بعد امامت کا مقصود حاصل ہوتا ہے، پس جس کے ہاں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آپ کی اطاعت واجب ہے اس نے حسب استطاعت آپ کی اطاعت کی اس کے متعلق اگر کہا جائے کہ وہ جنت میں جائے گا تو وہ مسئلہ امامت سے مستغنی (بے پرواہ) رہا اور رسول اللہ ﷺ کے بغیر کسی کی اطاعت بھی نہ کی!۔

اگر کہا جائے کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو یہ قرآن کی نصوص کے خلاف ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کئی مقامات پر اپنی اور اپنے رسول کی اطاعت کرنے والے کے لیے جنت کو واجب کیا ہے اور دخول جنت کے لیے امام کی اطاعت اور اس کے ساتھ ایمان لانے کو معلق (لٹکایا) نہیں کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ ﴿۱۶﴾

”اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں، صدیقیوں اور شہداء و صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔“

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ ﴿۱۷﴾

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے وہ اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہنے والے اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“

اگر امامت کفر اور ایمان کے لیے بنیاد ہوتی، یا یہ ارکان دین میں عظیم رکن ہوتا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی بندے کا عمل قبول ہی نہیں کرتے جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان آیات میں امامت کا ذکر کرتے اور اس کی تاکید بھی کرتے۔

میں نہیں سمجھتا کہ کوئی یہ کہے کہ مذکورہ آیات میں امامت کا ذکر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے ضمن میں بیان ہوا ہے، کیونکہ ایسی تفسیر قابل افسوس ہے، بلکہ اس کے باطل ہونے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ ہم کہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اللہ تعالیٰ نے اکیلے اپنی اطاعت کا علیحدہ ذکر نہیں کیا کہ رسول ﷺ کی اطاعت اس کے ضمن میں آگئی ہو، بلکہ دونوں کو الگ الگ بیان کیا تاکہ عقیدہ اسلام کے دو اہم ترین ارکان کی تاکید کی جاسکے (اور وہ اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے) آپ ﷺ کی اطاعت کا ذکر اللہ کی اطاعت کے ذکر کے بعد ضروری ہے جیسا کہ جنت میں داخلے کی شرط ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچانے والے ہیں، اس لیے آپ کی اطاعت درحقیقت اس کی اطاعت ہے جس نے آپ کو بھیجا ہے، اور جب آپ کے بعد کسی کا اللہ تعالیٰ کا قاصد ہونا ثابت نہیں تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی اور فلاح کو اطاعت رسول ﷺ سے معلق کیا ہے اور کسی کی اطاعت سے نہیں۔

سوال نمبر: ۶۲ ﴿﴾ نبی کریم ﷺ کے دور میں ایسے لوگ بھی تھے جو آپ کو ایک ہی مرتبہ دیکھتے پھر گھروں کو چلے جاتے، انہوں نے بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کی ولایت کے متعلق میں کچھ نہیں سنا۔ کیا ان کا اسلام ناقص تھا؟!

اگر تم کہو: جی ہاں تو ہم جواب دیں گے کہ اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا تو آپ ﷺ ان کے اسلام کی تصحیح فرما دیتے اور ان کے لیے امامت کا مسئلہ واضح فرما دیتے، ہمیں نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے ایسا کیا ہو۔

سوال نمبر: ۶۵ ﴿﴾ نبی البلاغۃ میں ہے جس کو شیعہ چھپاتے ہیں جو ذیل میں آ رہا ہے: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف: بلاشبہ ایسی قوم نے اس عہد و پیمان پر میری بیعت کر لی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے بیعت کی تھی، چنانچہ کسی غائب اور حاضر کے لیے اختیار نہیں ہے کہ وہ اسے رد کرے، اصل شوریٰ مہاجرین اور انصار کی ہے۔ اگر وہ کسی پر اتفاق کر لیں اور اس کو امام بنالیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی پسندیدہ ہے، اگر ان کی حکومت سے کوئی طعن اور بدعت کے ذریعے نکلے گا تو وہ اسے واپس لوٹا دیں گے،

اگر اس نے انکار کیا تو غیر سبیل المؤمنین (مومنوں کے راستے کے علاوہ) کی پیروی کی وجہ سے لڑائی کریں گے، اس کو اللہ اس کے سپرد کر دے گا جدھر وہ پھرا ہے، اللہ کی قسم! اے معاویہ (رضی اللہ عنہ) اگر تو جذبات سے ہٹ کر عقل و خرد سے کام لے تو تو مجھے عثمان کے خون سے سب سے زیادہ بری پائے گا تو جانتا ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، درآں حالانکہ یہ واقعہ پیش آیا و آپ پر سلامتی ہو۔ ❀

اس خط میں مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

- ① امام مہاجرین اور انصار کی طرف سے منتخب کیا جاتا ہے، جبکہ شیعہ کے ہاں ان کا امامت کی رکبت سے کوئی تعلق نہیں۔
- ② سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی اسی طریقہ پر کی گئی جس پر ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی گئی۔
- ③ مجلس شوریٰ مہاجرین اور انصار پر مشتمل تھی، اور یہ چیز ان کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند درجات پر دلالت کرتی ہے، اور وہ اس صورت کے مخالف ہے جو شیعہ اس کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں۔
- ④ مہاجرین و انصار کی قبولیت، ان کا راضی ہونا اور ان کا کسی امام کی بیعت کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی پسندیدہ ہے، تو وہاں خلافت چھیننے کا مسئلہ نہیں ہے جیسا کہ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں، اگر یہ بات نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس معاملے پر راضی کیسے ہو گئے؟
- ⑤ شیعہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کرتے ہیں لیکن ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے اس خط میں ایسے الفاظ نہیں پاتے۔

❀ سوال نمبر: ۶۶ ❀ شیعہ اس سے انکار کی طاقت نہیں رکھتے کہ ابو بکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت (بیعت رضوان) کی، اور اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ وہ ان سے راضی ہو گیا اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اس کو بھی جان لیا۔ ❀

❀ دیکھئے صفحہ شرح نہج البلاغہ (ص: ۵۹۳)

❀ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿٤٨﴾ (الفتح: ۱۸)

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بعد شیعہ اس کا انکار اور اس کے خلاف گمان کیسے رکھ سکتے ہیں؟ گویا کہ وہ کہنا چاہتے ہیں:

”اے ہمارے رب! تو ان کے بارہ وہ کچھ نہیں جانتا جو ہم جانتے ہیں۔“ نعوذ باللہ۔

❀ سوال نمبر: ۶۷ ❀ ہم نے ایسے شیعہ بھی دیکھے جو کبار صحابہ کو گالی دینا اللہ کے قرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ خصوصاً خلفائے راشدین ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اس کے برعکس ہم کوئی ایک بھی سنی ایسا نہیں پاتے جو اہل بیت کو گالیاں دیتا ہو بلکہ وہ تو ان کی محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

یہ وہ مسئلہ ہے جس کے انکار کی شیعہ طاقت نہیں رکھتے، اگرچہ جھوٹ سے ہی انکار کیوں نہ ہو؟۔

❀ سوال نمبر: ۶۸ ❀ شیعہ اپنی کتابوں میں بے شمار جگہ پر لکھتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ معرکہ میں پیسا سے شہید ہوئے، اسی وجہ سے وہ پانی کی سبیلوں پر مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:

(اشْرَبِ الْمَاءَ وَ تَذْكُرْ عَطَشَ الْحُسَيْنِ)  
”پانی پی اور حسین رضی اللہ عنہ کی پیاس کو یاد کر۔“

❀ سوال ❀ شیعہ مفہوم کے مطابق ائمہ ہر وقت علم غیب جانتے ہیں: کیا حسین رضی اللہ عنہ جنگ کے دوران پانی کی ضرورت کو جاننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے کہ وہ عنقریب پیسا سے شہید ہو جائیں گے، تاکہ وہ اتنا پانی جمع کر لیتے جو معرکہ کے لیے کافی ہوتا؟! اور کیا جنگ کے لیے پانی کا انتظام کرنا یہ جنگی اسباب اختیار کرنے میں شامل نہیں ہے؟ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ ❀

”اور ان کے (مقابلے کے) لیے قوت اور گھوڑے باندھنے سے تیاری کرو، جتنی



کر سکو، جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو ڈراؤ گے۔“

سوال نمبر: ۶۹ ﴿اللہ دین اسلام عہد رسول ﷺ میں مکمل ہو چکا، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ ❁

”آج کے دن میں تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔“

جبکہ شیعہ مذہب آپ ﷺ کی وفات کے بعد ظاہر ہوا ہے!

سوال نمبر: ۷۰ ﴿اللہ تعالیٰ نے واقعہ اُفک میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت نازل کی ہے، اور اس برائی سے ان کو پاک کیا ہے، لیکن بعض شیعہ اس کے بعد بھی آج تک ان پر خیانت کی تہمت لگاتے ہیں! ❁

نعوذ باللہ..... اس میں جہاں رسول کریم ﷺ پر طعن ہے وہاں عالم الغیب اللہ تعالیٰ پر بھی طعن ہے کہ اس نے اپنے نبی کو یہ نہیں بتایا کہ اس کی بیوی خیانت کرنے والی ہے۔ ہم اس سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

جو مذہب خیر البشر کی گھر والیوں اور امہات المومنین پر طعن کرتا ہے وہ بہت برا ہے۔

سوال نمبر: ۷۱ ﴿جب حضرت علی اور ان کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ کے پاس خرق عادت (عادت کے خلاف) کام کرنے کا اختیار تھا جس طرح شیعہ کتب بیان کرتی ہیں اور وہ اب تک ان کو نفع پہنچا رہے ہیں حالانکہ ان کے گمان کے مطابق وہ فوت ہو چکے ہیں تو انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے آپ کو نفع کیوں نہیں پہنچایا؟!

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں کہ ان کی خلافت قرار نہ پکڑ سکی بالآخر وہ شہید ہو گئے، اسی طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبرداری کا اعلان کر دیا، جبکہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر زمین تنگ کر دی گئی اور آخر کار وہ شہید کر دیے گئے اور ان کو خلافت نہ مل سکی۔ اور اس طرح ان کے بعد والوں کا معاملہ ہے! اس وقت ان کے خرق عادت اختیار کہاں تھے؟

سوال نمبر: ۷۲ ﴿شیعہ کے مطابق علی رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ان کی امامت کے دلائل شیعہ سندوں سے تو اتر کی حد کو پہنچتے ہیں چنانچہ کہا جائے گا، شیعہ صحابہ میں تو شامل نہیں ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے براہ راست تو کچھ بیان نہیں کیا، آپ ﷺ سے کچھ سنا بھی نہیں۔ اب ان کا نقل کرنا مرسل اور منقطع ہوگا، اگر وہ صحابہ تک سند پیش نہ کریں تو یہ صحیح نہیں ہے، اور وہ صحابہ جن سے شیعہ نے تعلق قائم کیا ہے وہ دس سے کچھ اوپر ہیں ان سے نقل کرنا تو اتر کی حد کو نہیں پہنچتا کیونکہ جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے ہیں، شیعہ ان میں عیب اور ان پر کفر کی تہمت لگاتے ہیں۔

ان کو یہ بات بھی لازم آتی ہے کہ انہوں نے جمہور صحابہ پر جن کی قرآن نے تعریف کی ہے، جھوٹ اور کتمان کا الزام لگایا ہے، تو چھوٹی جماعت پر الزام لگانا زیادہ مناسب اور بہتر تھا۔

سوال نمبر: ۷۳ ﴿شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا مقصد ریاست اور بادشاہت تھا اور انہوں نے اقتدار کی آڑ میں دوسروں پر ظلم کیا ہے، ان کو جواب دیا جائے گا کہ انہوں نے اقتدار کی خاطر کسی ایک مسلمان کو بھی قتل نہیں کیا لیکن مرتدین (دین سے پھر جانے والے) اور کفار کے ساتھ لڑائی کی ہے، اور انہوں نے قیصر و کسری کی سلطنتوں کو پاش پاش کر دیا اور فارس کے شہروں کو فتح کر کے اسلام کو غالب کیا، ایمان اور ایمان والوں کو عزت دی، کفر اور اہل کفر کو رسوا کیا، اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے مرتبہ میں کم تھے ان کے دور میں حکومت میں بلوائیوں نے حملہ کر کے آپ کو قتل کرنا چاہا لیکن آپ نے مسلمانوں سے لڑائی کی اور نہ ہی اپنے اقتدار کی خاطر کسی مسلمان کو قتل کیا، جب شیعہ نے ان پر الزام لگایا کہ یہ اپنے دور اقتدار میں ظلم کرنے والے اور دشمن رسول تھے، تو ان پر لازم آتا ہے کہ وہ یہی بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بھی کہیں۔

سوال نمبر: ۷۴ ﴿قادیانیوں نے اپنے لیڈر کے لیے دعویٰ نبوت کے ذریعے کفر کیا، لہذا کیا فرق ہے ان کے درمیان اور شیعہ کے درمیان جو اپنے اماموں کے لیے نبوت کی خصوصیات کا بلکہ اس سے بھی زیادہ درجہ کا گمان رکھتے ہیں؟! کیا یہ کفر کا دعویٰ کرنے والے

نہیں؟! یا وہ ہمیں امام اور رسول کے درمیان واضح فرق بتائیں گے؟

کیا رسول اللہ ﷺ ہمیں بارہ اماموں کی خوشخبری سنانے کے لیے آئے تھے کہ ان کے اقوال، اور افعال آپ ﷺ جیسے ہیں اور وہ آپ کی طرح مکمل معصوم ہیں؟

سوال نمبر: ۷۵ ﴿﴾ آپ ﷺ کو حجرہ عائشہ میں کیسے دفن کر دیا گیا؟! جبکہ تم ام المؤمنین پر کفر و نفاق کی تہمت لگاتے ہو نعوذ باللہ۔ اللہ کی پناہ؟! کیا یہ ان سے محبت اور ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں ہے؟!

سوال نمبر: ۷۶ ﴿﴾ اسی طرح آپ ﷺ کو ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کیسے دفن کر دیا گیا، حالانکہ وہ تمہاری نظروں میں کافر ہیں؟ کسی عام مسلمان کو کفار کے درمیان دفن نہیں کیا جاتا، پھر آپ ﷺ کو کیوں کیا گیا؟! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گمان کے مطابق آپ ﷺ کی وفات کے بعد کافروں کے پڑوس سے آپ ﷺ کی حفاظت نہیں کی۔ ان تمام معاملات میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں تھے؟! اتنے خطرناک مسئلہ میں مقابلہ کیوں نہیں کیا؟! تم کو ماننا پڑے گا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلمان تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے ہاں شرف و بزرگی سے سرفراز فرمایا، اور حق بھی یہی ہے۔ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دین میں کمزوری دکھائی ہے! ہم اس سے پناہ چاہتے ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہو تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی ﷺ کو کافروں اور فاجروں کے درمیان دفن کیا گیا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو؟

سوال نمبر: ۷۷ ﴿﴾ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلافت کے دلائل قرآن میں موجود تھے لیکن صحابہ نے اس کو چھپا لیا۔ یہ دعویٰ باطل ہے کیونکہ صحابہ کرام نے تو ان احادیث کو بھی نہیں چھپایا جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر دلیل پکڑی جاتی ہے، جیسا کہ یہ حدیث ہے:

((أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))

”میرے ہاں تیرا مقام ایسے ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔“

اور اس جیسی دوسری احادیث کو کیوں نہیں چھپایا۔

سوال نمبر: ۷۸ ﴿﴾ رسول اللہ ﷺ کے بعد برحق خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور اس کی دلیل درج ذیل ہے:

① ان کی اطاعت پر صحابہ کا اتفاق اور جمع ہونا اور ان کے اوامر و نواہی میں فرمانبرداری کرنا اور ان پر انکار کو ترک کرنا، اگر وہ برحق خلیفہ نہ ہوتے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کی اطاعت نہ کرتے کیونکہ صحابہ کرام زاہد، متقی اور دین دار تھے، اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں ان کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہ تھا۔

② حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ ہی تو ان کی مخالفت کی اور نہ ہی ان سے لڑائی کی اور نہ ہی علیحدگی اختیار کی۔ یا تو انہوں نے فتنہ اور شر سے ڈرتے ہوئے لڑائی کو چھوڑ دیا، یا عاجزی کی بنا پر یا یہ جان کر کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق ہیں، ممکن نہیں کہ انہوں نے فتنہ سے بچنے اور شر سے ڈرتے ہوئے اس کو چھوڑا، کیونکہ انہوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی کی ہے، اور جنگ میں بہت سے لوگ قتل ہوئے، حضرت طلحہ و زبیر و عائشہ رضی اللہ عنہما سے لڑائی کی، کیونکہ ان کا کہنا تھا کہ وہ حق پر ہیں لہذا فتنہ کے ڈر سے اس کو نہیں چھوڑا! یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ عاجز تھے، اس لیے کہ جن لوگوں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کی مدد کی تھی وہ سقیفہ بنی ساعدہ کے دن (جہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا گیا)، حضرت عمر کے خلیفہ بننے کے دن، اور شوری کے دن (جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تھا) ایمان پر تھے، اگر وہ سمجھتے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر ہیں تو وہ ضرور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں ان کی مدد کرتے، کیونکہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑائی کے معاملہ میں زیادہ حقدار تھے چنانچہ یہ بات ثابت ہوگئی کہ انہوں نے یہ جان لیا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق ہیں۔

سوال نمبر: ۷۹ ﴿﴾ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کافر اور مرتد تھے! اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شخصیت میں عیب واقع ہوتا ہے، اس کی وضاحت درج ذیل ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ مرتدین سے مغلوب ہو گئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی حکومت مرتدین کے سپرد کر دی، جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں

مرتدین سے جنگ کی اور ان کو عبرت ناک شکست دی، اللہ تعالیٰ نے کافروں کے خلاف جو خالد بن ولیدؓ کی مدد کی وہ حضرت علیؓ کی مدد سے کہیں زیادہ تھی، اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والے ہیں اور ان میں سے کسی پر ظلم کرنے والے نہیں، پس وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سے زیادہ افضل ہو گئے، بلکہ حضرت ابوبکر و عمر اور عثمانؓ اور ان کے ساتھیوں کے لشکر کافروں کے خلاف مدد کیے گئے، اور علیؓ مرتدین کو درست کرنے سے عاجز رہے۔ اور یہ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ ﴿٢٥﴾

”اور نہ کمزور بنو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب ہو، اگر تم مومن ہو۔“

اور مزید فرماتے ہیں:

﴿فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ ۚ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ ۚ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَكَانَ

يَتَرَكُكُمْ أَحِبَّاءَكُمْ﴾ ﴿٢٦﴾

”پس نہ کمزور بنو اور نہ صلح کی طرف بلاؤ اور تم ہی سب سے اونچے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہر گز تم سے تمہارے اعمال کم نہیں کرے گا۔“

حضرت علیؓ جب معاویہؓ کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے تو آخر کار انہوں نے ان کو صلح کی دعوت دی، اور مطالبہ کیا کہ ہم میں سے ہر ایک جہاں ہے وہاں باقی رہے، اگر علیؓ اور ان کے ساتھی مومن تھے اور دوسرے مرتد تھے..... شیعہ خیال کے مطابق تو علیؓ کے ساتھی ضرور غالب ہوتے، حالانکہ حقیقت خلاف واقع ہے!

سوال نمبر: ۸۰ شیعیہ حضرت علیؓ کا ایمان اور عدالت ثابت کرنے سے عاجز ہیں، اور یہ ان کے لیے اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ اہل سنت میں شامل نہیں ہو جاتے، اس لیے کہ جب خارجیوں نے علیؓ کو کافریا فاسق کہا اور دعویٰ کیا کہ وہ ان کو مومن تسلیم نہیں کرتے بلکہ وہ کافریا ظالم ہیں..... جیسا کہ شیعہ ابوبکر و عمرؓ کے بارے میں کہتے ہیں..... تو اس صورت میں ان کے پاس علیؓ کا ایمان ثابت کرنے کے لیے کوئی

دلیل نہیں سوائے اُس دلیل کے جو ابوبکر و عمرؓ کے ایمان پر دلالت کرتی ہے اگر وہ ان کے اسلام، ہجرت اور جہاد کو تواتر سے ثابت کریں تو اسی تواتر سے ان تینوں کے بارے میں یہ چیزیں ثابت ہو جاتی ہیں، بلکہ معاویہؓ، خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی العباس کا اسلام، نماز، روزے اور کافروں سے جہاد کرنا تواتر سے ثابت ہے! اگر وہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق نفاق کا دعویٰ کریں تو ممکن ہے کوئی خارجی علیؓ کے بارے میں دعویٰ کر دے (اعاذنا اللہ منہ)

اگر وہ شیعہ کوئی شبہ ذکر کریں تو پھر مد مقابل کی طرف سے بڑا شبہ ذکر کیا جائے گا۔

اگر شیعہ وہ بات کہیں جو جھوٹے لوگ ابوبکر و عمرؓ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ باطن میں منافق تھے، نبی کریم ﷺ کے دشمن تھے اور انہوں نے آپ کے دین کو حتی الامکان بگاڑ دیا، تو ممکن ہے کوئی خارجی یہی بات حضرت علیؓ کے بارے میں بھی کہہ دے اور اس طرف توجہ دلائے کہ وہ اپنے چچا کے بیٹے کے دشمن تھے اور آپ کے اہل میں عداوت (دشمنی) تھی، اور یہ کہ وہ آپ کے دین کو خراب کرنا چاہتے تھے، ان کو آپ کے زمانہ میں اور تینوں خلفاء کے زمانہ میں قدرت نہ ملی یہاں تک کہ انہوں نے خلیفہ ثالث کو قتل کر کے فتنہ بھڑکا دیا، اور اسی طرح اصحاب محمد ﷺ اور آپ کے امتیوں کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بغض اور عداوت سے کام لیتے ہوئے قتل کیا، اور وہ ان منافقین کے حمایتی تھے جنہوں نے ان کے بارے میں الوہیت اور نبوت کا دعویٰ کیا تھا، اور ان کا ظاہر باطن کے خلاف تھا کیونکہ ان کا دین تقیہ ہے، اس وجہ سے باطنی فرقہ ان کا پیروکار ہے اور ان کے پاس آپؓ کے پوشیدہ راز بھی ہیں جن کو باطنی طور پر ان سے نقل کر کے ان کا عقیدہ اختیار کر چکے ہیں۔

اگر شیعہ قرآنی دلائل کے ساتھ ان کے ایمان اور عدالت کو ثابت کریں تو انہیں کہا جائے گا کہ قرآن تو سب کے لیے عام ہے اگر نص قرآنی سے ان کا ایمان ثابت ہوتا ہے تو اسی طرح دوسروں کا بھی ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی آیت کے حضرت علیؓ کے ساتھ خاص ہونے کا دعویٰ کریں تو یہ دعویٰ دوسروں کے لیے بھی ممکن ہوگا۔ اور یہی دعویٰ شیخین کے بارے میں باقی اصحاب کے مقابلہ میں زیادہ مناسب و ممکن ہے اور یہ مسلم ہے کہ دعویٰ بغیر دلیل کے بے فائدہ

ہے، اگر وہ کہیں: ان کا ایمان روایات میں منقول ہے یہ روایت ثابت شدہ اور منقول ہیں تو شیخین کے بارہ میں روایات زیادہ بھی ہے اور مشہور بھی، اگر وہ تو اتر کا دعویٰ کریں تو تو اتر بھی ان کی نسبت زیادہ صحیح ہے، اگر وہ نقل پہ اعتماد کریں تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل دیگر صحابہ سے زیادہ منقول ہیں!

سوال نمبر: ۸۱ ﴿﴾ شیعہ خیال کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ امامت کے زیادہ حق دار تھے کیونکہ وہ تمام صحابہ سے زیادہ فضیلت والے ہیں جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں ان کے فضائل کثیر تعداد میں ہیں۔ ہم کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ کے فضائل واضح اور معلوم ہیں جیسا کہ اسلام میں سبقت کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرنا، علمی وسعت کا ہونا، زاہد ہونا، کیا تم اس قسم کے فضائل حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے لیے سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ دیگر مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں دیکھتے ہو؟

ان دونوں کے لیے ایسا دعویٰ ممکن نہیں ہے یعنی اسلام میں سبقت و جہاد وغیرہ۔ ان کے لیے دعویٰ بالدلیل کا تقاضا باقی رہے گا اگر بغیر دلیل کے دعویٰ جائز قرار دیا جائے تو اموی خاندان کے لوگوں کا دعویٰ شیعہ کی نسبت زیادہ قوی ہوگا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت کریمہ بطور دلیل پیش کریں گے:

﴿وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيٍّهُ سُلْطٰنًا فَلَا يَسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ط  
اِنَّهٗ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٠﴾﴾

”جو شخص قتل کر دیا جائے، اس حال میں کہ مظلوم ہو تو یقیناً ہم نے اس کے ولی کے لیے پورا غلبہ رکھا ہے پس وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے یقیناً وہ مدد دیا ہوا ہوگا۔“ وہ کہیں گے: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مظلوم تھے، اللہ تعالیٰ نے عثمان کے خون کا والی بننے کی وجہ سے معاویہ رضی اللہ عنہ کی مدد کی!۔

سوال نمبر: ۸۲ ﴿﴾ شیعہ خیال کرتے ہیں کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے علی رضی اللہ عنہ سے خلافت

چھین لی اور سازش کے تحت ان کو خلافت سے دور رکھا۔ ہم کہتے ہیں، اگر یہ بات جو تم نے کی ہے حق ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مجلس شوریٰ کا منبر کیوں بنایا؟ اگر وہ ان کو سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی طرح نکال دیتے یا ان کی جگہ کسی اور کو شامل کر لیتے تو کسی کو رتی برابر بھی اعتراض نہ ہوتا؟!

چنانچہ صحیح بات یہی ہے کہ ان لوگوں نے ان کو ان کے مرتبہ پر رکھنا غلو (زیادتی) کیا اور نہ کہ، رضی اللہ عنہ انہوں نے سب سے زیادہ حق دار کو مقدم کیا پھر اس کے بعد جو زیادہ حق رکھتا تھا پھر اس کے بعد جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا پھر اس کے بعد جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا۔

درج ذیل دلیل اس کو مزید پختہ کرتی ہے، علی رضی اللہ عنہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنے تو مہاجرین اور انصار نے فوراً ان کی بیعت کر لی، کیا ان لوگوں میں سے کسی نے جو سابقہ خلفاء ثلاثہ کی بیعت کر چکے تھے کوئی عذر کیا ہے؟ یا کسی نے آپ کی امامت کے بالدلیل انکار سے توبہ کی ہو؟! یا ان میں سے کسی نے کہا ہو: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق جو دلیل میں بھول چکا تھا اب وہ مجھے یاد آگئی ہے؟!

سوال نمبر: ۸۳ ﴿﴾ انصار نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے جھگڑا کیا اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنا چاہی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں بیٹھے رہے نہ ان کا ساتھ دیا نہ ان کا، پھر انصار کا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی طرف رجوع درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک سبب کی وجہ سے تھا!

① قوت کی بناء پر رجوع کیا۔

② یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ برحق ظاہر ہونا، یہی وجہ تھی کہ تمام بیعت کے لیے مطیع ہو گئے۔

③ یا انہوں نے بغیر کسی مقصد کے یہ کام کیا۔

یہ تین وجوہات ہیں چوتھی کی کوئی گنجائش نہیں۔

اگر شیعہ کہیں: انہوں نے قوت کی بنا پر بیعت کی تو یہ جھوٹ ہے، کیونکہ وہاں لڑائی، مار کٹائی، اسلحہ، دھمکی اور گالی کا وجود ہی نہیں تھا یعنی ایسا کچھ بھی نہیں تھا، یہ محال ہے کہ انہوں نے انصار کو ڈرایا کیونکہ وہ تو دو ہزار سے زیادہ ماہر شہسوار تھے اور وہ تمام ایک قبیلہ کی طرح تھے۔ ان کی شجاعت اور بہادری کے قصے مشہور ہیں، وہ گزشتہ آٹھ سال سے مسلسل مختلف

عرب قبائل اور قوتوں سے نبرد آزما چلے آ رہے تھے۔ وہ تو موت کو تھیلی پہ رکھ کر قیصر روم سے ٹکرانے کے لیے تیار تھے اور اپنی جانوں کا نذرانہ دینے کے لیے ہر وقت مستعد تھے لہذا یہ کہنا محال ہے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان دو آدمیوں سے جو ان کے ساتھ آئے ڈر گئے اور انہوں نے کثیر تعداد قبیلہ، اموال، اور جماعت کی طرف رجوع نہ کیا، اور اس کی طرف رجوع کیا جو ان کے ہاں جھوٹا تھا! بلکہ انہوں نے بغیر تردد اور پریشانی کے اس کی بیعت بھی کر لی۔

اس طرح یہ بھی باطل ہے کہ انہوں نے اپنے موقف سے اور جس رائے کو وہ حق جان رہے تھے اور اپنے چچا کے بیٹے کی بیعت سے رجوع کیا۔ یہ بھی ناممکن ہے کہ اتنی بڑی تعداد کی رائے ایسی چیز پر متفق ہو جائے جس کو وہ غلط سمجھتے ہیں بغیر کسی خوف کے جو ان کو اس کی طرف مجبور کرے، اور بغیر کسی مال اور عہدہ کے لالچ کے جس کی طرف وہ جلدی کرتے۔ پھر انہوں نے سارا معاملہ ایسے آدمی کے سپرد کر دیا جس کا وہاں نہ خاندان ہے، نہ کوئی دفاع کرنے والا ہے، نہ اس سے کوئی روکنے والا ہے، نہ اس کے دروازہ پر کوئی چوکیدار ہے، نہ اس کا محفوظ محل ہے، نہ غلام ہیں اور نہ مال ہے۔ جب یہ تمام چیزیں باطل ثابت ہو گئیں تو ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ انہوں نے برحق دلیل کی بنیاد پر بیعت کی جو ان کے ہاں نبی ﷺ سے صحیح ثابت تھی، ان کے اجتہاد کی طرح کسی کا اجتہاد نہیں اور ان کے خیال کی طرح کسی کا خیال نہیں۔

جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ انصار کے لیے اس معاملہ سے کچھ نہیں اور ریاست ان کے ہاں سے منتقل ہو گئی۔ چنانچہ وہ کون سی چیز تھی جس نے ان تمام کو اول تا آخر علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق نص نبوی کے انکار پر متفق کیا؟!

یہ ناممکنات میں سے ہے کہ ان تمام کی آراء ایسے آدمی کی مدد پر متفق ہو گئیں جس نے ان پر ظلم کیا اور ان کا حق چھینا!!۔

**سوال نمبر: ۸۴** ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کو ایک طرف کر کے خلافت کے حصول میں کامیاب ہو گئے، جیسا کہ شیعہ کا نظریہ ہے تو وہ کون سی کمائی ہے جو انہوں نے اپنے لیے کی ہے؟!

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں کسی کو خلیفہ کیوں نہیں بنایا جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کیا؟!

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ کیوں نہیں بنایا جیسا کہ علی رضی اللہ عنہ نے کیا؟!

**سوال نمبر: ۸۵** ہم دیکھتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ماں فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے، ان کی نانی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دادا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہاں ایک سوال ہے جو شیعہ کو پریشان کر دینے والا ہے: کیا ان کے ہاں یہ صحیح ہو سکتا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا پوتا ملعون ہو؟! کیوں کہ بنو امیہ شیعہ کے ہاں ملعون ہیں۔ انہیں میں سے محمد ہیں جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ وہ شیعہ کے نزدیک ((الشجرة الملعونة في القرآن)) ”وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔“ ہیں۔

**سوال نمبر: ۸۶** شیعہ اپنے اماموں کے لیے عصمت اور تقیہ دونوں صفتیں جمع کرتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں صفات ایک دوسرے کے خلاف ہیں آپس میں جمع نہیں ہو سکتیں، تمہارے ائمہ کی عصمت کا کیا فائدہ جب تم ان کے قول و فعل کی صحت کو ہی نہیں جانتے کیونکہ تمہارے دین کا انیسواں حصہ تقیہ پر مبنی ہے۔

تم تقیہ کا ثواب اور مرتبہ نماز کے برابر بیان کرتے ہو، تمہارا کہنا ہے کہ تقیہ کو چھوڑنے والا نماز چھوڑنے والے کی طرح ہے۔

”یقیناً دین کا انیسواں حصہ تقیہ ہے۔“

کوئی شک نہیں کہ تمہارے ائمہ نے اس انیسویں حصہ پر عمل کیا ہے اور یہ ان کے بارے میں تمہاری خود ساختہ عصمت کے خلاف ہے!

**سوال نمبر: ۸۷** شیعہ جب ثقلین کی حدیث سے ائمہ کی عصمت پر دلیل پکڑتے ہیں تو تناقض (الٹ) کرتے ہیں۔

الكافي (۷/۵) كتاب سليم بن قيس (ص: ۳۶۲) بحار الانوار (۴۲۱/۷۵) مستدرک

الوسائل (۱۲/۲۵۴) اصول کافی (۲/۲۱۷) بحار الانوار (۴۲۳/۷۵)

آپ ﷺ کا فرمان ”انی تارك فيكم ثقلين كتاب الله و عترتي اهل بيتي“ اخرجه الترمذی

(۳۲۸، ۳۲۹) ”میں تم میں دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت۔“

اس طرح کہ وہ ثقل اصغر (اہل بیت) میں طعن و تشنیع کفر خیال کرتے ہیں، بخلاف ثقل اکبر (قرآن کریم) میں طعن کرنے والے کے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ صرف خطا کا مجتہد ہے اور اسکو کافر نہیں کہتے۔

سوال نمبر: ۸۸ شیعہ گمان کرتے ہیں چند صحابہ کے سوا باقی سب مرتد ہو گئے تھے، جن کی تعداد سات ۷ سے زیادہ نہیں۔

سوال باقی اہل بیت کہاں تھے مثلاً جعفر علی رضی اللہ عنہما کی اولاد اور دیگر اہل بیت کیا وہ بھی مرتدین کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے؟!

سوال نمبر: ۸۹ حدیث مہدی میں آیا ہے: ”اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہو گا۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تو معلوم ہے: محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیعہ کے نزدیک مہدی کا نام محمد بن الحسن ہے! یہ بہت بڑا شبہ ہے اسی لیے شیعہ کے بعض علماء نے اس شبہ کو عجیب مزاحیہ طریقے سے حل کیا ہے ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں اسے تھے، ابو محمد الحسن اور ابو عبد اللہ الحسین جس کا انتظار تھا وہ حسین ابو عبد اللہ کی اولاد سے ہے۔ اور حسین کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیت پر نام کا لفظ بول دیا، اس کے باپ کے حق میں نام کے مقابلہ کی وجہ سے نانا پر اب یعنی باپ کا لفظ بول دیا۔“

سوال نمبر: ۹۰ شیعہ کے حیات مہدی منتظر کے متعلق تناقضات:

۱ مہدی کی ماں کون ہے؟

شیعہ کے نزدیک وہ ایسی لونڈی ہے جس کا نام زجس یا صقیل، یا ملیکہ، یا خط، یا حکیمہ، یا ریحانہ یا سون ہے یا وہ آزاد ہے جس کا نام مریم ہے؟

۲ وہ کب پیدا ہوئے؟

کیا وہ اپنے والد کی وفات کے آٹھ مہینے بعد پیدا ہوئے، یا باپ کی وفات سے پہلے پیدا ہوئے ۲۵۲ھ، یا ۲۵۵ھ، یا ۲۵۶ھ، یا ۲۵۷ھ، یا ۲۵۸ھ، یا ۸ ذی قعدہ کو یا آٹھ شعبان کو، یا پندرہ شعبان کو یا ۱۵ رمضان کو پیدا ہوئے۔ یہ شیعہ کے مختلف بیان ہیں۔

۳ ان کی ماں حاملہ کیسے ہوئی؟

کیا وہ عام عورتوں کی طرح حاملہ ہوئی یا پہلو میں دوسری عورتوں کے خلاف۔

۴ اس کی ماں نے اس کو کیسے جنا؟

کیا عام عورتوں کی طرح شرمگاہ سے جنا یا عام عورتوں کے علاوہ اپنی ران سے جنا؟

۵ وہ کیسے پروان چڑھے؟

شیعہ ابو الحسن سے بیان کرتے ہیں: ”ہم وصیوں کا گروہ ہیں ہماری پرورش ایک ہی دن میں اس قدر ہوئی ہے جیسا کہ ہمارے غیر کی پرورش سات دنوں میں ہوئی ہے؟“

ابو الحسن سے روایت ہے: ”ہمارا بچہ مہینہ میں جس قدر پرورش پاتا ہے عام بچہ سال میں اتنی پرورش پاتا ہے۔ ابو الحسن سے روایت ہے: ”ہم اماموں کا گروہ ہیں ہماری پرورش ایک دن میں اتنی ہوگی جتنی عام بچے کی ایک سال میں ہوتی ہے۔“

۶ وہ کہاں رہے گا؟

شیعہ نے کہا: طیبہ میں پھر کہا بلکہ رواء میں رضوی پہاڑ پر، پھر کہا: مکہ کی وادی ذی طوی میں، پھر کہا: بلکہ وہ سامراء جگہ میں رہیں گے! یہاں تک کہ ان کے بعض نے کہا: ہائے کاش وہ کہاں قیام پذیر ہوگا..... بلکہ کون سی زمین یا گیلی مٹی اس کا بوجھ اٹھائے گی..... کیا رضوی پہاڑ یا اس کے علاوہ ذی طوی یا یمن میں وادی شمرخ یا جزیرہ میس خضراء۔

۷ کیا وہ نوجوان ظاہر ہوں گے یا بہت بوڑھے؟

مفضل بیان کرتے ہیں، میں نے الصادق سے پوچھا: اے میرے سردار وہ (مہدی) نوجوان لوٹیں گے یا بوڑھے؟ جواب دیا (اللہ پاک ہے یہ چیز سمجھ میں آنے والی نہیں، وہ جیسے



چاہیں گے جس صورت میں چاہیں گے ظاہر ہوں گے۔“ ❊

ایک اور روایت میں ہے: ”وہ اکیاون سال کی عمر میں ظاہر ہوں گے۔“ ❊

ایک اور روایت میں ہے: ”وہ تیس سال کے جوانی کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔“ ❊

⑧ بادشاہی کی مدت؟

محمد الصدر کہتے ہیں: ”وہ بہت سی خبریں ہیں لیکن وہ مضمون میں بہت حد تک مختلف ہیں یہاں تک کہ بہت سے مؤلفین حیران اور پریشانی میں واقع ہوئے۔“ ❊

یہ بھی کہا گیا ہے: ”وہ ہمارے اندر انیس سال رہیں گے۔“ ایک روایت میں ہے: ”سات سال“ اللہ تعالیٰ ان کے لیے دن اورات کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ ان کا ہر سال دس سالوں کے برابر ہوگا تو اس اعتبار سے ان کی بادشاہی کی مدت ستر سال ہوگی۔“ ❊

ایک اور روایت میں ہے: وہ ۳۰۹ سال حکومت کریں گے جس قدر اصحاب کہف غار میں رہے۔

⑨ ان کے غیب رہنے کی مدت؟

شیعہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں مہدی کے لیے روپوشی اور حیرانگی ہو گی، کئی قومیں گمراہ ہو جائیں گی اور کئی لوگ ہدایت پائیں گے۔ جب پوچھا کیا حیرانگی کتنی دیر رہے گی؟ جواب دیا: ”چھ دن یا چھ مہینے یا چھ سال۔“ ❊

ابو عبد اللہ بیان کرتے ہیں: قائم کے نکلنے اور پاکیزہ نفس کے قتل ہونے کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فرق ہوگا یعنی ۱۴ ہجری میں!

محمد الصدر اس خبر کے بارہ میں کہتے ہیں: ”قابل اعتماد خبر ہے تاریخی ثبوت کے لیے قابل اعتبار ہے۔ اس کتاب کے منہج کے مطابق المفید نے الارشاد میں ثعلبہ بن میمون سے اس نے شعیب الحداد سے اسے صالح بن مقیم الجمال سے بیان کیا ہے، یہ تمام کے تمام ثقہ اور نامور لوگ ہیں۔“ ❊

❊ بحار الانوار (۷/۵۳) ❊ کتاب تاریخ مبعد الظہور (ص: ۳۶۱)

❊ کتاب الغیبة للطوس (ص: ۴۲۰) ❊ تاریخ مبعد الظہور، ص (۴۳۳)

❊ کتاب مبعد الظہور، ص: ۴۳۶۔ ❊ الکافی (۱/۳۳۸) ❊ تاریخ مبعد الظہور (۱۸۵)

سوال یہ ہے سابقہ روایات کی مقرر کردہ مدت کے مطابق وہ ظاہر کیوں نہیں ہوئے؟  
انہیں سے ایک اور روایت مروی ہے: ”اے ثابت اللہ تعالیٰ نے اس معاملہ کا وقت ستر سال مقرر کیا تھا، جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو اہل زمین پر اللہ تعالیٰ کا غضب سخت ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کو ۱۴۰ تک مؤخر کر دیا، ہم نے تمہیں بیان کیا کہ وہ عنقریب ۱۴۰ھ میں نکلیں گے پھر تم نے اس بات کو پھیلا دیا اور راز فاش کر دیا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔“ ❊

پھر ایک اور روایت منقول ہے جو سابقہ تمام روایات کو باطل قرار دیتی ہے ابو عبد اللہ جعفر الصادق سے بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا: ”وقت مقرر کرنے والے جھوٹ بولتے ہیں ہم اہل بیت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔“ ❊

جو سابقہ وقت گزر چکا وہ گزر چکا ہم مستقبل کے لیے وقت مقرر نہیں کریں گے۔ ❊  
سوال نمبر: ۹۱ ❊ شیعہ علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ آہیں بھرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور کہا: ”تمہاری کیا حالت ہوگی تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حدود معطل ہو جائیں گی، اور مال کا غلبہ ہو جائے گا، اولیاء اللہ سے دشمنی کی جائے گی اور اعداء اللہ (اللہ کے دشمنوں) سے دوستی کی گئی؟“ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر یہ زمانہ آجائے تو ہم کیا کریں؟ جواب دیا: تم عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح ہو جانا: وہ آروں سے چیر دیے گئے، صلیبوں پر سولی دیے گئے، اللہ عزوجل کی اطاعت میں موت ایسی زندگی سے بہتر ہے جس میں اس کی نافرمانی ہو۔“ ❊

شیعہ کا تقیہ کہاں گیا؟ (یعنی ان کو تقیہ کی نصیحت کیوں نہ کی گئی؟)

سوال نمبر: ۹۲ ❊ کس چیز نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہجرت میں آپ کی رفاقت پر مجبور کیا؟  
اگر وہ منافق تھے۔ جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں تو اپنی کافر قوم سے کیوں بھاگے وہ ان پر نگرانی کرنے والے تھے اور ان کے لیے مکہ میں عزت تھی؟

❊ اصول کافی (۱/۳۶۸) الغیبة (ن: ص: ۱۹۷)؛ الغیبة (ط) (ص: ۲۶۳) بحار الانوار

(۱۱۷/۵۲)۔ ❊ اصول کافی (۱/۳۶۸) الغیبة نعمانی (ص: ۱۹۸) ❊ الغیبة (ط) (ص: ۲۶۲)

بحار الانوار (۱۰۳/۵۲)۔ ❊ نہج السعادة (۳/۶۳۹)

اگر ان کا نفاق دنیاوی مصلحت کے لیے تھا، آپ کے ساتھ اس حالت میں وہ کس مصلحت کی امید رکھتے تھے جبکہ نبی ﷺ اکیلے اور شہر بدر تھے، اور وہ کفار جنہوں نے آپ کی تصدیق نہیں کی تھی وہ آپ ﷺ کے قتل کے درپے تھے۔

سوال نمبر: ۹۳ ﴿اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر صحابہ کرام کی تعریف کی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَرَحِمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ط فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿۹۳﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ط فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۹۴﴾﴾

”اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، سو میں اسے ان لوگوں کے لیے ضرور لکھ دوں گا جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور (ان کے لیے) جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں، جو امی نبی ہے، جیسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انہیں نیکی کا حکم دیتا اور انہیں برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے اور ان سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے، سو وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اسے قوت دی اور اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ط لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقُوا أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۹۵﴾ الَّذِينَ قَالُوهُمْ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ط وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿۹۶﴾﴾

”وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا، اس کے بعد کہ انہیں زخم پہنچا، ان میں سے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے نیکی کی اور متقی بنے بہت بڑا اجر ہے۔ وہ لوگ کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ بے شک لوگوں نے تمہارے لیے (فوج) جمع کر لی ہے، سوان سے ڈرو، تو اس (بات) نے انہیں ایمان میں زیادہ کر دیا اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِي آيَدَكَ بِزَعْمِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۹۷﴾ وَ أَلْفَ بَيْنٍ قُلُوبِهِمْ ط لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلْفَتْ بِئِنَّ قُلُوبَهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلْفَ بَيْنَهُمْ ط إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۹۸﴾﴾

”وہی ہے جس نے تجھے اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کے ساتھ قوت بخشی اور ان کے دلوں کے درمیان الفت ڈال دی، اگر تو زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتا ان کے دلوں کے درمیان الفت نہ ڈالتا اور لیکن اللہ نے ان کے درمیان الفت ڈال دی۔ بے شک وہ سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۹۹﴾﴾

”اے نبی! تجھے اللہ کافی ہے اور ان مومنوں کو بھی جو تیرے پیچھے چلے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرَ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط ❁

”تم سب سے بہتر امت چلے آئے ہو، جو لوگوں کے لیے نکالی گئی تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

اور اس کے علاوہ بھی بہت سی آیات فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشتمل ہیں۔

شیعہ آپ ﷺ کی زندگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان ثابت کرتے ہیں لیکن کہتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے؟ ہائے تعجب تمام صحابہ کرام کا آپ ﷺ کی وفات کے بعد ارتداد پر اتفاق کیسے ہو گیا؟ اور کیوں ہوا؟

وہ شدت اور سختی میں آپ ﷺ کی مدد اور آپ پر اپنی جانیں قربان کرتے رہے، پھر وہ آپ کی موت کے بعد بغیر سبب کے مرتد ہو گئے؟

مگر یہ کہ تم کہو ان کا ارتداد ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلبہ کی وجہ سے تھا، تو تمہیں جواب دیا جائے گا صحابہ کرام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر اجماع کیوں کیا؟ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ڈرتے تو نہیں تھے؟ کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ غلبہ اور اقتدار رکھتے تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو زبردستی اپنی بیعت پر مجبور کیا؟

ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کی شاخ بنو تیم قبیلہ سے تھے، اور یہ تعداد کے لحاظ سے قریش میں بہت کم تھے، قریش میں تعداد اور مقام بنو ہاشم، بنو عبد الدار اور بنو مخزوم قبیلہ کا تھا، جب وہ اصحاب رسول ﷺ سے زبردستی بیعت لینے پر قادر ہی نہیں تھے تو پھر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے جہاد، ایمان، تعاون، مقابلہ اور دنیاوی اسباب کے ساتھ ایسے شخص کی مدد کیوں کی جو ان کا دشمن تھا اور وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے؟

❁ سوال نمبر: ۹۴ ❁ جب صحابہ وفات نبوی ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے۔ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو تو انہوں نے مسلمانہ کذاب، طلحہ بن خویلد، اسود العنسی اور سجاح (مدعیان نبوت) اور ان کے پیروکاروں سے قتال کیوں کیا، اور ان کو اسلام کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیا اگر وہ بھی مرتد تھے تو انہوں نے مرتدوں کا تعاون کیوں نہ کیا؟ یا انہیں ان کے حال پر چھوڑ

دیتے کیونکہ تمہارے دعویٰ کے مطابق وہ مرتد تھے۔

❁ سوال نمبر: ۹۵ ❁ دنیاوی اور شرعی اصول اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ انبیاء کے ساتھی ان کے دین والوں میں سب سے افضل ہوئے ہیں، اگر کسی بھی دین کے پیروکاروں سے پوچھا جائے کہ ان کی ملت میں سے بہترین کون ہیں تو وہ جواب ہوگا: اصحاب رسول۔

اگر تورات والوں سے پوچھا جائے کہ ان میں سے بہترین کون ہیں؟ تو وہ کہیں گے اصحاب موسیٰ علیہ السلام۔

انجیل والوں سے پوچھا جائے کہ ان کی ملت میں سے بہترین کون ہیں تو وہ جواب دیں گے اصحاب عیسیٰ علیہ السلام۔

اسی طرح باقی انبیاء کے متعلق کہا جائے گا۔ کیونکہ اصحاب رسول کا تعلق وحی کے ساتھ زیادہ قریب اور گہرا ہوتا ہے، اور ان میں نبوت اور انبیاء کی پہچان زیادہ مضبوط اور قوی ہوتی ہے۔

پھر نبی ﷺ کے متعلق کیا سوچا جائے جن کی رسالت اور نبوت قیامت تک ہے اور انہیں کامل شریعت عطا ہوئی۔ جن کی آمد کے لیے انبیاء و رسل نے آپ سے پہلے راستہ ہموار کیا، اور آسمانی کتابوں نے ان کی بشارت دی، ان کے ساتھی تمہارے گمان کے مطابق ان پر ایمان لائے، ان کی مدد کی، ان کا احترام اور توقیر کی اور پھر ان کے ساتھ تو کفر کر دیا؟!

پس کون سا وہ معنی ہے جو تم نے رسالۂ محمدیہ کے لیے باقی رکھا ہے؟ اور کون سا وہ وزن ہے جو تم نے اس ربانی شریعت کے لیے قائم کیا یہ کہہ کر اصحاب محمد ﷺ میں سے خاص الخاص بھی اپنی ایڑیوں پر پھر گئے اور مرتد ہو گئے؟ اگر ایسا ہے تو یقیناً ان کے بعد آنے والے کفر، ارتداد اور خسران (خسارہ) میں ان لوگوں کی نسبت زیادہ ہیں جنہوں نے آپ کی خاطر گھر بار اور وطن چھوڑ دیا، آپ کی مدد کے لیے اپنے آباء اور بھائیوں سے ٹکرا گئے، پھر آپ ﷺ کی وفات کے بعد علاقے اور شہر علم، قرآن اور دلائل کے ساتھ فتح کیے پھر تلوار اور نیزے بھی استعمال کیے۔

❁ سوال نمبر: ۹۶ ❁ یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مشکل ترین حالات میں بھی

تقیہ پر عمل نہیں کیا، جبکہ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں جیسا کہ گزر چکا ہے کہ تقیہ دین کا انیسواں حصہ ہے! اور ان کے ائمہ نے اس کو بہت زیادہ استعمال کیا ہے، پھر سوال یہ ہے کہ ان کو کیا ہے کہ وہ اپنے دادا محمد ﷺ کی سنت کو نہیں اپناتے اور ان کا طریقہ اختیار نہیں کرتے؟

سوال نمبر: ۹۷ ﴿یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مد مقابل فریق کو کافر نہیں کہا، حتیٰ کہ ان خارجیوں کو بھی جنہوں نے آپ سے لڑائی کی، آپ کو تکلیف دی، اور آپ کو کافر کہا، پھر شیعہ علی رضی اللہ عنہ کی اتباع کیوں نہیں کرتے، اور وہ محمد ﷺ کے بہترین ساتھیوں کو بلکہ آپ کی ازواج مطہرات اور امہات المؤمنین کو کافر کہتے ہیں۔﴾

سوال نمبر: ۹۸ ﴿شیعہ کے نزدیک اجماع بذات خود حجت نہیں، بلکہ امام معصوم کے وجود کے سبب سے ہوگا۔﴾

جیسا کہ وہ کہتے ہیں اور یہ فضول قول ہے، کیونکہ اس وقت اجماع کی کوئی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

سوال نمبر: ۹۹ ﴿یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ ”زیدیہ“ فرقہ کو کافر کہتے ہیں، باوجود اس کے کہ وہ اہل بیت سے تعلق رکھتے ہیں، لہذا یہ واضح ہے کہ ان کے نزدیک سب سے بہترین چیز صحابہ کرام اور سلف صالحین سے بغض ہے نہ کہ اہل بیت کی محبت جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں۔﴾

سوال نمبر: ۱۰۰ ﴿شیعہ اجماع امت کے بے شمار فیصلوں کو اس دعویٰ کے ساتھ رد کرتے ہیں کہ اس کے متعلق امام معصوم کا قول نہیں ہے، پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ حکیمہ نامی عورت کا قول ..... اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے حالات کو بہتر جانتا ہے ..... اپنے مہدی منتظر کے وجود کے متعلق قبول کرتے ہیں!﴾

سوال نمبر: ۱۰۱ ﴿شیعہ گمان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ اس حدیث:

﴿تہذیب الوصول للابن المطہر الحلی ص: ۷۰؛ المرجعیۃ الدینیۃ العلیا لحسین معنوق (ص ۱۶) رسالة تکفیر الشیعة لعموم المسلمین للشیخ عبد اللہ السلفی جس میں مؤلف نے بہت سی ایسی نصوص کا ذکر کیا ہے جن میں ہے کہ شیعہ اپنے علاوہ دوسروں کو کافر ٹھہراتے ہیں اسی ضمن میں زیدیہ بھی ہے۔﴾

((انت منی بمنزلة هارون من موسى))

”آپ میرے ہاں ایسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کے ہاں تھے۔“

کی بنا پر آپ ﷺ کے بعد خلافت کے حقدار تھے، پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ نہیں بنے بلکہ خلیفہ یوشع بن نون بنے!۔

سوال نمبر: ۱۰۲ ﴿شیعہ نے اپنے پیروکاروں کو مہلک گناہوں اور نافرمانیوں پر اس دعویٰ کے ساتھ دلیر کر دیا ہے کہ ”علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا“ اس دعویٰ کی قرآن نے تکذیب کی ہے اور بہت سی آیات میں اس کی مخالفت کی ہے۔ جبکہ منہیات (منع شدہ کام) سے ڈرایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ ط مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ

بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝﴾

”نہ تمہاری آرزوں پر (موقوف ہے) اور نہ اہل کتاب کی آرزوں پر، جو بھی برائی کرے گا اسے اس کی جزادی جائے گی اور وہ اپنے لیے اللہ کے سوانہ کوئی دوست پائے گا اور نہ کوئی مددگار۔“

سوال نمبر: ۱۰۳ ﴿شیعہ ”بداءہ“ کا عقیدہ رکھتے ہیں پھر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ائمہ علم غیب جانتے ہیں! کیا ان کے ائمہ اللہ تعالیٰ سے بڑے ہیں (نعوذ باللہ)؟!﴾

سوال نمبر: ۱۰۴ ﴿تاریخ بتلاتی ہے کہ شیعہ نے اسلام دشمنوں یہود، نصاریٰ اور مشرکین کی بے شمار مواقع پہ مدد کی ہے، ان میں سے مشہور واقعات یہ ہیں: مغول کے ہاتھوں بغداد کی تباہی، نصاریٰ کے ہاتھوں بیت المقدس پہ قبضہ وغیرہ، کیا سچا مسلمان ایسا کام کر سکتا ہے جیسا انہوں نے کیا ہے، اور یہود و نصاریٰ کی دوستی سے منع کرنے والی آیات کی مخالفت کی ہے؟! کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے بیٹوں یا ان کے پوتوں رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے ایسا کام کیا ہے؟!﴾

سوال نمبر: ۱۰۵ ﴿﴾ ہم بہت سے شیعہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شان میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں، اور ان کی اور ان کی اولاد کی مذمت کرتے ہیں باوجود یہ کہ وہ ان کے ائمہ میں سے ایک امام ہیں اور اہل بیت میں سے بھی ہیں۔

سوال نمبر: ۱۰۶ ﴿﴾ شیعہ مذہب میں غور فکر کرنے والے کو پتہ چلے گا کہ شیعہ مذہب بے شمار فرقوں میں تقسیم ہے اور وہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں، اس کی واضح مثالیں درج ذیل ہیں:

ان کے شیخ احمد الاحسانی نے ایک فرقہ بنایا جو ”شیخیہ“ کے نام سے شہرت پذیر ہوا، پھر اس کا شاگرد کاظم رشتی آیا اس نے فرقہ ”کشفیہ“ بنایا پھر اس کے شاگرد محمد کریم خان نے فرقہ ”کربجانیہ“ بنایا، پھر اس کی دوسری شاگردہ قرۃ العین نے فرقہ بنایا جو ”قرنیہ“ کے نام سے مشہور ہوا، اور مرزا علی شیرازی نے فرقہ ”بابیہ“ بنایا اور مرزا حسین علی نے فرقہ ”بہائیہ“ بنایا آپ دیکھیں تھوڑے سے وقت میں شیعہ کے کتنے فرقے معرض وجود میں آئے۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ط﴾ ﴿﴾

”اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔“

سوال نمبر: ۱۰۷ ﴿﴾ یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ جب فتنہ پرور باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کا دفاع کیا اور ان کو بھگایا، اور ان کی حفاظت کے لیے اپنے دونوں بیٹے حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر ﴿﴾ کو مقرر کیا، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اسلحہ چھوڑنے اور گھروں سے چمٹ جانے کا حکم دیا (تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کا بھرپور دفاع کرتے)۔ یہ واقعہ شیعہ کے اس دعویٰ کو باطل قرار دیتا ہے کہ سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان عداوت اور بغض تھا۔

سوال نمبر: ۱۰۸ ﴿﴾ عمر رضی اللہ عنہ باتفاق الشیعہ والسنہ (شیعہ اور اہل سنت کے اتفاق

کے ساتھ) علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کرتے اور بہت سے کاموں میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ ﴿﴾ اگر وہ ظالم تھے، جیسا تم دعویٰ کرتے ہو تو اہل حق سے مشورہ نہ لیتے، کیونکہ ظالم کبھی بھی حق کا متلاشی نہیں ہوتا اور وہ اہل حق سے مشورہ نہیں لیتا۔

سوال نمبر: ۱۰۹ ﴿﴾ بالاتفاق یہ بات ثابت ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدائن ﴿﴾ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفہ ﴿﴾ کے امیر مقرر کیے گئے، اور شیعہ کے دعویٰ کے مطابق یہ دونوں علی رضی اللہ عنہ کے مددگار اور ان کے گروہ میں سے تھے، اگر ان کے ہاں عمر رضی اللہ عنہ مرتد و ظالم اور علی رضی اللہ عنہ پر سرکش کرنے والے ہوتے تو یہ دونوں صحابہ ان کی طرف سے امارت قبول نہ کرتے، وہ ظالموں اور مرتدین کے مددگار کیسے ہو سکتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَرْكَبُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ﴾ ﴿﴾

”اور ان لوگوں کی طرف مائل نہ ہونا جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں آگ آ لپٹے گی۔“

سوال نمبر: ۱۱۰ ﴿﴾ شیعہ کا دعویٰ ہے کہ ان کے ائمہ معصوم تھے، اور ان کا مہدی موجود ہے، ان کے مذہب کے بعض علماء ان سے رابطے میں ہیں، جن کی تعداد تیس ۳۰ کے قریب ہے، اس گمان کے بعد اختلاف کیسے جائز ہو سکتا ہے جبکہ ان کے مذہب میں اتنا اختلاف ہے جس کی نظیر تمام فرقوں اور گروہوں میں نہیں پائی جاتی، حتیٰ کہ ان کے مذہب کے علماء میں سے ہر مجتہد اور مرجع کے لیے اپنا خاص مذہب؟! ﴿﴾

باوجودیکہ وہ ایسے امام کے وجود کا دعویٰ کرتے ہیں جس کے ساتھ لوگوں پر حجت قائم ہوتی ہے، اور وہ مہدی منتظر ہے، پھر دنیا کے تمام گروہوں میں سے شیعہ کا آپس میں اختلاف اس قدر زیادہ کیوں ہے حالانکہ وہ امام مہدی سے مل کر رہنمائی لیتے رہتے ہیں؟ پھر تم کہتے ہو کہ مجلسی نے غائب امام کی حدیث ذکر کی ہے کہ اس کو دیکھا نہیں جاسکتا اور جس نے مہدی کو دیکھنے کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے، پھر ہم پڑھتے ہیں کہ تمہارے علماء نے مہدی کو کئی مرتبہ دیکھا

ہے۔ (یہ کھلا تضاد نہیں تو اور کیا ہے؟)۔

سوال نمبر: ۱۱۱ ﴿﴾ شیعہ کو کہا جائے گا تم کہتے ہو کہ اللہ کے لیے حجت قائم کرنے والے امام سے زمانہ کا خالی ہونا صحیح نہیں ہے، جب تمہارے نزدیک تفسیر دین کے انیسویں حصوں میں ایک حصہ ہے اور وہ اس کے لیے جائز بھی ہے بلکہ مستحب ہے، بلکہ اس میں فضیلت اور مقام ہے، جبکہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ متقی بھی ہے، پھر مخلوق پر اس کے ذریعے حجت کیسے پوری ہوگی؟۔

سوال نمبر: ۱۱۲ ﴿﴾ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ائمہ کی پہچان صحت ایمان کی شرط ہے، تو ان لوگوں کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں جو بارہ امام مکمل ہونے سے پہلے فوت ہو گئے؟! اور کیا جواب ہے جب مرنے والا امام ہو؟! تمہارے بعض ائمہ پہچانتے تک نہیں کہ ان کے بعد کون امام ہوگا! پھر تم نے اس کو ایمان کی شرط کیسے بنادیا؟!۔

سوال نمبر: ۱۱۳ ﴿﴾ صاحب نفع البلاغہ نے بیان کیا ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ کو انصار کا دعویٰ کہ ”بے شک امامت فقط ان میں ہے“ پہنچا تو کہا: تم نے ان پر دلیل کیوں قائم نہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہے کہ ان (انصار) کے نیکو کاروں سے نیکی کو قبول کیا جائے اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کیا جائے، انہوں نے کہا: اس میں ان کے خلاف کیا دلیل ہے؟ کہا: اگر امامت ان میں ہوتی تو ان کے متعلق وصیت نہ ہوتی۔ ﴿﴾ پس شیعہ کو کہا جائے گا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی اہل بیت کے متعلق اپنے اس فرمان میں وصیت کی ہے:

((اذکرکم اللہ فی اہل بیعتی)) ﴿﴾

”میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔“

اگر خاص امامت کا حق انہی کا ہوتا تو ان کے بارہ میں وصیت نہ ہوتی؟!۔

سوال نمبر: ۱۱۴ ﴿﴾ اگر کہا جائے کہ ایک مومن، قائد، صالح اور متقی انسان کچھ لوگوں

کو والی (حاکم) بنائے، بعض ان میں سے مومن ہوں اور بعض منافق، اور وہ اللہ کے فضل کی بنا پر اہل نفاق کو ان کے لہجہ گفتگو سے پہچان لے، اس کے باوجود بھی وہ نیک لوگوں کو والی نہ بنائے۔ اور اہل نفاق کو اختیار کرے، ان کو حکومتی عہدے دے، اور اپنی زندگی میں ان کو لوگوں کا سردار بنائے، وہ ان کے قریب ہو، ان سے دامادی رشتے قائم کرے اور وہ اس حال میں فوت ہوا کہ ان سے راضی تھا، تو تم اس آدمی کے متعلق کیا کہتے ہیں؟! جو جواب ہوگا یہ وہ عقیدہ ہوگا جو شیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں رکھتے ہیں!

سوال نمبر: ۱۱۵ ﴿﴾ شیعہ عالم حر عاملی نے ابو جعفر سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں بیان کیا ہے:

﴿وَلَا تُسْكُوا يَصَاحِبَ الْكَوَاكِبِ﴾ ﴿﴾

”اور کا فر عورتوں کی عصمتیں روک کر نہ رکھو۔“

جس کے پاس کافرہ بیوی ہو جو کفر پر قائم ہے جبکہ خاندان ملت اسلام پر قائم ہے اسے چاہیے کہ وہ اسے اسلام کی دعوت دے، اگر وہ اس کو قبول کر لے تو اس کی بیوی ہے ورنہ وہ اس سے بری ہے بس اللہ نے منع کیا ہے کہ وہ اس کو اپنے پاس روکے رکھے۔ ﴿﴾ اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اگر ایسے تھیں جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں کافرہ مرتدہ ”نعوذ باللہ“ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی وجہ سے ان کو طلاق دینا ضروری تھا، مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا نفاق اور ارتداد معلوم نہ ہوا، آپ کو تو معلوم نہ ہوا مگر شیعہ نے اس کو جان لیا۔!

سوال نمبر: ۱۱۶ ﴿﴾ شیعہ کافرہ ”خطابیہ“ کہتا ہے کہ جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے فرزند اسماعیل امام بنے مگر علمائے شیعہ نے اس کا رد کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اسماعیل ان کی زندگی میں فوت ہو گیا، اور مردہ زندہ کا خلیفہ نہیں بن سکتا۔ ﴿﴾ پس شیعہ سے کہا جائے گا تم علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو دلیل بناتے ہو:



((انت منی بمنزلة هارون من موسى))

”آپ میرے ہاں ایسے ہیں جیسے ہارون موسیٰ کے ہاں تھے۔“

اور یہ بات معلوم ہے کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فوت ہوئے، اور تم اعتراف کرتے ہو کہ مردہ زندہ کا خلیفہ نہیں بن سکتا!

سوال نمبر: ۱۱۷ شیعہ نے اپنے بارہ (۱۲) اماموں کی امامت کے ثبوت کے لیے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے:

”ہمیشہ بارہ خلیفوں تک معاملہ غالب رہے گا اور وہ تمام کے تمام قریشی ہوں گے“

ایک روایت میں ہے ”بارہ امیر ہوں گے“ ایک روایت میں ہے ”ہمیشہ لوگوں کا معاملہ صحیح چلتا رہے گا جب تک بارہ آدمی والی رہیں گے۔“

پس کہا جائے گا، حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ بارہ خلفاء و امراء لوگوں پر مقرر ہوں گے، اور یہ بھی معلوم ہے کہ ائمہ شیعہ علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی خلافت اور امامت کا والی نہیں بنا، چنانچہ حدیث ایک وادی میں ہے اور شیعہ دوسری وادی میں ہیں اور روایات میں ان خلفاء کے نام یا کسی بھی ایک کا نام ذکر نہیں ہے۔

سوال نمبر: ۱۱۸ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چند صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے، ان کو جواب دیا جائے گا کہ کوئی بھی انسان شبہ یا خواہش کی بنا پر مرتد ہوتا ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ اوائل اسلام میں شبہات بہت زیادہ قوی تھے، جن کا ایمان اسلام کی کمزوری کے وقت پہاڑوں جیسا تھا، تو ان کا ایمان فتوحات اسلامیہ اور اسلام کی خوبیوں کے پھیل جانے کے بعد کیسا ہوگا؟!

اور شہوات (خواہشات):

جنہوں نے اپنے گھر اور مال چھوڑ دیے، عہدوں منصبوں کو ٹھکرا دیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سب کچھ اپنی خوشی اور بغیر مجبوری کے قربان کر دیا، ان کے متعلق

کیسے گمان کیا جاسکتا ہے کہ جن خواہشات کو انہوں نے چھوڑا انہی کی بنا پر وہ مرتد ہو گئے؟! سوال نمبر: ۱۱۹ شیعہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عدم عدالت کا عقیدہ رکھتے ہیں، لیکن ہم شیعہ کتب میں ایسی روایات پاتے ہیں جو صحابہ کی عدالت پر بغیر شک کے دلالت کرتی ہیں، انہیں میں سے ایک روایت کہ جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع بیان کیا ہے آپ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات کو سنا، اسے یاد کیا، پھر اس تک پہنچایا یا جس نے اسے نہیں سنا۔“

جب صحابہ عادل نہیں ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنا کلام ان تک لوگوں پہنچانے میں کیسے امین بنا رہے ہیں جنہوں نے آپ سے براہ راست یہ کلام نہیں سنا؟

سوال نمبر: ۱۲۰ کسی ایک شیعہ سے کہا گیا: کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک بیوی اور لوگوں میں سے اچھے دامادی رشتے اختیار کرنے میں ہمارے لیے کوئی نمونہ نہیں چھوڑا؟

اس نے جواب دیا: کیوں نہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اس سے کہا گیا: کیا تو حرامی بچے کو اپنا داماد بنانا پسند کرتا ہے؟

اس نے جواب دیا: معاذ اللہ، اللہ کی پناہ۔

اس سے کہا گیا: پھر تم یہ جھوٹا دعویٰ کیوں کرتے ہو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زانیہ کے بیٹے تھے جس کا نام (صہاک) تھا اور تمہارا عالم نعمۃ اللہ الجزائری بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نعوذ باللہ عمر رضی اللہ عنہ مردوں کے پانی کے بغیر سکون نہیں پاتے تھے۔

اور تم ان کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق میں بھی دعویٰ کرتے ہو کہ وہ بھی اپنے باپ کی طرح خبیثہ اور منافقہ تھی، نعوذ باللہ۔ بلکہ کافرہ تھی! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرامی

بیٹوں سے دامادی کا رشتہ قائم کیا؟ یا خود اپنے لیے فاسدہ اور منافقہ عورت کو پسند کیا؟ اللہ کی قسم! تم رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جھوٹ باندھتے ہو، اور تم ان کے لیے وہ پسند کرتے ہو جو اپنے لیے نہیں کرتے۔

سوال نمبر: ۱۲۱ ﴿﴾ جب منافق اور مرتد صحابہ اتنی کثیر تعداد میں تھے جس کا شیعہ دعویٰ کرتے ہیں تو پھر اسلام کیسے پھیلا؟ فارس اور روم کی حکومتیں کیسے ختم ہوئیں اور بیت المقدس کیسے آزاد ہوا؟!

سوال نمبر: ۱۲۲ ﴿﴾ شیعہ عالم محمد کاشف آل الغطاء علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: ”جب انہوں نے سابقہ خلفاء، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ کلمہ توحید پھیلانے میں، لشکر تیار کرنے میں اور فتوحات کی وسعت میں انتہا درجہ کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اس مقصد پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دیتے اور ذاتی رائے کا اظہار بھی نہیں کرتے ہیں، تو وہ بیعت کر کے محفوظ ہو گئے۔“

اس وقت ان دونوں نے کلمہ توحید پھیلایا، اور اللہ کے راستے میں شکروں کو تیار کیا، اور فتوحات حاصل کیں، شیعہ کے کبار علماء اس کا اعتراف کرتے ہیں تو پھر ان پر یہ تہمت کیوں ہے کہ وہ کفر نفاق اور ارتداد کی بنیاد ہیں؟ یہ تناقض کیسا ہے؟!

سوال نمبر: ۱۲۳ ﴿﴾ شیعہ وفات النبی کے بعد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مرتد ہونے پر اس حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں ”مجھ پر کچھ لوگ وارد (حوض کوثر پر) ہوں گے میں ان کو پہچانوں گا وہ مجھے پہچانیں گے، وہ میرے حوض سے دور کر دیے جائیں گے میں کہوں گا: میرے صحابہ میرے صحابہ آپ کو کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے جو انہوں نے آپ کے بعد (دین) میں ایجادات کیں۔“

شیعہ کو جواب دیا جائے گا کہ یہ حدیث عام ہے، آپ ﷺ نے کسی کا نام نہیں لیا آپ نے عمار بن یاسر، مقداد بن اسود، ابوذر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہم کو مستثنیٰ نہیں کیا جو شیعہ کی نظر میں

مرتد نہیں ہوئے، بلکہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بھی خاص نہیں کیا، تم نے بعض کو بعض کے علاوہ کیوں خاص کیا؟ بے شک ہر وہ شخص جس کے دل میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق کینہ ہے وہی ایسا باطل دعویٰ کرنے کی طاقت رکھتا ہے کہ حدیث اس کی خبر دے رہی ہے۔

سوال نمبر: ۱۲۴ ﴿﴾ مالک بن اشتر جو علی رضی اللہ عنہ کے اہم ساتھیوں میں سے ایک ہے اور وہ ان لوگوں میں شامل ہے جن کی شیعہ تعظیم کرتے ہیں فرماتے ہیں:

”اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم میں محمد ﷺ کو اپنا رسول بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے، ان پر کتاب اتاری جس میں حلال، حرام، فرائض اور سنتیں ہیں، پھر ان کو اس حال میں فوت کیا کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھا چکے تھے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں پر خلیفہ بنایا، وہ آپ کی سیرت اور سنت پر چلے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا، انہوں نے بھی ان جیسا طریقہ اپنایا۔“

وہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی ویسی تعریف کر رہے ہیں جس کے وہ اہل ہیں، اس کے باوجود شیعہ اس سے چشم پوشی کرتے ہیں، اور اپنی مجلسوں میں شیخین رضی اللہ عنہما پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، ایسا کیوں ہے؟!

سوال نمبر: ۱۲۵ ﴿﴾ ابن حزم شیعہ کو علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک التزامی سوال بیان کرتے ہیں: ”کہ انہوں نے چھ مہینے کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اتنی مدت بیعت سے رکے رہے۔ اور اس کا نقصان دو حال سے خالی نہیں: یا تو ان کا بیعت مؤخر کرنا درست تھا اور بیعت کر کے انہوں نے غلطی کی یا پھر ان کا بیعت کرنا درست تھا اور اس میں تاخیر سے انہوں نے غلطی کی۔“

سوال نمبر: ۱۲۶ ﴿﴾ شیعہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو معصومہ مانتے ہیں جبکہ ان کی بہنوں رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ عنہما کے لیے ایسا عقیدہ نہیں رکھتے حالانکہ وہ دونوں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرح آپ ﷺ کی بیٹیاں ہیں؟

سوال نمبر: ۱۲۷ ﴿﴾ جب شیعہ سے کہا جاتا ہے: علی رضی اللہ عنہ وفات النبی ﷺ کے بعد

خلافت کے مسئلہ میں جھگڑا کرنے سے کیوں خاموش رہے؟ حالانکہ تمہارے دعویٰ کے مطابق ان کی خلافت دلیل کی بنیاد پر تھی تو وہ جواب دیتے ہیں: اس لیے کہ آپ ﷺ نے ان کو فتنہ میں واقع نہ ہونے اور تلوار نہ سونپنے کی وصیت کی تھی۔

ان کو جواب دیا جائے گا: انہوں نے جمل و صفین والوں پر تلوار کیوں اٹھائی؟!

کہ ان معرکوں میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے؟! کس کے خلاف تلوار اٹھانا چاہیے، پہلے ظالم کے خلاف یا چوتھے یا دسویں کے خلاف؟

**سوال نمبر: ۱۲۸** شیعہ انبیاء اور ائمہ کے درمیان کوئی خاص فرق نہیں کرتے یہاں تک کہ ان کے شیخ مجلسی نے ائمہ کے بارے میں نقل کیا ہے: ”ہم ان ائمہ کی نبوت کے ساتھ متصف نہ ہونے کی جہت کو خاتم الانبیاء کی رعایت سے پہچانتے ہیں، اور ہماری عقلوں تک نبوت اور امامت کے درمیان کوئی فرق نہیں پہنچا۔“

پھر سوال یہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کی کیا اہمیت باقی رہی؟! اگر وہ ذمہ داریاں اور خصوصیات جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو خاص کیا ہے جیسا کہ معجزات، معصوم ہونا، اللہ کا پیغام پہنچانا، وغیرہ خاتم الانبیاء محمد ﷺ پر موقوف نہیں بلکہ بارہ آدمیوں تک پھیلی ہوئی ہیں؟!

**سوال نمبر: ۱۲۹** شیعہ کا دعویٰ ہے کہ بہت سے دلائل آپ ﷺ کے بعد علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں مثلاً آپ ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ پر خلیفہ بنایا اور ان سے فرمایا: ”تو میری طرف سے اس مرتبہ پر ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ پر تھے۔“

اگر ان کا خیال صحیح ہو تو پھر آپ تمام غزوات میں علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناتے جبکہ صحیح احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ نے عثمان بن عفان اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کو بھی جانشین بنایا، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ کو دوسروں کے علاوہ خاص کیوں نہیں کیا؟

**سوال نمبر: ۱۳۰** شیعہ کا دعویٰ ہے کہ ائمہ کو وجوبی طور پر مقرر کرنا قاعدہ اللطف (مہربانی) کی طرف لوٹنا ہے، اور عجیب بات یہ ہے کہ ان کا بارہواں امام چھپا ہوا ہے اور وہ بچہ

ہے آج تک نہیں نکلا! چنانچہ مسلمانوں کو اسے امام مقرر کرنے کی وجہ سے کون سی مہربانی نصیب ہوئی؟!

**سوال نمبر: ۱۳۱** شیعہ کہتے ہیں کہ رسولوں کو بھیجنا اور ائمہ کو مقرر کرنا اللہ تعالیٰ پر قاعدہ لطف کی وجہ سے واجب ہے، ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور معجزات کے ساتھ ان کی تائید کی، اور جنہوں نے جھٹلایا ان کو ہلاک کیا، ہم شیعہ سے سوال کرتے ہیں: تمہارے ائمہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی تائید کی کونسی دلیلیں ہیں، یا جو ان کی تکذیب کرے یا ان سے لڑائی کرے ان پر اللہ تعالیٰ کے غصہ کی کون سی علامات ہیں؟

**سوال نمبر: ۱۳۲** شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ائمہ معصوم ہیں حالانکہ بالاتفاق اس کے خلاف کئی چیزیں وارد ہوئی ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حسن بن علی رضی اللہ عنہما عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے نکلنے میں اپنے باپ علی رضی اللہ عنہ کے مخالف تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں ایک درست جبکہ دوسرا غلطی پر تھا۔ حالانکہ دونوں شیعہ کے ہاں معصوم امام ہیں!

(ب) حسین بن علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کرنے کے مسئلہ میں اپنے بھائی حسن رضی اللہ عنہ کے مخالف تھے، اس میں کوئی شک نہیں ایک درست تھا دوسرا غلطی پر، حالانکہ دونوں شیعہ کے ہاں معصوم امام ہیں!

(ج) شیعہ کی بعض کتابوں میں علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بیان کیا گیا ہے: ”تم حق بات کہنے اور انصاف کا مشورہ دینے سے نہ رکو، کیونکہ میں خطا سے امن میں نہیں ہوں۔“

**سوال نمبر: ۱۳۳** شیعہ نے حرین شریفین کے علمائے اہل سنت پر مجبوری کے وقت مرتد شکروں کے مقابلہ میں کافروں سے مدد لینے کے جواز کے فتویٰ پر عیب لگایا ہے، پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے مشہور شیخ ابن مظہر الحلی اپنی کتاب ((منتہی الطلب فی تحقیق المذہب)) میں اپنے شیخ طوسی کے علاوہ تمام شیعہ کا اہل ذمہ سے باغیوں کے خلاف لڑائی میں مدد طلب کرنے کے جواز پر اجماع نقل کیا ہے۔ ”یہ کیسا تضاد ہے؟!

سوال نمبر: ۱۳۴ شیعیہ قواعد کے مطابق ہر اس بندے کے لیے امامت ثابت ہو گی جو اس کا دعویٰ کرے اور وہ اہل بیت میں سے ہو اور ایسے خرق عادت واقعات ظاہر کرے جو اس کی سچائی پر دلالت کریں، پھر انہوں نے زید بن علی کے لیے امامت کو ثابت نہیں کیا باوجودیکہ انہوں نے دعویٰ بھی کیا، جبکہ اس کے مقابل اپنے غائب مہدی کے لیے امامت کو ثابت کر دیا ہے جس نے نہ ہی دعویٰ کیا اور نہ غیب میں ہونے کی وجہ سے کوئی خرق عادت واقع ظاہر کیا ہے۔ اور وہ بچہ ہے جیسا کہ وہ عقیدہ رکھتے ہیں۔

سوال نمبر: ۱۳۵ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾

”بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کر دو۔“

آپ ﷺ نے بنو شیبہ کو بلایا اور ان کو کعبہ کی چابی عطا کر دی اور فرمایا: ”اے بنو طلحہ یہ ہمیشہ ہمیشہ یعنی قیامت تک کے لیے تم میں رہے گی اور ظالم کے علاوہ تم سے اسے کوئی نہیں چھینے گا۔“

آپ ﷺ کعبہ کی خدمت گزاروں کے متعلق اتنا واضح ارشاد فرما رہے ہیں: تو پھر سوال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے متعلق ایسا کیوں نہ فرمایا، یہ تمام مسلمانوں کا اہم مسئلہ تھا اور بہت سے مصلحتیں اس پر موقوف تھیں؟! سوال نمبر: ۱۳۶ شیعیہ نے ایک حدیث گھڑی ہے کہتے ہیں:

((لعن الله من تخلف عن جيش اسامة))

”اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو لشکر اسامہ سے پیچھے رہا۔“

وہ دراصل عمر رضی اللہ عنہ کو ہدف بناتے ہیں ان کا پیچھے رہنا دوا امور کو لازم ہے:

(۱) علی رضی اللہ عنہ پیچھے نہ رہے، یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی امامت کا اعتراف ہے کیونکہ وہ اس امیر کا حکم ماننے پر راضی ہو گئے جس کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا ہے!

۴/ النساء: ۵۸۔ طبرانی نے کبیر اور اوسط میں بیان کیا ہے، مجمع الزوائد: ۲۸۵/۳۔

دیکھئے المہذب ابن براج (۱۳/۱) الايضاح ابن شاذان، ص: ۴۵۴ وصول الاخيار عاملی،

(ب) یا وہ کہیں کے وہ لشکر سے پیچھے رہے اس صورت میں شیعیہ کی اس جھوٹی روایت کا مصداق ہوں گے۔

سوال نمبر: ۱۳۷ شیعیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن کا ایک مرتب نسخہ ترتیب نزولی کے مطابق تھا۔

ان کو کہا جائے گا علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کے والی بنے انہوں نے اس کامل اور صحیح سلامت مصحف کو کیوں نہیں نکالا؟ دوا امور میں سے ایک لازم ہے:

(۱) یا تو اس مصحف کا وجود نہیں ہے اور تم علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ بولتے ہو۔

(ب) یا علی رضی اللہ عنہ نے حق کو پوشیدہ رکھا اور چھپایا اور مسلمانوں سے اپنی خلافت میں طویل مدت دھوکا کیا۔ (نعوذ باللہ)

سوال نمبر: ۱۳۸ شیعیہ اہل بیت اور آپ ﷺ کے خاندان کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ایسے دلائل موجود ہیں جو ان کی محبت کے دعویٰ کو غلط ثابت کرتے ہیں، کیونکہ انہوں نے خاندان نبوت کے بعض افراد کا تو ویسے ہی انکار کر دیا جیسا کہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ہیں۔

آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی تمام اولاد اور زبیر رضی اللہ عنہ جو آپ کی پھوپھی صفیہ رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔ شیعیہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اکثر اولاد سے بھی بہت زیادہ بغض رکھتے ہیں، بلکہ وہ ان کو گالیاں دیتے ہیں جیسا کہ زید بن علی، ان کا بیٹا یحییٰ، ابراہیم اور جعفر جو کہ موسیٰ کاظم کے بیٹے ہیں جعفر بن علی ان کے امام حسن عسکری کے بھائی وغیرہ اور وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حسن بن حسن (لمثنی) اور اس کا بیٹا عبد اللہ (محض) اور اس کا بیٹا محمد (النفس الزکیہ) (پاکیزہ جان) وہ مرتد ہو گئے!

اسی طرح وہ ابراہیم بن عبد اللہ، زکریا بن محمد الباقر، محمد بن عبد اللہ بن الحسین ابن الحسن، محمد بن قاسم بن حسین، اور یحییٰ بن عمر وغیرہ۔

ان اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کہاں کیا؟!

بعض شیعیہ یہ بھی کہتے ہیں: ”بے شک حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے تمام بیٹوں کے افعال برے

ہیں اسے تفتیہ پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔<sup>\*</sup>  
بلکہ اس سے بری اور تلخ باتیں ہیں۔

سوال نمبر: ۱۳۹ ﴿شیعہ قرن اول کے اہل بیت کا انکار کرتے ہیں!! اس مضمون پر مشتمل روایات ان کی بنیادی کتابوں میں موجود نہیں مثلاً: لوگ رسول اللہ ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے سوائے تین کے (سلمان، ابوذر، المقداد، بعض نے یہ تعداد سات بتائی ہے، لیکن ان میں کوئی اہل بیت نہیں ہے)۔﴾<sup>\*</sup>

گویا انہوں نے تمام پر کفر اور ارتداد کا حکم لگا دیا ہے۔ العیاذ باللہ۔

سوال نمبر: ۱۴۰ ﴿حسن رضی اللہ عنہ نے باوجود بہت زیادہ مددگاروں کے مسند خلافت چھوڑ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو قبول کر لیا۔﴾

اور حسین رضی اللہ عنہ باوجود کم مددگاروں کے یزید بن معاویہ کی حکومت کو قبول نہ کرتے ہوئے اس کے خلاف نکل پڑے یہ دونوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما شیعہ کے ہاں معصوم امام ہیں۔ اگر حسن رضی اللہ عنہ نے حق اور درست کام کیا تو حسین رضی اللہ عنہ نے غلط کیا۔

اگر حسن رضی اللہ عنہ نے غلط کیا تو حسین رضی اللہ عنہ نے حق پر عمل کیا۔ شیعہ نے بعض اہل بیت کو صراحت کے ساتھ کافر کہا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو شیعہ نے قرآن مجید کی اس آیت کا مصداق ٹھہرایا ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْلَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْلَىٰ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝﴾<sup>\*</sup>  
”اور جو اس میں اندھا رہا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستے سے بہت زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا۔“

اور ان کے بیٹے ابن عباس رضی اللہ عنہما جو حبر الامۃ (امت کے عالم) اور ترجمان القرآن (قرآن کو بیان کرنے والے) کے متعلق (الکافی) میں ایسی عبارت ہے جو ان کے کفر پر مشتمل ہے کہ وہ جاہل اور کمزور عقل والا تھا۔<sup>\*</sup>

﴿حوالہ سابقہ﴾ تنقیح المقال (۱۴۲/۳)۔ ﴿۱۷/الاسراء: ۷۲﴾ دیکھئے کتاب سلیم بن قیس العامری، ص: ۹۶؛ کتاب الروضہ من الکافی: ۸/۲۴۵؛ حیاة القلوب: ۲/۶۴۰۔  
﴿رجال الکشی، ص: ۵۳﴾

اور رجال کشی میں ہے: ”اے اللہ فلاں کے دو بیٹوں پر لعنت فرما، ان کی آنکھوں کو اندھا کر دے جیسا ان کے دلوں کو اندھا کیا ہے۔“<sup>\*</sup>

اس پر ان کے شیخ حسن معطفوی نے تعلیق لکھی ہے اور کہا: ”وہ عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔“<sup>\*</sup>

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ آپ ﷺ کی بیٹیاں بھی شیعہ کے کینہ کی نظر ہو گئی ہیں۔ بلکہ بعض نے تو ان کے متعلق آپ ﷺ کی بیٹیاں ہونے کا بھی انکار کر دیا ہے۔<sup>\*</sup>

اہل بیت کی خود ساختہ محبت کہاں گئی؟!

سوال نمبر: ۱۴۱ ﴿علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مرتدین کے ساتھ جنگ میں شریک ہوئے، اور بنو حنیفہ کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی ان کے حصہ میں آئی، جس کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد بن حنیفہ ہے۔﴾

اس سے لازم آتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو صحیح مانتے تھے۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر اس جنگ میں شرکت کو پسند کیوں کیا؟

سوال نمبر: ۱۴۲ ﴿جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مختلف مسائل میں مختلف اقوال منقول ہیں، حتیٰ کہ آپ کوئی بھی فقہی مسئلہ ایسا نہیں دیکھیں گے جس میں ان سے دو یا دو سے زیادہ مختلف اقوال مروی نہ ہوں۔﴾

مثلاً: وہ کنواں جس میں نجاست گر جائے اس کے متعلق انہوں نے ایک مرتبہ فرمایا وہ سمندر ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ ایک مرتبہ فرمایا: تمام پانی نکال لیا جائے۔ ایک مرتبہ فرمایا: چھ یا سات ڈول نکال لیے جائیں، اور جب علماء شیعہ میں سے کسی ایک سے پوچھا گیا کہ اس تضاد اور مختلف اقوال سے نکلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: مجتہد ان اقوال میں جستجو کرے اور کسی ایک کو ترجیح دے دے جبکہ باقی اقوال کو تفتیہ پر محمول کیا جائے گا۔ اس کو کہا گیا: اگر دوسرا مجتہد دوسرے قول کو ترجیح دے تو پھر باقی اقوال کے

﴿اصول کافی: ۱/۲۴۷﴾ رجال الکشی، ص: ۵۳؛ معجم رجال الحديث للحنوئی: ۸۱/۱۲۔ ﴿کشف الغطاء جعفر نجفی، ص: ۵؛ دائرة المعارف الشيعية محسن امین ۱/۲۷﴾

بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ تو اس نے کہا حقیقت یہی ہے کہ اس کو بھی تقیہ پر محمول کیا جائے گا! اس کو کہا گیا: اس طرح تو جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا مذہب ضائع ہو جائے گا کیونکہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اقوال میں سے کوئی ایسا قول نہیں مگر اس میں تقیہ کا احتمال ہے، اور فرق کرنے کا کوئی پیمانہ بھی نہیں کہ کون سا قول تقیہ کے لیے ہے اور کون سا اس کے علاوہ ہے؟!

سوال نمبر: ۱۴۳ علم حدیث میں شیعہ کے ہاں معتبر کتابیں یہ ہیں ”الوسائل“ حر عالمی کی جس کی وفات ۱۱۰۴ھ ہے، ”الہجاء“ مجلسی کی جس کی وفات ۱۱۱۱ھ ہے ”مستدرک الوسائل“ طبری کی جس کی وفات ۱۳۲۰ھ ہے تمام کی تمام متاخر ہیں (بعد میں لکھی جانے والی ہیں)۔

اگر انہوں نے ان احادیث کو سند اور روایت کے لحاظ سے جمع کیا ہے تو درمیان میں گیارہ یا تیرہ صدیوں کے انقطاع کی بناء پر کوئی عاقل انہیں صحیح ماننے کے لیے تیار نہیں اور اگر یہ کتابوں میں محفوظ تھیں تو اتنی مدت ان کتابوں پر اطلاع کیوں نہیں پائی گئی سوائے ان متاخرہ زمانوں کے ان کے پہلے آنے والوں نے ان کو جمع کیوں نہ کیا؟ ان کتابوں کا ذکر ان کی قدیم کتابوں میں کیوں نہیں ہے؟

سوال نمبر: ۱۴۴ شیعہ کتب میں بہت سی روایات اور احادیث جو اہل بیت سے منقول ہیں وہ اہل السنہ کی تعلیمات سے موافقت رکھتی ہیں چاہے وہ عقیدہ کے بارے میں ہوں یا بدعات کے انکار میں یا اسکے علاوہ کسی بھی مسئلہ میں ہوں، لیکن شیعہ ان کو ان کے ظاہر سے تقیہ کے دعویٰ کے ساتھ پھیرتے ہیں اس لیے کہ وہ ان کی خواہشات کے مطابق نہیں!۔

سوال نمبر: ۱۴۵ منہج البلاغہ (شیعہ کے ہاں معتبر کتاب ہے) کے مصنف نے ابو بکر و رضی اللہ عنہ کی تعریف علی رضی اللہ عنہ کی زبانی نقل کی ہے۔ جیسا کہ ان کا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان ہے: ”صاف کپڑا اور کم عیب والا چلا گیا، جو بھلائی کو پہنچا اور شر سے سبقت لے گیا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اس کا حق ادا کیا اور حق تلفی سے بچا رہا۔“

شیعہ اس جیسی مدح سرائی جو ان کے عقیدہ کے مخالف ہے صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کرنے کے لیے چھپا لیتے ہیں اور اس کو ”تقیہ“ پر محمول کرتے ہیں!! اور کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات شیخین کی خلافت کی صحت کا عقیدہ رکھنے والوں کی اصلاح کے لیے اور ان کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے کہی یعنی انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دھوکا دینے کا ارادہ کیا! (نعوذ باللہ)۔ شیعہ کے اس جھوٹ سے لازم آتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ منافق اور بز دل تھے (نعوذ باللہ) جو ان کے باطن میں تھا اس کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔ اور یہ بات مخالف ہے اس کے جو وہ ان کی شجاعت اور حق گوئی کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

سوال نمبر: ۱۴۶ شیعہ اپنے ائمہ کی عصمت کا دعویٰ کرتے ہیں، جیسا کہ معلوم ہے..... اور ان کی بے شمار روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کے ائمہ دیگر انسانوں کی طرح تھے اور ان سے بھول اور غلطی صادر ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ شیعہ عالم مجلسی نے کہا: اس مسئلہ میں زبردست اشکال ہے، بے شمار روایات اور دلائل واضح ہیں کہ ان سے بھول چوک ہو جایا کرتی تھی۔

سوال نمبر: ۱۴۷ شیعہ کا گیارہواں امام حسن عسکری جب فوت ہوا تو کوئی بچہ اس کا جانشین نہیں بنا، عثمان بن سعید نامی ایک آدمی نے اس وجہ سے کہ امامیہ مذہب کے ستون نہ گریں دعویٰ کیا کہ عسکری کا ایک بیٹا چھپا ہوا ہے اور اس کی عمر چار سال ہے اور وہ اس کا وکیل ہے۔

شیعہ کے لیے حیرانگی ہے! ان کے ہاں معصوم کے علاوہ کسی کا قول مقبول نہیں اور یہاں انہوں نے اپنے اہم ترین عقائد میں ایک غیر معصوم آدمی کی بات کو مان لیا ہے!!

سوال نمبر: ۱۴۸ شیعہ مروان بن حکم کے بارہ میں بدزبانی کرتے ہیں اس پر ہر قسم کا عیب لگاتے ہیں، پھر اس کے مخالف اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں: ”کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔“

اور تعجب کی بات یہ ہے کہ معاویہ بن مروان نے رملہ بنت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کی!! جیسا

⑤ اس کو جناب تنہ پنچے اور نہ وہ محتلم ہو۔

اسی طرح زینب بنت حسن (المثنیٰ) کی شادی مروان کے پوتے ولید بن عبد الملک سے ہوئی۔ ❁

لیکن وہ ان شروط کے بعد خود ہی تنگی میں واقع ہو گئے!! اس لیے کہ بعض ائمہ اپنے بھائیوں سے بڑے نہیں تھے جیسا کہ موسیٰ کاظم اور حسن عسکری اور بعض ایسے ہیں ان کو امام نے غسل نہیں دیا جیسا کہ علی رضا ان کو ان کے بیٹے محمد الجواد نے غسل نہیں دیا کیونکہ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال سے زیادہ نہیں تھی، اسی طرح موسیٰ کاظم کو ان کے بیٹے علی رضا نے غسل نہیں دیا کیونکہ اس وقت وہ غائب تھا، حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو ان کے بیٹے زین العابدین نے غسل نہیں دیا کیونکہ وہ بچے تھے اور سامنے ابن زیاد کا لشکر تھا۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں جن پر رسول اللہ ﷺ کی قمیض پوری نہ تھی جیسا کہ محمد الجواد اپنے باپ کی وفات کے وقت آٹھ سال سے زیادہ نہیں تھا، اسی طرح اس کا بیٹا علی بن محمد وں بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔

اور بعض ائمہ سب لوگوں سے زیادہ عالم نہیں تھے جیسا کہ وہ جو بچہ تھا، اور ان کے بعض کے متعلق شیعہ کی روایات میں دلیل منقول ہے کہ وہ مختلم (احکام والا) بھی ہوتا اور اس کو جنابت بھی پہنچتی جیسا کہ علیؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسن و حسینؑ شیعہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ”کسی کے لیے اس مسجد میں جنبی ہونا حلال نہیں ہے سوا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کے۔“ ❁

رہی علم غیب کی بات تو یہ صریح جھوٹ ہے جس کے لیے شاید کچھ لکھنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ بعض ائمہ کو زہر دیا گیا اور وہ فوت ہو گئے۔ جیسا کہ خود شیعہ کہتے ہیں۔ تو پھر علم غیب کہاں ہے؟!

سوال نمبر: ۱۵۲ ﴿﴾ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امام کے لیے منصوص علیہ (جس کے لیے دلیل بیان کی گئی ہو) ہونا واجب ہے، اگر معاملہ ایسے ہی ہے تو ہم ان کے اپنے فرقوں کے درمیان امامت کے مسئلہ میں بہت زیادہ اختلافات پاتے ہیں، ہر فرقہ اپنے امام کے منصوص علیہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے پھر کون سا فرقہ ہے جس کے دعویٰ کو دیگر فرقوں سے

**❶** عيون اخبار الرضا: ٢/ ٦٠ -

عقل مند شیعوں سے چند سوالات

⑤ اس کو جناب تنہ پنچے اور نہ وہ محتلم ہو۔

اسی طرح زینب بنت حسن (المثنیٰ) کی شادی مروان کے پوتے ولید بن عبد الملک سے ہوئی۔ ❁

لیکن وہ ان شروط کے بعد خود ہی تنگی میں واقع ہو گئے!! اس لیے کہ بعض ائمہ اپنے بھائیوں سے بڑے نہیں تھے جیسا کہ موسیٰ کاظم اور حسن عسکری اور بعض ایسے ہیں ان کو امام نے غسل نہیں دیا جیسا کہ علی رضا ان کو ان کے بیٹے محمد الجواد نے غسل نہیں دیا کیونکہ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال سے زیادہ نہیں تھی، اسی طرح موسیٰ کاظم کو ان کے بیٹے علی رضا نے غسل نہیں دیا کیونکہ اس وقت وہ غائب تھا، حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو ان کے بیٹے زین العابدین نے غسل نہیں دیا کیونکہ وہ بچے تھے اور سامنے ابن زیاد کا لشکر تھا۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں جن پر رسول اللہ ﷺ کی قمیض پوری نہ تھی جیسا کہ محمد الجواد اپنے باپ کی وفات کے وقت آٹھ سال سے زیادہ نہیں تھا، اسی طرح اس کا بیٹا علی بن محمد وں بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔

اور بعض ائمہ سب لوگوں سے زیادہ عالم نہیں تھے جیسا کہ وہ جو بچہ تھا، اور ان کے بعض کے متعلق شیعہ کی روایات میں دلیل منقول ہے کہ وہ مختلم (احکام والا) بھی ہوتا اور اس کو جنابت بھی پہنچتی جیسا کہ علیؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسن و حسینؑ شیعہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ”کسی کے لیے اس مسجد میں جنبی ہونا حلال نہیں ہے سوا علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، اور حسینؑ کے۔“ ❁

رہی علم غیب کی بات تو یہ صریح جھوٹ ہے جس کے لیے شاید کچھ لکھنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ بعض ائمہ کو زہر دیا گیا اور وہ فوت ہو گئے۔ جیسا کہ خود شیعہ کہتے ہیں۔ تو پھر علم غیب کہاں ہے؟!

سوال نمبر: ۱۵۲ ﴿﴾ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ امام کے لیے منصوص علیہ (جس کے لیے دلیل بیان کی گئی ہو) ہونا واجب ہے، اگر معاملہ ایسے ہی ہے تو ہم ان کے اپنے فرقوں کے درمیان امامت کے مسئلہ میں بہت زیادہ اختلافات پاتے ہیں، ہر فرقہ اپنے امام کے منصوص علیہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے پھر کون سا فرقہ ہے جس کے دعویٰ کو دیگر فرقوں سے

**❦ ١ عيون اخبار الرضا: ٢/ ٦٠ -**

① وہ اپنے باپ کے بیٹوں میں بڑا ہو۔

② اس کو صرف امام غسل دے۔

۳) رسول اللہ ﷺ کی قمیص اس کے جسم پر پوری ہو۔

④ وہ سب سے بڑا عالم ہو۔

**❶** نسب قريش مصعب زبيدي، ص: ٤٥ جمهرة أنساب العرب ابن حزم، ص: ٦٧.

**❷** نسب قريش، ص: ٥٢؛ جمهرة أنساب العرب، ص: ١٠٨. **❸** عمدة الطالب في أنساب

آل ابی طالب ابن عنبه الشيعي، ص: ۱۱۱؛ طبقات ابن سعد: ۳۴/۵۔

**4** دیکھئے الفصول المختاره مفید، ص: ۱۱۲، ۱۱۳۔ **5** روضة الواعظین، ص: ۲۶۰۔



مضبوط اور اعلیٰ سمجھا جائے؟ جیسا کہ فرقہ کیسانیہ علی رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے بیٹے ”محمد بن حنیفہ“ کی امامت کا دعویٰ کرتا ہے۔

سوال نمبر: ۱۵۳ شیعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور ایسی تہمتیں لگاتے ہیں جیسا کہ اہل افک نے لگائی تھیں نعوذ باللہ۔ جیسا کہ گزر چکا ہے۔ پس ان کو کہا جائے گا جب معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم طوفان بدتمیزی اور افتراء باندھتے ہو تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حد کیوں قائم نہیں کی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“

علی رضی اللہ عنہ نے ان پر حد کیوں قائم نہیں کی، جبکہ وہ اللہ کی ذات کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے؟!

حسن رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے حد کیوں جاری نہیں کی؟!

سوال نمبر: ۱۵۴ شیعہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علم ان کے ائمہ کے ہاں چھپا (خزانہ) ہے، وہ کتب اور علم کے وارث ہیں ان کے علاوہ کوئی اور وارث نہیں ہے، ان کے ہاں ”صحیفۃ الجامعہ“ ”کتاب علی“ ”العبطۃ“ ”دیوان الشیعۃ“ ”الجفر“ ہیں اور ان وہی صحیفوں میں وہ تمام کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یا جس کی لوگوں کو ضرورت پڑ سکتی ہے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اگر ان صحیفوں میں سے جن کے بارے میں شیعہ گمان کرتے ہیں کوئی چیز موجود ہوتی تو تاریخ کا رخ بدل جاتا اور بعض ائمہ حصول خلافت سے عاجز نہ آتے اور ان پر مصیبتیں نہ آن پڑتیں اور ان میں سے بعض قتل نہ کیے جاتے اور ان کو زہر نہ دی جاتی جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے اور ان کا امام قتل کے خوف سے غار میں پناہ نہ لیتا۔

سوال نمبر: ۱۵۵ اور اسی طرح کہا جائے گا: آج یہ مصادر کہاں ہیں؟ ان کا انتظار کرنے والا کس چیز کا منتظر ہے کہ وہ ان کتب کو لوگوں کے پاس لے آئے کیا لوگوں کو پیش آمدہ مسائل میں ان کی ضرورت نہیں ہے؟ اگر ان کو ضرورت ہے تو پھر امت کو اس امام سے کہ جسکے پاس مصدر ہدایت ہے گیارہ صدیوں سے کیوں دور رکھا گیا؟ ان تمام مخلوقات کا کیا

گناہ ہے جو ان خزانوں سے محروم ہے؟ اگر امت کو اس کی ضرورت نہیں ہے تو پھر یہ تمام دعوے کیسے ہیں؟ شیعہ کو حقیقی مصدر ہدایت سے کیوں پھیرا جا رہا ہے؟ جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے۔

سوال نمبر: ۱۵۶ شیعہ اپنی کتابوں میں ذکر کرتے ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ کا اہل کوفہ کی طرف جانا پھر لوگوں کا ان کو قتل کرنا درحقیقت لوگوں کے ارتداد کی وجہ سے تھا سوائے تین کے پھر سوال یہ ہے کہ اگر وہ مستقبل کو جانتے تھے جیسا کہ شیعہ گمان کرتے ہیں تو ان کی طرف چل کر نہ جاتے۔

سوال نمبر: ۱۵۷ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے بارہویں امام کے مخفی رہنے کا سبب قتل کا خوف ہے، ان کو کہا جائے گا، اس سے پہلے ائمہ کو قتل کیوں نہیں کیا گیا؟ اور وہ خلافت کے زیر سایہ رہتے تھے اور عمر بھی بھی بڑے تھے، اس کو کیسے قتل کیا جائے گا جبکہ وہ تو بچے ہیں؟!

سوال نمبر: ۱۵۸ شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا اعتقاد صرف ان احادیث پر ہے جو اہل بیت سے بسند صحیح ثابت ہوں۔

اس میں دھوکا اور دغا ہے، کیونکہ وہ اپنے بارہ اماموں میں سے ہر ایک امام کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سمجھتے ہیں جو اپنی خواہشات کے ساتھ نہیں بولتا، اور اس کا قول اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہے، اسی وجہ سے ان کی کتابوں میں اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ہیں، کیونکہ انہوں نے اس پر اکتفا کر لیا ہے جو ان کے ائمہ سے منقول ہے۔ یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ جو کچھ اہل بیت سے بسند صحیح ثابت ہو جائے وہ اس پر اعتقاد کرتے ہیں بلکہ اس پر یقین رکھتے ہیں جو صرف اور صرف ان کے ائمہ کی سند سے ہو وہ حسن رضی اللہ عنہ کو اہل بیت میں شمار نہیں کرتے۔

سوال نمبر: ۱۵۹ اور ان کو یہ بھی کہا جائے گا کہ جو تمہارے ائمہ اہل بیت سے نقل ہو تم لوگ اسے ہی قابل اعتقاد سمجھتے ہو جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور یہ بات معلوم ہے کہ سن تمیز

میں رسول اللہ ﷺ کو علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی نے نہیں پایا کیا وہ رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتوں کو بعد میں آنے والی نسلوں سے بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اور تمہارے اعتراف کے مطابق رسول اللہ ﷺ ان کو جانشین بھی بناتے یا کہیں بھیج دیتے۔ تو وہ زیادہ وقت آپ کے ساتھ نہیں رہ سکے ایسے میں وہ آپ ﷺ کی گھریلو زندگی کے احوال بیان کرنے کی کیسے طاقت رکھ سکتے ہیں جواز واج مطہرات کے ساتھ خاص ہیں؟!

اس صورت حال میں اکیلی علی رضی اللہ عنہ تمام سنتوں کو نقل کرنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے!

سوال نمبر: ۱۶۰ یہ بھی کہا جائے گا کہ یقیناً ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے بڑے بڑے شہروں میں علم علی رضی اللہ عنہ کی وساطت کے بغیر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پہنچا ہے، اور زیادہ تر آپ کی طرف سے پہنچانے والے غیر اہل بیت تھے، آپ ﷺ نے سعد بن زراہ کو مدینہ میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے بھیجا، وہ ان کو قرآن اور دین کے احکام سکھاتے، علاء بن الحضرمی کو بحرین اسی مقصد کے لیے بھیجا اور معاذ و ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کو یمن جبکہ عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا، شیعہ کا دعویٰ کہاں ہے کہ آپ ﷺ سے اہل بیت کے علاوہ کوئی دین نہیں پہنچائے گا؟!

سوال نمبر: ۱۶۱ شیعہ اپنی کتابوں میں اعتراف کرتے ہیں کہ ان کو حلال و حرام کا علم اور مناسک حج صرف ابو جعفر الباقر کی سند سے پہنچے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بارے میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ نہیں پہنچا، اور ان کے اسلاف ان تعلیمات کے مطابق عبادت کرتے تھے جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت تھیں۔ شیعہ کتابیں کہتی ہیں ”شیعہ ابو جعفر سے پہلے حلال و حرام اور مناسک حج کو نہ پہنچاتے تھے یہاں تک کہ ابو جعفر نے ان کے لیے ان مسائل کو بیان کیا اور ان کے لیے حلال و حرام اور مناسک حج کو واضح کیا، یہاں تک کہ لوگ جن مسائل میں لوگوں کے محتاج تھے ان میں ابو جعفر کے محتاج ہو گئے۔“

سوال نمبر: ۱۶۲ شیعہ کے ہاں یہ کھلا تضاد ہے کہ وہ ہر اس شخص کو عادل اور صادق

اصول کافی: ۶۰/۲ تفسیر العیاشی: ۲۵۲-۲۵۳؛ البرہان: ۳۸۶/۱؛ رجال الکشی:

کہتے ہیں جس نے بھی ان کے مہدی منتظر کو دیکھا ہے، ان کے شیخ المامقانی کہتے ہیں: جس آدمی نے دلیل کی غرض سے دیکھا..... اللہ تعالیٰ نے اس کو نور اہی کشادگی عطا فرمادی ہے، اور ہم ان کے ذریعے مخلوق اور کائنات پر اعلیٰ مرتبہ تلاش کرتے ہیں۔

پس کہا جاتا ہے: یہ حکم تم اس پر کیوں نہیں جاری کرتے جس نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی؟ حالانکہ وہ تمہاری حجت سے کہیں زیادہ بلند مرتبہ اور افضل ہیں۔

سوال نمبر: ۱۶۳ شیعہ کے ہاں یہ بھی کھلا تضاد ہے کہ وہ اس آدمی کی روایت کا انکار کرتے ہیں جو ان کے ائمہ میں سے کسی کا انکار کرتا ہے، انہوں نے اسی وجہ سے بعض صحابہ کی روایات کو رد کر دیا ہے، پھر ہم بعض قدیم شیعہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ بعض ائمہ کا انکار کرتے ہیں، ان کے شیخ الحر العاملی تاکید کرتے ہیں کہ امامیہ الفطحیہ، الواقفیہ اور النواوسیہ کی روایتوں کے ساتھ عمل میں آئی ہے۔

یہ تینوں گروہ شیعہ کے بارہ اماموں میں سے بعض کا انکار کرتے ہیں، باوجود اس کے ان کے تمام آدمیوں کو ثقہ شمار کیا جاتا ہے۔

پھر شیعہ اصحاب محمد ﷺ کے متعلق ایسا کیوں نہیں کرتے؟!

سوال نمبر: ۱۶۴ علماء شیعہ کا بہت بڑا گروہ اپنی کتاب الکافی جو کلینی کی تصنیف ہے کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس میں صحیح ضعیف اور موضوع روایات ہیں، اور یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ یہ کتاب ان کے غائب امام مہدی پر پیش کی گئی..... جیسا کہ وہ گمان کرتے ہیں، اس نے کہا: یہ ہمارے شیعہ حضرات کے لیے کافی ہے۔

سوال نمبر: اس میں جو موضوع (من گھڑت) روایات تھیں ان پر ان کے مہدی نے اعتراض کیوں نہیں کیا؟!

تنقیح المقال: ۲۱۱/۱۔ عبد اللہ الاطّاح بن جعفر الصادق کے پیروکار۔ وہ جنہوں نے موسیٰ بن جعفر پر اطلاع پائی لیکن اس کے بعد امامت کا اعلان نہیں کیا۔ ناووس یا بن ناووس کے پیروکار وہ کہتے ہیں جعفر بن محمد فوت نہیں ہوا وہ مہدی ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے رجال الکشی: ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۷۰، ۶۱۶، ۶۱۷، ۵۹۷، ۶۱۵۔ مقدمہ کافی حسین بن علی کی (ص: ۲۵) روضات الجنات خوانساری: ۱۰۹/۶؛ الشیعہ محمد صادق الصدر، ص: ۱۲۲۔

سوال نمبر: ۱۶۵ شیعہ کے شیخ الہمدانی مصباح الفقیہ میں لکھتے ہیں: ”اجماع کی جیت کا مدار متاخرین کی رائے پر ہے نہ کہ تمام کے اتفاق پر، اور نہ ہی ایک زمانہ والوں کے اتفاق پر بلکہ معصوم کی رائے واضح ہونے پر اس کے گمان کے مطابق ہے۔“

گویا وہ اپنے غائب امام کی اندازے پر مبنی رائے کو اجماع کے لیے بطور تائید سمجھتے ہیں! اس مخالفت کو دیکھیے! وہ اپنے اندازے اور گمان کو عمدہ سمجھتے ہیں اور سلف صالحین کے اجماع کو عمدہ نہیں سمجھتے!؟

سوال نمبر: ۱۶۶ شیعہ اعتراف کرتے ہیں کہ ان کے کبار علماء میں سے ایک ابن بابویہ لٹمی ہے جس نے ”من لایحضرہ الفقیہ“ کتاب لکھی ہے جو ان چار کتابوں میں سے ایک ہے جن پر ان کے ہاں عمل ہے، وہ اعتراف کرتے ہیں کہ ”اس نے ایک مسئلہ میں اجماع کا دعویٰ کیا پھر اس مسئلہ کے خلاف بھی اجماع کا دعویٰ کیا۔“

یہاں تک کہ ان کے علماء میں سے کسی ایک نے کہا: اس طریقہ سے اجماع کے دعویٰ پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے اور اس کے بیان کو کیسے باوثوق کہا جاسکتا ہے؟ سابقہ حوالہ۔

سوال نمبر: ۱۶۷ شیعہ کے عجائب میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں تو دو اقوال میں سے اگر ایک کا کہنے والا پہچانا جاتا ہے اور دوسرا نہیں پہچانا جاتا تو ان کے ہاں درست بات یا قول وہ ہوتا ہے جس کے کہنے والے کا علم نہ ہو، اس لیے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ کبھی کبھی وہ امام معصوم کا قول ہوتا ہے یہاں تک کہ ان کے شیخ حر عاملی نے ان پر اعتراض کیا اور تعجب سے کہا: ان کا مجہول النسب کے دخول کی شرط والا قول بہت زیادہ عجیب و غریب ہے، اس کی کیا دلیل ہے؟ اس کے معصوم ہونے کا علم یا گمان کیسے حاصل ہوگا؟

سوال نمبر: ۱۶۸ شیعہ کے شیخ مجلسی کہتے ہیں: ”قبر کی طرف متوجہ ہونا لازمی امر ہے اگرچہ وہ قبلہ کے موافق نہ ہو۔“

یہ اس وقت ہے جب مزار کی زیارت کے وقت شیعہ دو رکعت پڑھتے ہیں۔

مصباح الفقیہ، ص: ۴۳۶؛ الاجتهاد والتقلید، ص: ۱۷۔

جامع المقال فیما يتعلق باحوال الحدیث والرجال الطریحی، ص: ۱۵۔

مقتبس الاثر: ۶۳۳۔ بحار الانوار: ۱۰۱/۳۶۹۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ قبروں کو مسجدیں بنانے سے منع کیا گیا ہے، اور اہل بیت میں سے ان کے اماموں کی کتابوں میں قبلہ کا ذکر ہے، لیکن وہ اس کو تفسیر پر محمول کرتے ہیں، جیسا کہ ان کی عادت ہے ہر اس چیز کے بارے میں جو ان کی خواہشات کے مطابق نہ ہو۔!

سوال نمبر: ۱۶۹ شیعہ حدیث غدیر کو بار بار ذکر کرتے ہیں اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بہت زیادہ بیان کرتے ہیں: ”میں تمہیں اہل بیت کے بارے میں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں“ اور اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے اس نبوی وصیت کی مخالفت کرنے والے ہیں، جیسا کہ انہوں نے کبار اہل بیت سے عداوت روا رکھی ہوئی ہے۔

سوال نمبر: ۱۷۰ شیعہ کو کہا جائے گا: اگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خلافت علی رضی اللہ عنہ کی نص (دلیل) کو چھپایا تو وہ اس کے فضائل اور مناقب کو بھی چھپاتے اور کوئی چیز بھی نقل نہ کرتے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ بھی ضروری طور پر نقل کر دی جاتی، کیونکہ نص خلافت عظیم واقعہ ہے، بڑے واقعات کا مشہور ہونا ضروری ہوتا ہے اگر یہ ہو تو مخالف اور موافق سب کو پتہ چل جاتا۔

سوال نمبر: ۱۷۱ شیعہ بیان کرتے ہیں کہ حسن عسکری ان کے منتظر امام کے والد ہیں انہوں نے منتظر کی خبر کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا ہے مگر یہ کہ ثقات سے منقول ہو، پھر تضاد دیکھئے کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جس نے امام کو نہ پہچانا وہ غیر اللہ کو پہچانتا اور اس کی عبادت کرتا ہے، اگر وہ اس حال میں فوت ہو جائے تو کفر و نفاق کی موت مرے گا۔

سوال نمبر: ۱۷۲ شیعہ کو کہا جائے گا کیونکہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے منتظر مہدی کی عمر کئی سو سال لمبی کر دی ہے، مخلوق کی ضرورت کے لیے بلکہ تمام جہانوں کے لیے! تو پھر سوال یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مخلوق کی ضرورت کے لیے کسی کی عمر کو لمبا کرتے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی عمر ضرور لمبی کی جاتی۔

سوال نمبر: ۱۷۳ شیعہ حسن عسکری کے بھائی، ان کے غائب امام کے والد جعفر کا قول اس بارے میں کہ حسن نے اپنے پیچھے کوئی بچہ نہیں چھوڑا، قبول نہیں کرتے کیونکہ جیسا کہ

وہ کہتے ہیں..... وہ غیر معصوم ہے۔ ❀

پھر وہ حسن کے بچے کے اثبات میں عثمان بن سعید کا دعویٰ قبول کرتے ہیں، حالانکہ وہ بھی غیر معصوم ہے، یہ تضاد کیوں ہے۔

سوال نمبر: ۱۷۴ ❀ شیعہ کے مشہور عقائد میں سے عقیدہ طینہ ہے..... جس کا ذکر مقدمہ میں گزر چکا ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیعہ کو خاص مٹی سے پیدا کیا اور اہل السنہ کو بھی خاص مٹی سے پیدا کیا، اور ہر دو مٹی کے درمیان ایک خاص طریقے سے تعلق پیدا کر دیا، جو شیعہ میں نافرمانیاں اور جرائم ہیں وہ سنی مٹی کا اثر ہے اور جوسنی میں اصلاح اور امانت ہے وہ شیعہ مٹی کا اثر ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو شیعہ کے کبیرہ اور صغیرہ گناہ جمع کر کے اہل السنہ کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے، اور اہل السنہ کی نیکیاں جمع کر کے شیعہ کو دے دی جائے گی! اور یہ من گھڑت عقیدہ ان کے اپنے مذہب کے خلاف ہے جو وہ قضاء، تقدیر اور بندوں کے افعال کے متعلق رکھتے ہیں کیونکہ اس عقیدہ کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے اس کو اختیار نہیں ہے، اس کے افعال طینہ کے تقاضے سے ہیں، باوجودیکہ ان کا مذہب یہ ہے کہ بندہ اپنے افعال خود پیدا کرتا ہے جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے۔

سوال نمبر: ۱۷۵ ❀ علمائے شیعہ اثنا عشریہ، انصار صحابہ کی علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں اور یہ کہ وہ واقعہ صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں کثیر تعداد میں تھے، تو ان کو جواب دیا جائے گا جب معاملہ ایسا ہی ہے تو انہوں نے خلافت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیوں نہ کی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی؟ تو اس کا کوئی شافی جواب نہیں پائے گا جو تیرے دل کو مطمئن کر دے۔ انصار اور ان سے پہلے مہاجرین بڑے دورانہدیش اور ان کی سوچ ہم سب سے زیادہ درست تھی، یقیناً یہ مومنین کی جماعت خلافت اور قربت نبوی کے ساتھ نرمی کے تعلق کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ کتب ان انصار کی مدح (تعریف) اور واقعہ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر لڑنے کی وضاحت کرتی ہیں اور وہی کتابیں صحابہ کے ارتداد اور واقعہ سقیفہ میں ان کا ایڑیوں کے بل پھر

جانا بیان کرتی ہیں! یہ عجیب تر از وہ ہے جس میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تولا جا رہا ہے: اگر وہ کسی معاملہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو بہترین لوگ ہیں، اور اگر ان کا موقف علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کے ساتھ تھا یا انہوں نے وہ رجحان رکھا جو علی رضی اللہ عنہ کا نہیں تھا تو وہ مرتد، مطلب پرست اور منافق ہو گئے؟! اگر شیعہ کہیں کہ ہم نے ان پر ارتداد اور ایڑیوں پر پھر جانے کا حکم اس لیے لگایا کہ انہوں نے نص علی رضی اللہ عنہ کا انکار کیا، تو ان کو جواب دیا جائے گا: کیا اثنا عشریہ شیعہ حدیث غدیر کو متواتر ذکر نہیں کرتے اور تسلیم کرتے ہیں کہ اسے کئی سو صحابہ نے بیان کیا ہے؟ پس انکار کہاں ہے؟ جب میں اپنی زبان سے کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ”جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے دوست ہیں۔“ میرا انکار کہاں ہے؟

اگر کہا جائے: انہوں نے معنی کا انکار کیا ہے، تو ان کو جواب دیا جائے گا: وہ شخص کون ہے جس نے تمہاری شرح حدیث کو حق کہا ہو؟ کیا تم صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ سمجھدار اور عقل مند ہو جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقت گزارا اور اپنے کانوں سے اس حدیث کو سنا ہے؟ کیا تم ان سے زیادہ عربی زبان سمجھنے والے ہو، کیا تم حدیث کے متعلق وہ سمجھ رکھتے ہو جو ان کو نہیں تھی؟ ❀

سوال نمبر: ۱۷۶ ❀ ہمارے سامنے دو گروہ ہیں:

① ایک گروہ کتاب اللہ میں طعن کرنے والا، اس میں تبدیلی اور تحریف کا دعویٰ کرنے والا، ان کا سربراہ النوری الطبرسی ہے۔ المستدرک کتاب کا مصنف جو اثنا عشریہ شیعہ کے ہاں آٹھ اصولوں میں سے ایک ہے اور جس نے ”فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب“ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، اس میں وہ قرآن اور اس میں تحریف (تبدیلی) کے وقوع کے متعلق کہتا ہے: ”اس میں تحریف کے دلائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے بعض فقرات میں فصاحت اعجاز (معجزہ) کی حد تک پہنچی ہے اور بعض میں ناقص ہے! ❀“ سید عدنان بحرانی کہتا ہے: وہ خبریں جن کو بوجہ کثرت شمار نہیں کیا جاسکتا اور وہ حد تواتر

سے بھی تجاوز کر گئی ہیں اور فریقین کے ہاں تحریف تغیر کی بات عام ہونے کی بناء پر ان احادیث کو نقل کرنے کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے یہ صحابہ و تابعین کے ہاں مسلمات میں سے ہیں بلکہ برحق فرقہ کا اجماع ہے، اور ان کے مذہب کی ضروریات میں سے ہے اور تحریف کی خبریں بے شمار ہیں۔ ❀

اور یوسف بحرانی کہتا ہے: ان خبروں میں صریح دلالت اور واضح ہے جس کو ہم نے اختیار کیا اور جو ہم نے کہا ہے اس کا واضح ہونا مخفی نہیں ہے، اگر طعن ان خبروں میں باوجود کثرت اور پھیلنے کے راستہ بنائے تو شریعت کی تمام خبروں میں طعن ممکن ہے، جیسا کہ یہ بات مخفی نہیں ہے، اسی طرح احادیث کے طرق، اسناد، رواۃ اور مشائخ اور نقل کرنے والے وغیرہ، مجھے اپنی عمر کی قسم تغیر و تبدل کا قول ظالم ائمہ کے حسن ظن سے نہیں نکلتا، اور انہوں نے امامت کبریٰ میں باوجود دوسری امانت میں ان کی خیانت ظاہر ہونے کے کوئی خیانت نہیں کی جو دین میں سب سے زیادہ نقصان دہ چیز ہے۔ ❀

خلاصہ یہ ہے کہ اس فریق نے قرآن میں تحریف کا واضح موقف اپنایا ہے!

② ایک دوسرا گروہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کا ہے جن کی غلطی جس کو اثنا عشریہ شیعہ معاف نہیں کرتے وہ یہ ہے کہ انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کے بدلے میں خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔ پہلا گروہ جس نے کتاب اللہ میں طعن کیا ہے اثنا عشریہ کے علماء ان کو معذور جانتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ یہ کلمہ کہتے ہیں کہ انہوں نے غلطی کی ”انہوں نے اجتہاد کیا، تاویل کی اور ہم ان کی موافقت نہیں کرتے۔“

ہائے افسوس! کتاب اللہ کی حفاظت یا اس میں تحریف کا مسئلہ کب سے اجتہاد کی علت بن گیا؟

اس مجرم کے قول میں کون سا اجتہاد ہے جس نے کہا: قرآن میں گھٹیا آیات ہیں! (نعوذ باللہ) اللہ کی قسم! یہ بہت بڑی گستاخی ہے اور ہم یہاں اثنا عشریہ شیعہ کے علماء کے اقوال کی

مثال ذکر کرتے ہیں:

سید علی المیلانی اس زمانہ میں اثنا عشریہ شیعہ کے کبار علماء میں سے ہیں وہ اپنی کتاب (عدم تحریف القرآن ص: ۳۴) میں مرزا انوری الطبرسی کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں: مرزا انوری کبار محدثین میں سے ہے، ہم مرزا انوری کا احترام کرتے ہیں، مرزا انوری ہمارے بڑے علماء میں سے ایک ہیں، اور ہم ان پر گھٹیا چیز کے ساتھ بھی زیادتی کی طاقت نہیں رکھتے، اور نہ ہی یہ جائز ہے یہ حرام ہے، وہ ہمارے علماء میں سے بہت بڑے محدث ہے۔ ❀

آپ اس تناقض پر غور کیجئے؟

❀ سوال نمبر: ۷۷ ❀ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ اُولِيَاءَ ط﴾ ❀

”اس کے پیچھے چلو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اور من گھڑت سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔“

یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی بھی اتباع کے باطل ہونے پر دلیل ہے، خلیفہ مقرر کرنے کی ضرورت اس لیے ہے کہ وہ اللہ کے عہد و پیمان کو ان پر نافذ کرے جو صرف اسی کی عبادت کرنے والے ہیں، نہ کہ وہ ایسی چیزیں لوگوں پر پیش کرے جو وہ دین کی معرفت پہچانتے نہیں ہیں وہ دین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اور ہم علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں جب ان کو قرآن پر فیصلہ کروانے کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے اسے قبول کیا اور خبر دی کہ قرآن پر فیصلہ کروانا برحق ہے، اگر علی رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں درست کہا تو وہ ہمارا قول ہے، اگر انہوں نے غلط جواب دیا تو یہ ان کی (علی رضی اللہ عنہ) صفت نہیں ہے، اگر امام کی موجودگی میں قرآن پر فیصلہ کروانا جائز نہ ہوتا تو وہ اس وقت کہتے: تم مجھ سے قرآن پر فیصلہ کیسے طلب کر رہے ہو، حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پہنچانے والا امام ہوں؟

اگر وہ کہیں: جب اللہ کے رسول فوت ہوئے تو اس وقت ایسے امام کی موجودگی ضروری تھی جو دین پہنچائے۔ ہم جواب دیں گے یہ جھوٹ اور بغیر دلیل کے دعویٰ ہے، اور ایسا قول

ہے جس کی صحت پر کوئی دلیل نہیں، لوگ حصول بیان اور تبلیغ کے لیے صرف اللہ کے رسول ﷺ کے محتاج ہیں کوئی موجود تھا یا غائب تھا یا پھر جو اس کے بعد آئے، جب رسول اللہ ﷺ نے دین کو بیان کر دیا اب کوئی ایسی کلام باقی نہیں ہے جو کوئی مبلغ لوگوں تک پہنچائے۔

ان کا یہ دعویٰ کہ ہمیشہ امام کی ضرورت رہتی ہے تو ان کا یہ اصول غائب امام کے دعویٰ سے خود بخود ختم ہو جاتا ہے کیونکہ تمام زمین والوں کے لیے جن میں کوئی مشرق یا مغرب میں ہو، فقیر ہو یا غنی، عورت ہو یا مرد، صحت مند ہو یا مریض، معاش میں مشغول ہو یا فارغ، سب کے لیے امام کا مشاہدہ ناممکن ہے، لہذا تبلیغ کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں۔ جب امام کی طرف سے تبلیغ ضروری ہے تو رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ اتباع کے زیادہ قابل ہے بہ نسبت دوسرے کے یہ ایسی بات ہے جس کا انکار ناممکن ہے۔

سوال نمبر: ۱۷۸ ایسی روایات جو شیعہ کے ہاں صحیح اور ثابتہ ہیں تمام کذابین (جھوٹوں) پر جنہوں نے اپنی الگ الگ روایات پر دین قائم کیا۔ یا شیعہ دین کو قائم کیا، لعنت اور ان کی مذمت کرتی ہیں، مگر شیعہ کے شیوخ اپنے بارے میں ہونے والی مذمت کو قبول نہیں کرتے کیونکہ اگر وہ قبول کر لیں تو وہ اہل سنت میں شامل ہو جائیں گے اور ان باطل نظریات سے الگ ہو جائیں گے، جب ایسی مذمت کا سامنا کرنا پڑا تو وہ گھبرا کر تقیہ کی طرف مائل ہو گئے۔ اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ انہوں نے پوشیدہ طور پر اپنے امام کے قول کو رد کیا۔

جب نص (دلیل) امام کا منکر شیعہ مذہب میں کافر ہے تو اس بناء پر وہ دین سے مکمل طور پر خارج ہو گئے۔

محمد رضا المظفر موجودہ دور میں شیعہ کے کبار علماء میں سے ہے جنہوں نے اعتراف کیا ہے کہ شیعہ ائمہ میں سے اکثر کے بارے میں مذمت وارد ہوئی ہے۔ کتب شیعہ میں یہ چیزیں منقول ہیں، وہ ہشام بن سالم الجوالیقی کی مذمت کے بارے میں جو کچھ آیا ہے، اس کو بیان

کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس کے متعلق طعن و تشنیع وارد ہے جبکہ ان کے علاوہ بھی کبار لوگوں کے متعلق مذمت وارد ہوئی ہے۔ اور اس کا جواب عام فہم ہے۔

(یعنی وہ علت جو ان کے ہاں معروف ہے اور وہ تقیہ ہے)

پھر کہا:

”ان جیسے عظیم لوگوں کے بارے میں عیب کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ دین حق کا قیام اور اہل بیت کا مقام ان کے قطعی دلائل سے ہی ظاہر ہوا۔

آپ ملاحظہ کریں تعصب متعصبین کے ساتھ کیسا معاملہ کرتا ہے وہ ائمہ اہل بیت سے جو ان لوگوں کی مذمت وارد ہوئی ہے اس کا دفاع کرتے ہیں اور ان دلائل کو رد کر دیتے ہیں جو علمائے اہل بیت سے ان کے متعلق وارد ہوئے ہیں اور جن کو کتب شیعہ نے بذات خود نقل کیا ہے۔ گویا کہ وہ اس کے ساتھ اہل بیت کی تکذیب کرتے ہیں بلکہ جو کچھ ان جھوٹوں نے کہا اس کی تصدیق کرتے ہیں، اس لیے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ ائمہ کی مذمت تقیہ کے طور پر آئی ہے، وہ اہل بیت کی ان اقوال میں پیروی نہیں کرتے جو امت کی روایت سے موافقت رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ ان کے دشمنوں کی روایات اور اقوال تلاش کرتے اور لیتے ہیں اور ائمہ کے اقوال کو رد کرنے کے لیے گھبرا کر تقیہ کا سہارا لیتے ہیں۔

سوال نمبر: ۱۷۹ یہ بات تو اتر کے ذریعے ثابت ہے اور کسی عام و خاص پر مخفی نہیں ہے کہ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو نبی مکرم ﷺ کے ساتھ خصوصی تعلق تھا، اور لوگوں میں سے وہ آپ ﷺ کے مقرب تھے، اور تمام کیساتھ آپ ﷺ کا سسرالی یا دامادی رشتہ قائم تھا، آپ ﷺ ان سے محبت اور ان کی تعریف کرتے، اس وقت یا تو انہوں نے آپ ﷺ کی زندگی اور موت کے بعد ظاہری و باطنی استقامت اختیار کی، یا وہ آپ کی زندگی اور موت کے بعد اس کے مخالف رہے، اگر وہ عدم استقامت کے باوجود آپ ﷺ کے قریب رہے تو دو باتوں میں سے ایک لازم ہے: یا تو آپ ﷺ کو ان کے احوال کا علم نہیں تھا یا ان کے بارے میں چشم پوشی سے کام لیا۔ جو بات بھی آپ تسلیم کریں گے وہ رسول

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات کے لیے عیب ہے جیسا کہ کہا گیا ہے:

فان كنت لا تدري فتلك مصيبة

وان كنت تدري فالمصيبة اعظم

”اگر تو نہیں جانتا تو یہ مصیبت ہے، اگر تو جانتا ہے تو مصیبت اس سے بڑی ہے۔“

اگر وہ استقامت کے بعد منحرف ہو گئے تو یہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے آپ کے خاص امتیوں یا اکابر صحابہ میں اللہ کی طرف سے رسوائی ہے۔ جس نے وعدہ کیا کہ وہ اپنے دین کو تمام دینوں پہ غالب کرے گا، پھر اس کے خاص الخاص مرتد کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ اور اس جیسی دوسری باتیں بہت خوفناک ہیں جن کے ذریعے شیعہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق عیب پیدا کرتے ہیں، جیسا کہ ابو زرہ الرازی نے کہا: ان لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طعنہ زنی کا ارادہ اس لیے کیا تاکہ کہنے والا کہے: برے آدمی کے ساتھی برے اور اچھے آدمی کے ساتھی اچھے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر: ۱۸۰ صحابہ کو کافر قرار دینے کے شیعہ مذہب پر علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کفر بھی مرتب ہوتا ہے، اس لیے کہ وہ اللہ کا حکم قائم کرنے سے رکے رہے، اور شریعت کے توازن کا گرانا لازم آتا ہے، بلکہ اس کا باطل ہونا لازم آتا ہے جب تک اس کو مرتدین نے نقل کیا، اور یہ چیز قرآن مجید میں عیب کا سبب ہے کیونکہ ہمیں یہ قرآن ابو بکر، عمر و عثمان اور دیگر صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے واسطے سے پہنچا ہے اور یہ بات اس مقالہ (بحث) لکھنے کا سبب ہے۔

سوال نمبر: ۱۸۱ شیعہ کہتے ہیں: امامت واجب ہے کیونکہ امام اسلامی شریعت کی حفاظت، مسلمانوں کو صحیح راستہ پر آسانی سے چلانے اور احکام میں کمی و بیشی کی حفاظت و چوکیداری میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نائب ہوتا ہے۔

اور یہ کہتے ہیں ”امام اللہ کی طرف سے ضروری طور پر مقرر ہو یہ، تمام جہان کی ضرورت ہو، اس میں کوئی خرابی نہ ہو، تو اس کا مقرر کرنا واجب ہے۔“

اور کہتے ہیں امامت واجب ہے، امامت اس لیے واجب ہے کیونکہ وہ مہربانی ہی مہربانی

ہے اس لیے کہ جب لوگوں کے لیے کوئی رئیس ہو، اس کی پیروی کی جائے، راہنمائی کرنے والا ہو، ظالم کو ظلم سے روکنے والا ہو، لوگوں کو بھلائی پر آمادہ کرنے والا ہو، ان کو برائی سے منع کرنے والا ہو، تو لوگ بھلائی کے زیادہ قریب اور فساد سے زیادہ دور ہوتے ہیں، اور یہی مہربانی ہے۔

ان کو جواب دیا جائے گا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے علاوہ تمہارے تمام کے تمام ائمہ جو کہ تمہارے بقول ۱۲ ہیں دین و دنیا میں عام ریاست کے مالک نہیں بنے، وہ ظالم کو ظلم سے روکنے پر، وہ لوگوں کو بھلائی کے ابھارنے پر اور برائی سے روکنے پر والی نہ بن سکے۔ تم ان کے لیے یہ خیالی دعوے کیسے کرتے ہو جو کبھی واقع ہونے والے نہیں؟! اگر تم غور کرو تو تمہارے اس مفہوم کے مطابق ائمہ میں نقص ہے، کیونکہ ان سے وہ لطف تو حاصل ہی نہیں ہوا جس کا تم گمان کرتے ہو۔

سوال نمبر: ۱۸۲ کتاب ”نہج البلاغۃ“ میں وارد ہوا ہے کہ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے رب سے اس دعا کے ساتھ مناجات (سرگوشی) کرتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْيْ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ الْبُغْفِرَةَ  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا وَاَيْتُ مِنْ نَفْسِيْ وَلَمْ تَجِدْ لَهُ وِفَاءً عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ  
اغْفِرْ لِيْ مَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْكَ بِلِسَانِيْ ثُمَّ اَلْفَهُ فِيْ قَلْبِيْ، اَللّٰهُمَّ  
اغْفِرْ لِيْ رَمَزَاتِ الْاَلْحَاظِ وَ سَقَطَاتِ الْاَلْفَاظِ، وَ سَهَوَاتِ الْجَنَانِ  
وَهَفَوَاتِ اللِّسَانِ۔

”اے اللہ! جو تو میرے بارہ میں خوب جانتا ہے معاف فرما دے، اگر میں غلطی کروں تو تو اپنی بخشش کے ساتھ لوٹنا، اے اللہ! جو میں اپنے نفس سے وعدہ کر چکا ہوں لیکن تو نے اس کو پورا ہوتا نہیں پایا معاف فرما دے اے اللہ! جو میں نے تیری طرف زبان کے ساتھ قرب حاصل کیا معاف فرما دے پھر دل سے ملا دے۔ اے اللہ! میری آنکھوں کے اشارے ہلاک کرنے والے الفاظ دل کی

بھولیں اور زبان کی لغزشیں معاف فرمادے۔“

لہذا شیعہ سے کہا جائے گا کہ (علیؑ) اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کر رہے ہیں کہ وہ بھول اور بغیر بھول کے سب گناہوں کو معاف فرمادے یہ ائمہ کی عصمت کے دعویٰ کے بالکل منافی ہے۔

سوال نمبر: ۱۸۳ شیعیہ کہتے ہیں: ہر نبی نے علیؑ کی ولایت کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے علیؑ کی ولایت کا پختہ وعدہ لیا۔ بلکہ مبالغہ اور غلو کی انتہا ہو چکی ہے کہ ان کے شیخ الطہرانی نے دعویٰ کیا کہ علیؑ کی ولایت ”تمام چیزوں پر پیش کی گئی، جس نے قبول کر لی وہ درست رہا، جس نے قبول نہ کی تباہ ہو گیا۔“

شیعیہ کو کہا جائے گا انبیاء نے تو توحید اور خالص اللہ کی عبادت کی طرف بلایا ہے نہ کہ علیؑ کی ولایت کی طرف جیسا کہ تم دعویٰ کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ﴾

”ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر بھیجے سب کی طرف وحی کی۔“

جب علیؑ کی ولایت انبیاء کے تمام صحف میں لکھی ہوئی ہے جیسا کہ تم دعویٰ کرتے ہو، تو شیعہ اس کے بیان میں منفرد کیوں ہیں اور ان کے علاوہ اس کو کوئی نہیں جانتا؟! اس کو مختلف ادیان رایوں نے کیوں بیان نہیں کیا؟ بہت سے ان میں سے مسلمان ہوئے لیکن اس ولایت کا ذکر نہیں کیا، اور اس کو قرآن میں کیوں نہیں لکھا گیا حالانکہ وہ تمام کتابوں پر نگہبان ہے؟! سوال نمبر: ۱۸۴ کیا ائمہ نے متعہ کیا ہے؟! اور ان کے کون کون سے بیٹے متعہ

سے پیدا ہوئے ہیں؟!

سوال نمبر: ۱۸۵ شیعیہ کہتے ہیں: ائمہ جو کچھ ہونے والا اور جو کچھ ہو چکا سب کو جانتے ہیں ان پر کوئی چیز مخفی نہیں، اور علیؑ علم کا دروازہ ہیں۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ علیؑ مدی کے حکم سے کیسے بے خبر رہے؟ اور نبی ﷺ کی طرف قاصد بھیجا جو متعلقہ احکام پوچھ سکے۔

سوال نمبر: ۱۸۶ وہ جرم جس کو شیعہ نے صحابہ کرام میں دریافت کیا ہے وہ علیؑ کی ولایت سے انحراف ہے جیسا کہ وہ دعویٰ کرتے ہیں، اور ان کے لیے خلافت کو تسلیم نہ کرنا ہے یہ چیز شیعہ کے ہاں صحابہ کی عدالت کو ختم کرنے والی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ اس جیسا سلوک دوسرے شیعہ گروہوں کے ساتھ نہیں کرتے جنہوں نے بعض ائمہ کا انکار کیا جیسا کہ ”لفطیہ“ الواقفہ اور ان کے علاوہ؟! بلکہ آپ دیکھیں گے وہ ان کے راویوں سے روایت نقل کرتے اور ان کو عادل بتاتے ہیں۔

یہ کیسا تضاد ہے؟

سوال نمبر: ۱۸۷ شیعیہ کی بنیادی کتب اس بات پر متفق ہیں کہ ائمہ اور دیگر لوگوں کے لیے تقیہ کا عمل جائز ہے، جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے یعنی امام کا ایسی بات ظاہر کرنا جو دل میں نہیں ہے، کبھی کبھی غلط بات کہنا پھر یہ بات لازم ہے کہ جو تقیہ استعمال کرتا ہے وہ معصوم نہیں ہے، کیونکہ وہ ضروری جھوٹ بولے گا، اور جھوٹ گناہ ہے۔

سوال نمبر: ۱۸۸ کلینی نقل کرتا ہے علیؑ کے بعض مددگار ان سے سابقہ خلفاء کی بعض خرابیوں کی اصلاح چاہتے تھے، مگر انہوں نے اس بات کو دلیل بناتے ہوئے انکار کر دیا کہ انہیں ڈر ہے کہ ان کے لشکر میں اختلاف واقع ہوگا۔ حالانکہ تہمتیں جو سابقہ خلفاء (ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم) کی طرف منسوب کی گئیں وہ قرآن و سنت کی مخالفت پر مشتمل ہیں۔

تو کیا علیؑ یہ خرابیاں اسی طرح باقی رہنے دیں اور ان کی اصلاح نہیں کی کیا یہ بات ان کی عظمت کے لائق ہے جس عصمت کا دعویٰ شیعہ کرتے ہیں؟

سوال نمبر: ۱۸۹ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کی صورت میں مجلس شوریٰ کے لیے چھ افراد کو منتخب فرمایا، پھر تین، تینوں کے حق بیٹھ گئے پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی دست بردار ہو گئے جبکہ عثمان اور علیؑ باقی رہ گئے، علیؑ نے شروع میں ہی یہ ذکر کیوں نہ کیا کہ ان کے لیے خلافت کی وصیت کی گئی ہے کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کسی سے ڈرتے تھے؟!۔

مثال کے طور پر دیکھئے رجال الکشی، ص: ۲۷، ۲۱۹، ۴۴۵، ۴۶۵؛ رجال النجاشی، ص: ۲۸،

۵۳، ۷۶، ۸۶، ۹۵، ۱۳۹؛ جامع الرواة اردبیلی: ۱/۴۱۳۔ الروضة للکلبینی، ص: ۲۹۔

بحار الانوار: ۱۱/۶۰؛ المعالم الزلفی، ص: ۳۰۳۔ المعالم الزلفی، ص: ۳۰۳۔

ودائع النبوة للطهرانی، ص: ۱۵۵۔ ۲۱/الانبیاء: ۲۵۔